بدمذاہب پر سختی کرنے پر یک صد (۱۰۰) احادیث کا نادر مجموعہ

اربعینِ شدت

تخریج شدہ

مؤلف

غازئ ملت حضرت علامہ مفتی

محبوب علی خان رضوی

ترتیب و تخریج

حافظ محمد صابر حسین چشتی

غوثیہ کتب خانہ

نام کتاب ...------... اربعین شدت

مصنف ...------... حضرت علامہ مفتی محبوب علی خان رضوی

تحریک ونظر ثانی ...------... حضرت علامہ مفتی فضل احمد چشتی صاحب

تخریج وتدوین ...------... حافظ محمد صابر حسین چشتی

اشاعت اوّل ...------... شوال المکرّم ۱۴۲۹ھ

اشاعت دوم ...------... شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

ناشر ...------... غوثیہ کتب خانہ مغل پورہ، لاہور

ملنے کے پتے

نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور

ملک محمد سرفراز صاحب ملتان

فہرست

انتساب

امام اہلسنّت مجدد دین وملت پروانہ شمع رسالت ماحی بدعت‘

قاطع رافضیت‘ نیچریت ووہابیت‘ پاسبان شان رسالت حجۃ

الاسلام سیدی الشاہ

امام احمد رضا خاں قادری نوری برکاتی فاضل

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اور

قطب زماں امام الواصلین زبدۃ العارفین حضور پیر سید

امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز

مہر آباد شریف ضلع لودھراں کے نام

جن کی زندگیاں ”الحب فی اللہ والبغض فی اللہ“

کی کامل تفسیر تھیں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

احقر العباد حافظ محمد صابر حسین چشتی

عرض ناشر

الحمدللہ! سارے اعمال پر بھاری عمل، جلال محمدی ﷺ کے نور کی کرنوں کا مجموعہ، انوار و تجلیات الٰہی کے حصول کا ذریعہ، مسلمانوں کے منشور کا جزو اعظم، مسلمانوں کی بلندی کا راز، ایمان کی حفاظت کا ہتھیار، اسلام اور مسلمانوں پر ہونے والے حملوں کے دفاع کی ڈھال، مسلمانوں کی شفاء، کتاب مستطاب "اربعین شدت" (تخریج شدہ) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کچھ دن پہلے ایک دوست نے فرمایا کہ میں نے بہاول پور مکتبہ پر اربعین شدت دیکھی ہے نام سن کر چونک پڑا زیارت کی گذارش کی تو وہ ۲ دن بعد کتاب لے آئے، دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ میری مسرت دیکھ کر وہ فرمانے لگے کہ آپ اس کی تخریج کریں اور نئی کتابت کے ساتھ شائع کردیں۔ میں نے اسی دن سے تخریج شروع کر دی تقریباً نصف کتاب کی تخریج کر چکنے کے بعد اشاعت کی طرف خیال گیا، چونکہ مالی طور پر وسائل نہ تھے پریشانی لاحق ہوئی اسی دوران کچھ کتب کی دستیابی کی خاطر میں استاذ العلماء فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مولانا مفتی فضل احمد چشتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مقصد حاضری عرض کیا آپ نے کتاب دیکھ کر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا مکمل راہنمائی فرمائی اس سے پہلے میں کئی لائبریریوں پر اور کئی علماء کے پاس حوالہ جات کیلئے جاچکا تھا لیکن جو خلوص، محبت اور درددین میں نے آپ کے یہاں دیکھا وہ کہیں اور دیکھنے میں نہیں آیا ایک دن آپ نے فرمایا کہ اس کی اشاعت ضرور اور جلدی ہونی چاہیے۔ میں نے مالی عذر عرض کیا

آپ نے متوکل علی اللہ رہنے کی تلقین فرمائی۔ جب تخریج مکمل ہوئی تو میں نے نسخہ بغرض تصحیح آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے تصحیح فرما دی اور ساتھ ہی آپ نے کتاب کی اشاعت کے اخراجات کے متعلق پوچھا تو میں نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا۔ چند دن بعد آپ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے کتاب کی بلا تاخیر اشاعت کا حکم ارشاد فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت علامہ چشتی صاحب کے تعاون سے کتاب کی اشاعت ممکن ہوسکی۔

یوں آپ کی تحریک پر یہ کتاب چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دعا فرمائیں۔ اللہ رب العالمین ہمیں اسی طرح بامقصد کتب کی اشاعت کی توفیق فرمائے۔ آمین

آپ کا مخلص

مدیر غوثیہ کتب خانہ

مین بازار مجاہد آباد مغل پورہ، لاہور
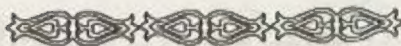
تصلب فی الدین

نحمدہ' ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. امابعد قال اللہ تبارک و تعالیٰ فی الکلام المجید.

ترجمہ: اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ' تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا گھر سے جدا کرتے ہیں رسول کو اور تمہیں اس پر کہ تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے اگر تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے اور میری رضا چاہنے کو تو ان سے دوستی نہ کرو تم انہیں خفیہ پیام محبت کا بھیجتے ہو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاؤ اور جو ظاہر کرو اور تم میں جو ایسا کرے بیشک وہ سیدھی راہ سے بہکا' اگر تمہیں پائیں تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور ان کی تمنا ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ۔ (سورۃ الممتحنہ آیت ۱'۲)

مذہب اسلام کے احکام میں سے کسی حکم کا انکار یا کسی کا استخفاف یا کسی کا استہزاء کرنے والا یا ضروری عقیدے' نظریئے کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے خواہ وہ خود کو مسلمان کہتا پھرے خلاصہ یہ کہ مسلمان ہونے کیلئے مسلمان کہلانا کافی نہیں ہے بلکہ اسلامی عقائد و نظریات رکھنا بھی ضروری ہے جیسا کہ امام احمد رضا نے فرمایا: فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شئے کا منکر ہو باجماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کروڑ بار کلمہ پڑھے' پیشانی اس کی سجدے میں ایک ورق ہو جائے' بدن اس کا

روزوں میں ایک خاک رہ جائے عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پہاڑ سونے کے راہ خدا پر دے واللہ ہرگز ہرگز کچھ مقبول نہیں جب تک حضور پرنور ﷺ کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لے کر آئے تصدیق نہ کرے۔

ضروریات اسلام اگر مثلاً ہزار ہیں تو ان میں سے ایک کا بھی انکار ایسا ہے جیسا نوسونناوے کا

اسی لئے سیدی امام اہلسنت رضی اللہ عنہ نے بدمذہبوں سے دوستی وغیرہ پر دردمندانہ انداز میں متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب خبثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست و دشمن پہچاننے کی تمیز دے ارے کس کے دوست دشمن محمد رسول اللہ ﷺ کے دوست دشمن افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست و دشمن کو پہچانے اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اترے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں ان کے بدگویوں انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے کیا قیامت نہ آئے گی؟ کیا حشر نہ ہوگا؟ کیا رسول اللہ ﷺ کو منہ دکھانا نہیں؟ کیا ان کے آگے شفاعت کیلئے ہاتھ پھیلانا نہیں؟

مسلمانو! اللہ عزوجل سے ڈرو رسول اللہ ﷺ سے حیا کرو۔ اللہ عزوجل توفیق دے آمین۔

اس بات کو مزید سمجھنا ہو تو معاشرہ پر نظر کرو اور دیکھو کہ سیاسی پارٹیوں کے منشور سے بے وفائی کرنے والے کی رکنیت ختم کردی جاتی ہے۔

ملکی غلیظ قوانین کی مخالفت سے قید کردیا جاتا ہے (وعلی ھذا القیاس) تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ جل جلالہ ورسول ﷺ کے دشمنوں پر سختی نہ کی جائے۔

اس وقت میرے پیش نظر امام اہلسنت مجدد دین وملت سیدی الشاہ امام احمد رضا

قادری بریلوی رضی اللہ عنہ کا وہ فرمان ہے جب آپ کو کسی نے تحریر میں سختی نہ کرنے کے بارے میں مشورہ دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ حضور کی کتابوں میں بدمذہبوں کے عقائد کا رد ایسے سخت الفاظ میں ہے کہ نیچری تہذیب کے مدعی لوگ چند سطریں دیکھ کر کتاب رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کتابوں میں گالیاں بھری پڑی ہیں لہٰذا حضور نرمی اور خوش بیانی سے بدمذہبوں کا رد فرمائیں یہ سن کر آپ آب دیدہ ہو گئے اور فرمایا میری تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور بدمذہبوں کی گردنیں ہوتیں اور اپنے ہاتھ سے ان کے سر قلم کرتا لیکن تلوار سے کام لینا اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے۔ تو میں قلم سے ان بے دینوں کا شدت سے رد کرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے مبارک عمل تصلب فی الدین کا اثر تھا کہ آپ کے خلفاء تلامذہ اور تلامذۂ تلامذہ و متعلقین بھی اس مبارک عمل الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا مصداق نظر آتے ہیں ''صاحب اربعین شدت''

حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم محمد محبوب علی خاں صاحب رضوی قادری رحمۃ اللہ علیہ حزب الاحناف کے مایہ ناز فاضل اور ریاست پٹیالہ کے نامور راسخ العقیدہ سنی حنفی مفتی اعظم اور غازی ملت کے لقب سے ملقب رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''اربعین شدت'' تحریر فرما کر نیچریت، وہابیت کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ گویا بالفاظ دیگر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے اس اعلان کو عام فرمایا ہے۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

الفقیر
فضل احمد الچشتی لاہوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اٰیۃ الکرسی

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ
اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ
کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ
حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید جو نقشبندی مجددی ہونے کا دعویدار ہے کہتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ کافروں مشرکوں کے ساتھ نرمی کی رواداری برتی اور اسی کی تعلیم دی اور کسی حدیث میں کہیں نہیں فرمایا کہ کافروں بدمذہبوں مشرکوں مرتدوں کے ساتھ سختی کرو۔ پھر ہم کیوں نہ ان سے اتحاد کریں۔ لہٰذا عرض ہے کہ اس مضمون کی حدیثیں بیان فرما کر ہم غربائے اہلسنّت کی رہنمائی فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

مولانا غلام نظام الدین قادری برکاتی
نوری ہدایت رسولی۔ سورت محلہ کھارواڑ

الجواب:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّرَحْمَةً۔ اَلَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِهِ الْعَزِیْزِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَةً۔ وَاَتَمُّ الصَّلَوَاتِ وَاَدْوَمُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلٰی حَبِیْبِهِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ۔ سَیِّدِ الْقَاهِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ الدِّیْنِ۔ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْمُخْتَارِ۔ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ۔ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْیَارِ۔ اَلَّذِیْنَ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ وَاَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ۔ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰی اِبْنِهٖ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ قَدَمُهٗ عَلٰی رِقَابِ جَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ۔ اَلْقَتَّالِ السَّیَّافِ عَلٰی کُلِّ مُرْتَدٍّ وَّجَاحِدٍ۔ اَلَّذِیْ قَالَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُّرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ۔ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْاَکْرَمِ

وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ النَّاصِرِيْنَ لِلدِّيْنِ الْاَقْوَمِ۔ وَعَلٰى اِمَامِ اَهْلِ السُّنَّةِ مُرْشِدِنَا الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ الْاُسْوَةِ لِمَنْ اَحَبَّ فِى اللّٰهِ۔ وَالْعَدُوَّةِ لِمَنْ اَبْغَضَ فِى اللّٰهِ۔ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ الْمَكِيْنِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ سُنَّتِهٖ وَجَمَاعَتِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَاَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِىْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

زید اپنے اس قول بدتر از بول سراسر کذاب و مفتری علی اللہ والرسول ہے ہر ایک مسلمان دیندار جو کچھ بھی عقل سے کام لے وہ خود کہہ سکتا ہے کہ زید کا وہ قول سراسر غلط ہے۔ کیونکہ رب کریم جل جلالہ نے قرآن کریم میں اپنے محبوب ﷺ کو یوں حکم فرمایا۔

کافروں کے ساتھ سختی کا حکم

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (سورۃ التوبہ آیت ۷۳)

ترجمہ اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی ﷺ) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔

اور فرماتا ہے رب تبارک و تعالیٰ

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

یعنی اے حبیب محترم جس چیز کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے اسے کھلم کھلا بیان کر دیجئے اور مشرکوں سے روگردانی کر لیجئے۔

تو زید کے ناپاک قول کا مطلب یہ ہوا کہ معاذ اللہ حضور اکرم ﷺ نے خدا کے حکم کے خلاف کیا کہ حکم الٰہی تو غلظت و اعراض کا دیا گیا مگر اس کے خلاف اتفاق و اتحاد برتا گیا۔ یہ نہ کہے گا مگر ملحد بے دین یا صلح کلی بد دین، رب کریم جل جلالہ تو اپنے پیارے محبوب ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یوں مدح سرائی فرماتا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

ترجمہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور آپس میں بہت مہربان اور دوسری جگہ یوں تعریف فرمائی۔

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ ایمان والوں پر بہت نرم اور کافروں پر بہت سخت ہیں

اور تفسیر مدارک شریف میں ہے۔

وَبَلَغَ مِنْ تَشَدُّدِهِمْ عَلَى الْكُفَّارِ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَرَّزُوْنَ مِنْ ثِيَابِهِمْ اَنْ تَلْزَقَ ثِيَابَهُمْ وَمِنْ اَبْدَانِهِمْ اَنْ تَمَسَّ اَبْدَانَهُمْ

ترجمہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شدت کافروں پر اس درجہ تھی کہ وہ حضرات اپنے کپڑوں کو بھی کافروں کے کپڑوں کے چھونے سے بچاتے تھے اپنے جسموں کو کافروں کے جسموں سے مس ہونے سے دور رکھتے تھے

اور ہر عاقل مسلمان جانتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کفار و مشرکین پر جہاد کیلئے لشکر روانہ فرمائے اور چند بار خود بنفس نفیس میدان جنگ میں جلوہ افروز ہو کر لشکروں کی کمان فرمائی تو کیا کافروں پر لشکر کشی کرانا اور خود بھی بعض موقعہ پر فوج اسلامی کی کمان فرمانا ان کے خون بہانا ان کے بچوں کو یتیم ان کی عورتوں کو بیوہ بنانا یہ کفار کے ساتھ دوستی و اتحاد ہے؟ اسی کا نام صلح کلی اور نرمی ہے؟ چونکہ سوال میں احادیث کی فرمائش ہے۔ لہٰذا اس وقت حضور پر نور مرشد برحق آقائے نعمت دریائے رحمت امام اہلسنت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الحاج حافظ قاری مفتی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تحریری و تقریری افادات مبارکہ اور ظاہری و باطنی افاضات مقدسہ سے مستفید و مستفیض ہوتے ہوئے احادیث شریفہ ہی پیش کرتا ہوں۔ اور بدمذہبوں بے دینوں

کافروں مشرکوں پر شدت وغلظت کا قرآن عظیم ہی کی بکثرت آیات مبارکہ سے روشن بیان واضح تبیان کتاب مستطاب از سیرت کمیٹی مصنفہ حضرت شیر بیشہ اہلسنت ناصر الاسلام مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم العالی میں ملاحظہ فرمائیں۔

فاقول وباللہ التوفیق

کتب سیر و تاریخ دانوں سے یہ حدیث مخفی نہیں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے حضور (آپ ﷺ کی موجودگی میں) کیا فرمایا تھا۔

کافر کو جواب

عربی فارسی اُردو کی تاریخوں میں موجود ہے۔ اُردو میں تاریخ حبیب الٰہ میں بھی ہے۔ فقیر اس کو مختصراً کتاب ''صواعق محرقہ'' مصنفہ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتا ہے۔

۱)　کَمَا فِی الصَّحِیْحِ فِی صُلْحِ الْحُدَیْبِیَۃِ قَوْلُہٗ لِعُرْوَۃَ بْنِ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِی حِیْنَ قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کَاَنِّی بِکَ وَقَدْ فَرُّوْا عَنْکَ ھٰؤُلَاءِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْہُ اَوْ نَدَعُہٗ

ترجمہ　جیسا کہ صحیح روایت میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر عروہ بن مسعود ثقفی سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فرمانا کہ جب کہ عروہ نے حضور اقدس ﷺ سے کہا کہ آپ کو میں اس وقت دیکھوں گا۔ جب آپ کے یہ سب ساتھی آپ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عروہ کو فرمایا چوس لے تو لات کی شرم گاہ کیا ہم بھاگیں گے یا ہم حضور اکرم ﷺ کو چھوڑ دیں گے۔ (بخاری کتاب الشروط جلد ا رقم الحدیث ۲۷۳۲، ۲۷۳۱ مواہب اللدنیہ باب صلح

حدیبیہ، صواعق محرقہ فصل الخامس)

اہل عقل و دانش سے پوچھو کہ یہ کیسی نرمی ولینت ہے اور زید اور اس کے ہمنواؤں کو سناؤ کہ یہ کیسا یارانہ اور اتحاد ہے اور نیولائٹ کے فدائی نیچری سے معلوم کرو کہ یہ کیسی تہذیب ہے اور محبوب خدا کے مخالف سے مصطفیٰ ﷺ پیارے کی موجودگی میں یہ الفاظ فرمائے جارہے ہیں اور زید کا خانہ ساز اتحاد اس وقت حضور سرکار دو عالم ﷺ نے بھی نہ برتا نہ تو یار غار کو منع کیا نہ ان کی جانب سے کوئی عذر پیش کیا بلکہ خاموشی اختیار فرما کر امت کو اس کے جائز اور مسنون ہونے کی تعلیم دی لیکن عقل و ایمان ہو تو معلوم ہو۔

عتبہ کیلئے بد دعا

۲) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی لہب جب حضرت سیدتنا ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ سے کہا کہ "کَفَرْتُ بِدِینِكَ وَفَارَقْتُ اِبْنَتَكَ لَاتحِبُّنِي وَلَا اُحِبُّكَ" یعنی میں آپ کے دین اسلام سے پھر گیا اور آپ کی نور نظر کو میں نے طلاق دی۔ نہ آپ مجھے دوست جانیں نہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔

فقال النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِكَ

یعنی آپ نے عتبہ کا اسلام سے انحراف سن کر دعا فرمائی یا اللہ تو اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس سگ دنیا عتبہ پر مسلط فرما دے"۔ زید پُر مکر و کید بتائے کہ یہ اتحاد و دعائے رحمت ہے یا کہ کوسنا اور دعائے ہلاکت؟۔

(طبرانی شریف، مجمع الزوائد ج ۶ ص ۱۸، دلائل النبوۃ ج ۲ ص ۱۶۳)

(مواہب الدنیہ ج ۱ مقصد ثانی الفصل الثانی)

مرتدین کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے گئے

۴) ان انسا حدثهم ان ناسا من عكل وعرينة قدموا المدينة على النبى صلى الله عليه وعلى اله وسلم وتكلموا بالاسلام فقالوا يانبى الله انا كنا اهل ضرع ولم تكن اهل ريف واستوخموا المدينة فامرهم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وعلى اله وسلم بذود وبراع وامرهم ان يخرجوا فيه فيشربوا من البانها وابوالها فانطلقوا حتى اذا كانوا ناحية الحرة كفروا بعد اسلامهم وقتلوا راعى النبى عليه وعلى اله الصلوة والسلام واستاقوا الذود فبلغ النبى صلى الله عليه وعلى اله وسلم فبعث الطلب فى آثارهم فامر لهم فسمروا اعينهم وقطعوا ايديهم وتركوا فى ناحية الحرة حتى ماتوا على حالهم

ترجمہ بیشک حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ کچھ لوگ عکل وعرینہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ طیبہ آ کر مسلمان ہوئے۔ ان کے خبیث مزاجوں نے مدینہ منورہ کی آب وہوا کو برا سمجھا اور مدینہ شریف کی پیاری روح پرور نسیمین ان مریضان نفاق کو ناموافق ہوئیں تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ جنگلوں میں رہنے اور مویشی پالنے والے ہیں۔ ہم کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چند اونٹنیاں دینے اور چرانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جاؤ ہمارے اونٹوں میں رہو اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کرو۔ تو وہ لوگ گئے اور جب مدینہ منورہ کے باہر پہنچے تو کافر ہو گئے اسلام لانے کے بعد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جو صاحب اونٹوں پر محافظ مقرر تھے انہیں قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا لے گئے پھر سرکار کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا تو ان کی گرفتاری کیلئے ایک چھوٹا سا لشکر ظفر پیکر روانہ فرمایا۔ اس لشکر نے ان سب کو گرفتار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

پیش کیا تو حضور رحمۃ للعلمین ﷺ نے ان کے حق میں حکم صادر فرمایا اور آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھیری گئیں اور ہاتھ پیر کاٹے گئے اور جنگل میں ڈلوا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ اسی حال میں وہ مر گئے۔ (رواہ البخاری عن قتادہ رضی اللہ عنہ

بخاری کتاب الطب باب من خرج من ارض لاتلائمہ رقم الحدیث ۵۷۲۷)

فائدہ

دیکھو صاحب خلق عظیم رحمۃ للعلمین ﷺ کے اخلاق عظیمہ آپ نے مرتدوں کے ساتھ یہ کیسا اتحاد برتا اور دنیا کو بتادیا کہ جو شخص اسلام لانے کے بعد کفر کرے اس کے ساتھ اتحاد و دوستی و وداد ہو ہی نہیں سکتا۔

نماز میں کافروں پر لعنت

(۴) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اَنَّہٗ سَمِعَ رسولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا بَعْدَ مَا یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب کہ دوسری رکعت میں رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو فرماتے تھے اے میرے رب لعنت نازل کر فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں آدمی پر۔

(بخاری کتاب تفسیر القرآن باب لیس لک من الامر شئی رقم الحدیث ۴۵۵۹،
بخاری کتاب المغازی رقم الحدیث ۴۰۷۰، ۴۰۶۹، بخاری کتاب الاعتصام رقم الحدیث ۷۳۴۶)

فائدہ

غور فرمائیں کہ حضور نے نام بنام کافروں مشرکوں پر لعنت کی یا نہیں اور وہ بھی

عین نماز کے اندر پھر حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کا کفار ومشرکین پر یہ دعائے لعنت فرمانا کیا معاذ اللہ بد خلقی ہے؟

قبیلہ مضر کیلئے قحط سالی کی دعا

(۵) لَمَّا رَفَعَ رسولُ الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطَاْتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ زَادَ فِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا الْاَحْيَاءَ مِنَ الْعَرَبِ وَفِي رِوَايَةِ يُوْنُسَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعِصِيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ ثُمَّ بَلَغَنَا اَنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ (بخاری کتاب الادب باب تسمیۃ الولید رقم الحدیث ۶۲۰۰)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت سے سر مبارک اٹھایا تو فرمایا اے اللہ سخت ہلاکت ولعنت نازل کر قبیلہ مضر پر اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی نازل کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی اور ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ عرب کے سرکشوں کے نام لے لے کر دعاء ہلاکت فرمائی اور یونس کی روایت میں ہے کہ اے اللہ لعنت نازل کر رعل اور ذکوان اور عصیہ پر انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ انہوں نے کہا پھر ہم کو خبر ملی کہ حضور ﷺ نے اس کو نماز میں ترک فرمادیا۔

فائدہ

صلح کلیو! بتاؤ کہ یہ دشمنان خدا اور رسول کے ساتھ یارانہ ہے یا ان کے حق میں دعائے ہلاکت وبربادی؟

اللہ کافروں کے گھروں کو آگ سے بھر دے

(۶) قال النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یومَ الْخَنْدَق مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوتَھُمْ وَقُبُورَھُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ترجمہ حضور ﷺ نے خندق کے روز ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ان کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے۔ جس طرح کہ انہوں نے ہم کو نماز عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب رقم الحدیث ۴۱۱۱)

فائدہ

اب غور کرنا ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا دعائے ہلاکت ہو سکتی ہے۔ یہ دعا تو دنیا و آخرت کی بربادی کیلئے ہے۔ دنیوی تو یہ کہ ان کے گھروں کو اللہ آگ سے بھر دے اور آخرت کی یہ کہ ان کی قبروں کو آگ سے پر کر دے۔ دنیا بھی برباد آخرت بھی تباہ یہ ہے کفار و مشرکین واعدائے دین کے حق میں رحمۃ للعلمین ﷺ کی دعائے ہلاکت اور یہ ہے خلق عظیم ممکن ہے کوئی عیار کہہ دے کہ یہ حضور ﷺ کے خصائص سے ہے تو اب امت کو جو تعلیم ہے وہ سنیے۔

بد مذہب سے ترش روئی سے پیش آؤ

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۷) اِذَا رَأَیْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَاکْفَھِرُّوْا فِی وَجْھِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ کُلَّ مُبْتَدِعٍ وَلَا یَجُوْزُ اَحَدٌ مِّنْھُمْ عَلَی الصِّرَاطِ لٰکِنْ یَّتَھَافَتُوْنَ فِی النَّارِ مِثْلَ الْجَرَادِ وَالذُّبَابِ (ابن عساکر ج ۶ ص ۲۳۳ رقم الحدیث ۵۲۴۰ کنز العمال رقم الحدیث نمبر ۱۶۷۴)

ترجمہ جب کسی بد مذہب بد دین کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترشروئی کرو اس

لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں سے کوئی پل صراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑے گا جیسے ٹڈیاں اور مکھیاں گرتی ہیں۔

قدریوں کے پاس نہ بیٹھو

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۸) لَا تُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ

ترجمہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے ابتدا اسلام کرو یا انہیں کسی معاملہ میں پنچ نہ بناؤ۔ (ابوداؤد ج ا باب فی زراری المشرکین کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۰ مسند احمد ۱/۳۰)

خارجیوں کے پاس نہ بیٹھو

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۹) لَا تُجَالِسْ قَدَرِيًّا وَلَا مُرْجِيًّا وَلَا خَارِجِيًّا اِنَّهُمْ يكفئون الدِّيْنَ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ وَيَغْلُوْنَ كَمَا غَلَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى

ترجمہ کسی قدری یا مرجی یا خارجی کے پاس نہ بیٹھ یہ لوگ دین کو اوندھا کرتے ہیں جیسے برتن اوندھایا جاتا ہے اور حد سے گزر جاتے ہیں جیسے یہود و نصاریٰ گزر گئے۔

رواه السلفی فی انتخاب حدیث القراء عن الامام جعفر الصادق حدثنی ابی محمد عن ابیه عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب رضی الله عنهم۔ (کنز العمال ۱۰۹۷ فرع فی القدریۃ)

بدمذہبوں سے نفرت کا حکم

حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا

(۱۰) اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ الْحُبُّ فِى اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِى اللّٰهِ

ترجمہ تمام نیک کاموں میں اللہ تعالیٰ کو جو سب سے زیادہ پسندیدہ کام ہے وہ اللہ کیلئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں سے نفرت و بیزاری ہے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ (مسند احمد رقم الحدیث ۱۸۵۴۹ ج ۶ ص ۴۱۰)

فائدہ

یعنی اعمال صالحہ میں مشغولی، برے کاموں سے پرہیز و بیزاری سے اور نوافل پڑھنے اور نفلی روزے رکھنے سے یہ عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے کہ اس کے پیارے ایمان والوں کے ساتھ محبت رکھی جائے اور اللہ کے دشمنوں بدمذہبوں مرتدوں کے ساتھ نفرت و بیزاری برتی جائے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ فرائض و واجبات بھی بغیر "حب فی اللہ وبغض فی اللہ" کے ہرگز قبول نہیں ہوتے کما سیاتی

اللہ کے دشمنوں سے نفرت ایمان کی علامت ہے

حضور نبی امی ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۱) مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

ترجمہ جس نے اللہ کیلئے اللہ والوں سے محبت و دوستی کی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے بغض و نفرت رکھی اور اللہ کیلئے ایمان والوں کو دیا اور دشمنان خدا اور رسول کو دینے سے اللہ کیلئے ہاتھ روکا تو یقیناً اس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا یا کمال ایمان کا مرتبہ پالیا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی امامۃ والترمذی عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہما۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی رد الارجاء۔ باب الدلیل زیادۃ الایمان) (المعجم الکبیر رقم الحدیث ۷۷۳۷، ۷۶۱۳)

فائدہ

زید اور اس کے ہمنوا دیکھیں کہ ایمان کب کامل ہوتا ہے اور کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے۔

فاسق کی تعریف پر آسمان ہل جاتا ہے

حضور محبوب خدا ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۲) اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰلِكَ الْعَرْشُ

ترجمہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب عز وجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔رواہ ابن عدی و ابن ابی الدنیا فی ذمّ الغیبۃ وابو یعلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(ابن عدی الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۳ رقم الحدیث ۱۳۰۷)(شعب الایمان ج ۴ ص ۲۳۰ حدیث نمبر ۴۸۸۶)(مشکوٰۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ ولشتم صفحہ ۴۱۴)

اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف میں یوں فرماتے ہیں۔

ے بلر زد عرش از مدح شقی بد گمان گرود واز وہم متقی

ترجمہ جو لوگ بد بخت ہیں ان کی تعریف کرنے سے عرش الٰہی ہل جاتا ہے اور اس کو سن کر متقی بدگمان ہو جاتا ہے۔

فاسق کی مدح پر اللہ کا غضب

حضور رؤف ورحیم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ فِى الْاَرْضِ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے جب زمین میں فاسق کی مدح کی جاتی ہے۔رواہ البیہقی عن انس رضی اللہ عنہ۔

(شعب الایمان رقم الحدیث ۴۸۸۶)(کنز العمال رقم الحدیث ۷۹۶۶)

فائدہ۔زید اور اس کے ہمنوا یہ دیکھیں کہ فاسق کی مدح سرائی پر یہ قہر وغضب

پوتو بدمذہب بددین ومرتدین کی تعریف کرنے پر کیا ہوگا پھر بدمذہبوں کافروں مشرکوں مرتدوں کے ساتھ میل جول، اتحاد و اتفاق رکھنے یارانہ گانٹھنے پر کیا ہوگا۔ والعیاذ باللہ

بدمذہب کی توقیر

حضور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

۱۴) مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقة رضی الله عنها والحسن بن سفیان فی مسنده وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل والسجزی فی الابانة عن ابن عمرو ابن عدی عن ابن عباس والطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن رضی الله عنهم والبیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم عن میسرة التابعی المکی الثقة رحمة الله تعالیٰ مرسلا فی الصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔

(شعب الایمان حدیث نمبر ۹۴۶۴، کنز العمال ۱۱۰۲)

اسلام ڈھانے پر اعانت

حضور سرکار دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے۔

(۱۵) مَنْ مَشٰی اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ لِيُوَقِّرَهٗ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ

ترجمہ جو کسی بدمذہب کی طرف اس کی توقیر کرنے کو چلے اس نے اسلام کے ڈھانے میں اعانت کی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن معاذ رضی الله عنه۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۶۱۹ کنز العمال ۱۱۲۳)

مرتبہ حصول ابدال

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

۱۶) ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مِنَ الْاَبْدَالِ الرضاء بالقضاء والصَّبْرُ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَالْغَضَبُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ

ترجمہ تین باتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ ابدال سے ہے۔(۱) قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔(۲) اللہ عزوجل نے جن باتوں سے منع فرمایا ہے۔ان سے باز رہنا۔(۳) اور اللہ کے معاملے میں غضب وغصہ کرنا۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔

(مسند الفردوس ج ص عن معاذ بن جبل، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۵۹۴)

کیا تو نے میرے لئے دوستی یا دشمنی کی؟

حضور مالک کونین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۷) اَوْحَى اللّٰهُ تعالىٰ اِلٰى نبيٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ اَنْ قُلْ لِفُلَانٍ العابد اَمَّا زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَجَّلْتَ رَاحَةَ نَفْسِكَ وَاَمَّا اِنْقِطَاعُكَ اِلَيَّ فَتَعَزَّزْتَ بِهٖ فَمَالِيْ عَلَيْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَالَكَ عَلَيَّ قَالَ هَلْ وَالَيْتَ لِيْ وَلِيًّا اَوْ عَادَيْتَ لِيْ عَدُوًّا

ترجمہ اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے ایک نبی کو وحی فرمائی کہ فلاں عابد سے کہہ دیجئے کہ تیرا دنیا میں زاہدانہ زندگی گزار کہ تو اپنے نفس کی راحت کو تو نے حاصل کرلیا۔اور دنیا سے تیرا بے علاقہ ہو کر میری طرف متوجہ ہو جانا تو اس ذریعہ سے تو نے عزت حاصل کرلی تو میرا تجھ پر جو حق ہے اس کے سلسلے میں تو نے کیا عمل کیا؟ اس عابد نے کہا۔اے میرے رب اور کیا تیرا حق مجھ پر ہے۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میرے لئے کسی دوست کے ساتھ تو نے دوستی کی؟ اور کیا میرے لئے

... سے ساتھ دشمنی کی؟ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والخطیب فی التاریخ وغیرہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ (حلیۃ الاولیاء جلد۲ص۲۳۱ جلد۱۰ص۸۶)

ایمان کی مضبوطی

(۱۸) حضور دافع البلاء والوباء ﷺ فرماتے ہیں۔

اَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْمُعَادَاۃُ فِی اللّٰہ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

یعنی ایمان کا سب سے زیادہ مضبوط کڑا یہ ہے کہ اللہ ہی کیلئے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی جائے اور اللہ ہی کیلئے الفت رکھی جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ (طبرانی شریف، کنز العمال ۲۴۶۵۳، بیہقی شعب الایمان ج ۷/۶۷ حدیث نمبر ۹۴۶۴)

کامل ایمان کی علامت

حضور آقائے دارین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۱۹) اَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

ترجمہ ایمان کے کڑوں میں سب سے زیادہ مضبوط کڑا اللہ ہی کیلئے محبت کرنا اور اللہ ہی کیلئے عداوت رکھنا ہے۔ رواہ الامام احمد عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ۔ (امام احمد بن حنبل مسند ۵/۱۸۱۵۳، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان)

رسول اللہ ﷺ کی دعا

(۲۰) حضور دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم ﷺ کو ان کے رب عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے قاسم جملہ نعم بنایا محسن دو عالم بلکہ رحمۃ للعلمین فرمایا لیکن اپنے غلامان بارگاہ و بندگان درگاہ کو تعلیم دینے کیلئے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں

حضور یہ دعا عرض کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلْفَاجِرِ عِنْدِیْ یَدًا فَیَوَدَّہٗ قَلْبِیْ فَاِنِّیْ وَجَدْتُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ لَاتَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

ترجمہ اے اللہ مجھ پر بدکار کا احسان نہ ہونے دینا کہ اس سے میرا دل محبت کرنے لگے کیونکہ بیشک میں نے اس کلام میں جو مجھ پر بذریعہ وحی نازل کیا گیا ہے۔ یہ آیت پائی ہے کہ اے محبوب تم ان لوگوں کو جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفوں سے دوستی رکھیں۔ رواہ ابن مردویہ وغیرہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۸۰۷)

بدمذہب سے کوئی رشتہ نہ رکھو

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۱) اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَلَاتُجَالِسُوْھُمْ وَلَاتُشَارِبُوْھُمْ وَلَاتُئَاكِلُوْھُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْ عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ

(ابن ماجہ مقدمہ باب فی القدر رقم الحدیث ۹۲)
(کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۸، ۳۲۵۲۹، ۳۲۵۴۲)

یعنی اگر بدمذہب بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو اور جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ وابوداؤد عن ابن عمر وابن ماجۃ عن جابر والعقیلی وابن حبان عن انس رضی اللہ عنھم۔

بدمذہبوں سے جہاد کرو

حضور ساقی کوثر ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۲) اِنِّیْ بَرِیٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرَاءٌ مِنِّیْ جِهَادُهُمْ لَجِهَادِ التُّرْكِ وَالدَّیْلَمِ

ترجمہ ان بدمذہبوں سے میں بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں۔ ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔ رواہ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ۔

(مسند ابو یعلیٰ جلد ۱۱ رقم الحدیث ۶۴۰۴)

بدمذہبوں کے جلسوں پر شرکت کرنے والے علماء پر لعنت

حضور شافع محشر ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۳) لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَ شَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ تَأْطِرُوْهُمْ اَطْرًا

ترجمہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے جلسوں میں شریک ہونے لگے اور ان کے ساتھ ہم نوالہ و ہم پیالہ بنے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک دوسرے پر مار دیئے۔ (یعنی پاس بیٹھنے سے بدکاری کا اثر ان عالموں کے دلوں پر بھی دوڑ گیا) اور اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی ان سب پر لعنت فرمائی یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم عذاب سے نجات نہ پاؤ گے جب تک انہیں حق کی طرف خوب جھکا نہ لاؤ۔ رواہ الامام احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ابن مسعود

والطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

(ترمذی ج۲ ابواب تفسیر القرآن سورۃ مائدہ، کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۲۸)

فائدہ۔ علماء و مشائخ کو تنبیہ فرمائی جا رہی ہے۔ دیکھئے باوجودیکہ وہ علماء منع کرتے تھے۔ لیکن جب وہ باز نہ آئے تو یہ علماء ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے لگے کہ شاید یوں انہیں ہدایت ہو۔ مگر ہوا یہ کہ قوم کی ہدایت کی بجائے انہوں نے خود اپنے آپ کو ہلاک کر دیا۔ اس حدیث نے ان پالیسی باز واعظوں اور مولویوں کا بھی رد کر دیا جو کہتے ہیں کہ جی بدمذہبوں سے الفت و محبت اور میل جول کر کے انہیں ہدایت کرنا چاہیے ان کے مجمعوں میں جلسوں میں رکن اور ممبر بن کر اور شریک ہو کر بتانا چاہیے۔ حدیث شریف نے صاف فرما دیا کہ بدوں کی صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے۔ والعیاذ باللہ تبارك و تعالیٰ۔

آبادی کی بربادی خاموشی پر

حضور مالک دارین ﷺ کی بارگاہ عرش اشتباہ میں عرض کی گئی۔

(۲۴) اَتُهْلَكُ الْقَرْيَةُ وَفِيهَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِتَهَاوُنِهِمْ وَسُكُوْتِهِمْ (طبرانی عن ابن عباس، مسند بزار رقم الحدیث ۴۷۴۳)

ترجمہ یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی آبادی اس حالت میں بھی ہلاک ہوتی ہے کہ اس میں صالحین نیک لوگ رہتے ہوں۔ فرمایا ہاں۔ عرض کی گئی یہ کس وجہ سے۔ ارشاد فرمایا ان کی سستی و خاموشی کے سبب سے۔ رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت علماء و مشائخ کے سکوت عن الحق اور سستی کی وجہ سے بھی آبادیاں ہلاک و برباد کی جاتی ہیں اور یہ سکوت عن الحق اور پلپلا پن عذاب الٰہی کے نزول کا سبب ہوتا ہے۔

۲۵ [illegible] سے دور رہنے پر اللہ کا انعام

حضور محبوب خدا ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۵) مَنْ اَعْرَضَ عَنْ صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهٗ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّاِيْمَانًا وَمَنِ انْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَمَنْ اَهَانَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِى الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰى صَاحِبِ بِدْعَةٍ اَوْ لَقِيَهٗ بِالْبُشْرٰى اَوِ اسْتَقْبَلَهٗ بِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

(رواہ الخطیب فی تاریخ بغداد ج ۱۰ ص ۲۶۲ رقم الحدیث ۵۳۷۸ کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۹۹)

ترجمہ جو کسی بدمذہب کو اس کی بدمذہبی کی وجہ سے دشمن جان کر اس سے منہ پھیرے اللہ تعالیٰ اس کا دل امان اور ایمان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ تعالیٰ اسے اس بڑی گھبراہٹ کے دن امان دے اور جو کسی بدمذہب کی تذلیل کرے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائے اور جو کسی بدمذہب کو سلام کرے یا اس سے خوشی کے ساتھ ملے یا اس کے سامنے ایسی بات کرے جس سے اس کا دل خوش ہو اس نے ہلکی جانی وہ چیز جو اتاری گئی حضرت محمد ﷺ پر۔

فائدہ۔ دیکھو بدمذہب و بددین سے دور رہنے والے پر کیا کیا خدا کی رحمتیں ہیں اور بدمذہبوں سے یارانہ گانٹھنے بھائی چارہ رچانے والوں پر کیا کیا وعیدیں ہیں۔

صحابہ کرام اور بزرگان دین پر سب وشتم

حضور رحمۃ للعلمین ﷺ فرماتے ہیں۔

(۲۶) اِذَا لَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَمَنْ كَتَمَ حَدِيْثًا فَقَدْ كَتَمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(ابن ماجہ ج ۱ باب من سئل عن علم فکتمہ کنز العمال ۹۰۱)

ترجمہ جب اس امت کے پچھلے لوگ اس امت کے اگلوں (صحابہ کرام و اہل بیت

عظام رضی اللہ عنہم وائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ) پر لعنت کرنے لگیں تو اس وقت جس نے باوجود استطاعت کے ایک کلمۂ حق بھی چھپایا تو یقیناً اس نے اس چیز کو چھپایا جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔

مشرکین کی مذمت کرنے کا حکم

(۲۷) حضور نور مجسم ﷺ نے جنگ قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۳۲۴۶)

(بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب رقم الحدیث ۴۱۲۴،۴۱۲۳)

ترجمہ مشرکین کی ہجو و مذمت کر کہ حضرت جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں اور رسول کریم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے کافروں کو جواب دے اے اللہ تو حسان کی تائید روح القدس سے فرما۔

کافروں کی برائیاں بیان کرو

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۲۸) اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهٗ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ

(مسلم ج ۲ کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل حسان، کنز العمال رقم الحدیث ۳۶۹۵۳)

ترجمہ قریشی کافروں کی برائیاں اور ان کے عیوب بیان کرو کہ بیشک یہ کام تیر مارنے سے بھی زیادہ ان پر سخت ہے۔

مشرکوں کے عیوب ظاہر کرنے پر روح القدس مدد کرتے ہیں

(۲۹) سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وعلی اٰله وسلم یقولُ لِحَسَّانَ اِنَّ

رُوْحَ الْقُدُسِ لَایَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی.

ترجمہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا کہ روح القدس حضرت جبریل علیہ السلام تیری تائید فرماتے ہیں۔ جب تک تو اللہ و رسول جل جلالہ ﷺ کی جانب سے ان کے دشمنوں کے ساتھ مخاصمت و مدافعت کرتا رہتا ہے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسان نے کافروں مشرکوں کے عیوب ان کی برائیوں کا بیان کیا تو مسلمانوں کو اس نے شفاء دی اور اپنے آپ بھی شفاء حاصل کی۔ رواہ مسلم عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ عنہا۔

(مسلم ج ۲ کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل حسان، کنز العمال رقم الحدیث ۷۹۸۴)

فائدہ۔

اس مبارک حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں مرتدوں بدمذہبوں کے عیوب و نقائص بیان کرنے سے ایمان والوں کو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ کیونکہ دافع البلاء والوباء ﷺ الی یوم الجزاء کے دشمنوں بدگویوں کا رد و طرد ہے۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے منبر بچھایا جاتا

(۳۰) كان رسول الله صلی الله علیه وعلی اله وسلم یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِمًا یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وعلی اٰلِهٖ وسلم اَوْیُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وعلی اٰلِهٖ وسلم اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عن رسول الله ﷺ۔

ترجمہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کیلئے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا کرتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس ﷺ کیلئے اور حضور اکرم ﷺ کی

طرف سے کافروں مشرکوں پر "مَفَاخِر حَسَبِیَّہ وَنَسَبِیَّہ" کا نظم میں بیان کیا کرتے تھے یا کفار و مشرکین کی ہجو و مذمت میں نظمیں پڑھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ روح القدس سے حسان کی تائید فرماتا رہتا ہے۔ جب تک حسان میری طرف سے مفاخرت و منافحت کرتے رہتے ہیں۔ رواہ البخاری عن سیدتنا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔

(بخاری، ابوداؤد ج ۲ کتاب الادب باب ماجاء فی الشعر)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اپنے اشعار سے کافروں کو عار دلانا

(۳۱) حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں تو جو نازل فرمایا ہے۔ وہ نازل ہی فرمادیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ وَأَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

ترجمہ اور شاعروں کی پیروی گمراہی ہے۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ (کنز الایمان)

حضور سرکار مدینہ ﷺ کے شعراء حضرت کعب بن مالک و حضرت حسان بن ثابت و حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کفار و مشرکین کو اپنی نظموں میں جنگ و حرب سے خوفناک کیا کرتے تھے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کفار و مشرکین کے نسبی و خاندانی عیوب و نقائص اپنے قصیدوں میں بیان کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے اشعار میں کفار و مشرکین کو ان کے کفر و شرک پر شرم و غیرت

اور ننگ وعار دلایا کرتے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی اس عرض کا مطلب یہ تھا کہ اس قسم کے اشعار کہنا بھی ہمارے لئے ناجائز فرمادیا۔

فقال النبی صلی الله علیه وعلی اله وسلم اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَکَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ

ترجمہ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیشک ایمان والا اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ بیشک تم اپنے اشعار کے ذریعے سے کافروں مشرکوں کے دلوں پر تیر برساتے ہو۔ جس طرح تیروں سے ان کو زخمی کرتے ہو۔ رواہ فی شرح السنة عن کعب بن مالک رضی الله عنه۔

(شرح السنة باب الشعر ورجز رقم الحدیث ۳۴۰۲)(کنز العمال ۷۹۸۸٬۸۹۵۹٬۸۹۶۰/۳)

فائدہ۔

اس حدیث شریف نے ارشاد فرمایا کہ اشعار میں کفار ومشرکین ومرتدین کی مذمت وہجو کرنا اس لئے کہ مسلمان اس کو سن کر ان کے عقائد کفریہ سے متنفر و بیزار ہوکر اپنے اسلام اور اپنی سنیت کو ان کے دام مکروفریب میں پھنسنے سے بچائیں یہ بھی جہاد باللسان ہے۔

بدمذہبوں سے زبان سے جہاد کا حکم

حضور سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۲) مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّتِهٖ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ فِیْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ

(مسلم جلد اول کتاب الایمان کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۲۹)

ترجمہ کوئی نبی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے نہیں بھیجا مگر اس کی امت میں انصار و اصحاب ہوتے رہے کہ وہ اپنے نبی کی سنت اس کے طریقہ پر عمل کرتے تھے اور اپنے نبی کے احکام وارشادات کی پیروی کرتے تھے (اور مجھے بھی ایسے ہی انصار و اصحاب دیئے گئے) پھر یقیناً پیدا ہوں گے میری امت میں برے ناخلف لوگ جو کہیں گے وہ کریں گے نہیں اور جو کریں گے اس کے مامور نہیں ہوں گے تو جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ ایمان دار ہے اور جو ان بدمذہبوں سے زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی ایمان والا ہے اور جو زبان سے بھی ان کا رد وطرد کرنے کی قدرت ان کے عیوب کو بیان کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور دل سے ان کو بدمذہب بددین جانتا اور ان سے نفرت و بیزاری رکھتا ہے وہ بھی مومن مسلم ہے۔ اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ یعنی اگر دل میں بھی ان بدمذہبوں کو مبغوض اور دشمن و منفور نہیں جانتا تو وہ ایمان دار ہی نہیں ہے۔

فائدہ۔

اس حدیث شریف نے جہاد کی تین قسمیں بیان فرمائیں۔ جہاد سنانی' جہاد لسانی' جہاد جنانی اور اگر بدمذہب بددینوں کو دل سے بھی برا نہ جانے ان سے یارانہ گانٹھے دوستانہ رکھے تو وہ بے ایمان ہے اور ظاہر ہوا کہ جہاد قلمی بھی اسی جہاد لسانی ہی کی ایک بہترین صورت ہے کہ القلم احدی اللسانین ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا علم خمس بخشا کہ اس حدیث شریف میں علم ما فی الغد و علم ما فی الارحام بلکہ علم ما فی الاصلاب کا ثبوت موجود ہے۔ فالحمد للہ سبحانہ وتعالیٰ۔

بد دینوں سے دشمنی پر ایمان کامل

حضور جناب رسالت مآب ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۳) مَنْ اَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِاسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ

(ابوداؤدج ۲ باب السنۃ المعجم الکبیر رقم الحدیث نمبر ۱۱۴ ۷، ۳۷، ۷، ج ۸ ص ۱۵۹، ۲۰۸)

ترجمہ جس نے دیا اللہ تعالیٰ کے واسطے اور دینے سے انکار کیا اللہ کے واسطے اور ایمان والوں سے اللہ کیلئے دوستی کی اور بد مذہبوں بد دینوں سے اللہ کے واسطے دشمنی رکھی تو بیشک اس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا۔ رواہ ابو داؤد۔

بد مذہبوں کے بارے میں سید اسمٰعیل المکی کا فتویٰ

(۳۴) حضرت علامہ سید اسمٰعیل بن حافظ کتب حرم خلیل الحرم المکی قدس اللہ سرہ الملکی اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرماتے ہیں۔

اَلشِّرْكُ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ عَلَى الصَّفَا فِى اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ وَاَدْنَاهُ اَنْ تُحِبَّ عَلٰى شَىْءٍ مِنَ الْجَوْرِ وَتُبْغِضَ عَلٰى شَىْءٍ مِنَ الْعَدْلِ وَهَلِ الدِّيْنُ اِلَّا الْحُبُّ فِى اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِى اللّٰهِ

(فتاو الحرمین برجف ندوۃ المین ص ۷، کنز العمال رقم الحدیث ۷۵۰۴)

ترجمہ شرک اس سے بھی زیادہ پنہاں ہے۔ جیسے چکنی چٹان پر اندھیری رات میں چیونٹی کی چال اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ تو ظلم وخلاف حق کی ذرا سی بات کے ساتھ بھی محبت رکھے اور کسی قدر عدل وانصاف کی ذرا سی بات سے بھی عداوت رکھے اور دین ہے کیا اسی حب وبغض کا تو نام ہے۔ یعنی اللہ کیلئے اللہ والوں سے دوستی اور اللہ کیلئے اللہ کے دشمنوں سے نفرت وبیزاری رکھتا ہے تو ایماندار ہے ورنہ نہیں۔ رواہ الحاکم

افضل عمل

حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

(۳۵) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہ

ترجمہ تمام نیک کاموں میں سب سے افضل عمل اللہ عزوجل کے واسطے دوستی رکھنا اور اللہ عزوجل کے واسطے دشمنی رکھنا ہے۔رواہ ابوداؤد عن ابی ذر ورواہ الامام احمد (ابوداؤد شریف ج ۲ باب مجالسۃ اھل الاھواء وبغضھم' کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۶۳۳)۔

باطل کی محبت بہرہ کردیتی ہے

حضور سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۶) حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ یعنی کسی چیز کی محبت تجھ کو اندھا بہرا بنادیتی ہے۔رواہ الامام احمد والبخاری فی التاریخ وابوداؤد عن ابی الدرداء و ابن عساکر بسند حسن عن عبداللہ بن انیس والخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنھم۔(ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی الھوٰی' کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۰۹۷، مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۱۱۸۶' مشکوٰۃ ص ۴۱۸ باب المفاخرۃ والعصبیہ)

ترجمہ حق کی محبت باطل باتوں کے دیکھنے سننے سے روک دیتی ہے اور باطل کی محبت حق باتوں کے دیکھنے اور سننے سے بہرہ کردیتی ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ باطل کی محبت اپنے دلوں سے نکال دو کہ وہ تمہیں حق باتوں کے دیکھنے سننے سے محروم کریں گی اور حق کی حمایت اپنے قلوب میں جماؤ کہ باطل باتوں کو نہ تمہاری آنکھیں دیکھ سکیں نہ تمہارے کان سن سکیں۔

ناحق اپنی قوم کی مدد کرنا بیکار کوشش ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

(۳۷) مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَقِّ فَهُوَ کَالْبَعِیْرِ الَّذِیْ رَدٰی فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنَبِهٖ (ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی العصبیہ، کنز العمال ۷۶۵۳، مشکوٰۃ باب الفاخرۃ العصبیہ)

ترجمہ جس شخص نے ناحق پر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کنوئیں میں گر گیا ہو اور اس کی دم پکڑ کر اسے کھینچا جا رہا ہو۔ رواہ ابوداؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عصبیت کیا ہے

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

(۳۸) قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِیَّةُ

ترجمہ میں نے عرض کی یارسول اللہ عصبیت کیا ہے۔

قَالَ اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ

ترجمہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عَصَبِیَّتْ" (تعصب) کی تعریف یہ ہے کہ تو اپنی قوم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھ کر بھی ان کی اعانت وامداد کرے۔ رواہ ابوداؤد عنہ۔

(ابوداؤد شریف ج ۲ باب فی العصبیہ، مشکوٰۃ باب المفاخرۃ العصبیہ ص ۴۱۸ کنز العمال ۷۶۶۴)

فائدہ۔ سبحان اللہ اس حدیث شریف نے عصبیت تعصب کی صحیح تعریف فرما کر پلپلوں صلح کلیوں بدمذہبوں کی دہن دوزی فرمادی کہ خود حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ تعصب یہ ہے کہ باطل پر کسی کی طرفداری کرے جیسے دیوبندی نیچری قادیانی[1] رافضی، خاکساری مظلم لیگی (نام نہاد مسلم لیگ مراد ہے) احراری وغیرہم (یہ ناری فرقے) اپنے طواغیت کی باطل پرستی پر طرفداری کر رہے ہیں، اور حق کا ساتھ دینا۔ حق بات کی طرف داری کرنا تعصب ہی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے عقائد حقہ پر پختگی و سلامت روی ہے اور یہ محمود ہے اور جو اس کو تعصب کہے وہ دین سے بیگانہ اور حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف اور بارگاہ رسالت سے مردود ہے۔

---

[1] ان بدمذہبوں کے عقائد وکفریات معلوم کرنا ہوں تو کتاب مستطاب تجانب اہل السنۃ کا مطالعہ فرمائیں۔ منہ ۱۲

ناحق طرفداری کرنے کی ممانعت

(۳۹) عبادہ بن کثیر شامی ایک بی بی سے روایت کرتے ہیں کہ جو فلسطین کی رہنے والی ہیں اور ان کا نام "فُسَیلَہ" ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا کہ "سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلِہٖ وسلم فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَی الظُّلْمِ" (مشکوٰۃ باب المفاخرۃ العصبیہ الفصل الثالث صفحہ ۴۱۸)

ترجمہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا یہ بات تعصب میں داخل ہے کہ انسان اپنی قوم سے محبت کرے تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی ظلم و ناحق پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ رواہ الامام احمد وابن ماجۃ عنہ۔

فائدہ۔

ان دونوں مبارک حدیثوں نے تعصب کو صاف فرمادیا جو آج کل پالیسی باز مولوی اور لیکچرار کہا کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت و جماعت کثرہم اللہ تعالیٰ "وایدیھم" بڑے متعصب ہیں۔ ان کا یہ کہنا سراسر ظلم وافتراء ہے۔ کیونکہ رد بدمذہباں تو محمود ہے اور تعصب یہ ہوا کہ ناحق پر طرف داری و مدد کی جائے' تو حضرات! علمائے اہلسنت کا دامن اس سے پاک ہے وہ تو حق پسند ہیں۔ ہاں وہ قائلین خود ان احادیث مبارکہ کی بناء پر متعصب ثابت ہوگئے کہ باطل و ناحق کی طرفداری کر رہے ہیں اور مدد پہنچا رہے ہیں اور اسی کو ان حدیثوں میں تعصب بتایا گیا ہے۔

تفسیر عزیزی پارہ اوّل مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۳۲۷ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی آیہ کریمہ

"وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفْرِهِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ"

کے تحت میں فرماتے ہیں۔ ومعنی تصلب حق آنست کہ دین حق رابقوت بگیر دو هرگز بدینے وآئینے نظر نہ کند و بہ تلبیسات شیاطین واستدراجات جوگیہ درہا بین گوش ننہد و بسبب ورود مصائب وامتحانات درحسن دین خود شک تردد پیدانکند وایں امر محمود در جمیع ادیان ومطلوب در ہر زمان ست ومعنیٔ تصلب باطل آنست کہ بسبب حمیت رسم خود یا ریاست خاندان خود بر مذہب دیگر باوصف ظہور علامات حقیقت آں انکار نماید و بدخود رانیک ونیک غیر خود رابد داند وایں امر مردود ومعیوب ست۔

ترجمہ تصلب حق کے معنی یہ ہیں کہ دین حق کو مضبوطی کیساتھ پکڑ لے اور کسی دوسرے دین یا کسی دوسرے طریقے کی طرف ہرگز آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے اور شیطانوں کے فریب سے بھری ہوئی باتوں اور جوگیوں سادھوؤں کے استدراجی خوارق عادات کی طرف قطعاً کان نہ لگائے اور مصیبتوں آزمائشوں کے آجانے کی وجہ سے اپنے سچے دین کی خوبی میں کسی طرح کا شک وتردد ہرگز پیدا نہ ہونے دے اور یہ تصلب حق تمام ادیان الہیہ میں پسندیدہ ومحبوب اور ہر زمانے میں مطلوب ومرغوب ہے اور تعصب باطل کے معنی یہ ہیں کہ اپنی رسم یا اپنے خاندانی اعزاز کی پاسداری کے سبب دوسرے مذہب کو اس کی حقانیت کے دلائل وبراہین واضح ہو جانے کے بند بھی اس سچے مذہب کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے اور اپنے برے کو بھلا اور دین حق کے ماننے والوں کے بھلے کو برا جانے اور یہ تعصب باطل مردود ومعیوب ہے۔

مومن کے سوا کسی کے پاس نہ بیٹھ

(۴۰) حضور خاتم الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں۔

لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا یَاکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ

ترجمہ مومن کے سوا کسی اور کی صحبت میں مت بیٹھ اور متقی کے سوا تیری دعوت کا کھانا کوئی اور نہ کھائے۔ رواہ الترمذی و ابوداؤد والدارمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

(ترمذی ج ۲ باب ماجاء فی صحبۃ المومن، کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۷۸۰، مشکوۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ ص ۴۲۷، ابوداؤد کتاب الادب، باب من یؤمران یجالس، مسند احمد بن حنبل ۳/۳۸)

بغض وعداوت صرف اللہ کیلئے ہو

(۴۱) حضور شافع محشر ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

یَا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ

ترجمہ اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں کونسا کڑا سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ ''قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ'' ''انہوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے ''قَالَ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ'' ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بارے میں باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا اور اللہ کیلئے محبت کرنا اور اللہ کیلئے دشمنی رکھنا۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

(کنز العمال رقم الحدیث ۱۰۵۔ ۲۴۶۵۲، مشکوۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ ص ۴۲۶)

اللہ کے نزدیک محبوب عمل

(۴۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ الْجِھَادُ قَالَ النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں جلوہ فرما ہوئے۔ فرمایا کیا تمہیں خبر ہے کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ کسی کہنے والے نے عرض کی نماز وروزہ اور زکوۃ اور کسی نے عرض کی جہاد حضور رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا بیشک تمام اعمال میں

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ عمل اللہ کیلئے محبت و دوستی رکھنا اور اللہ کیلئے عداوت، ودشمنی رکھنا ہے۔رواہ الامام احمد عنه۔

(مسند احمد بن حنبل ج ۶ حدیث ۲۰۷۹۶، مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثالث ص ۴۲۶)

تمہاری کس سے دوستی ہے؟

(۴۲) حضور خلیفۃ اللہ الاعظم ﷺ فرماتے ہیں۔

اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ۔

ترجمہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک دیکھ بھال کرلے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔رواہ الامام احمد والترمذی وابوداؤد والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه۔

(ترمذی ج ۲ باب ۱۲۴، کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۷۲۷) مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ ص ۴۲۷،
(ابن النجار ۳/۱۳۴۔ مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۸۰۲۳)

دین کا دارومدار

حضور مالک کونین ﷺ نے حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

(۴۴) اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحْبِبْ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَارَزِیْنَ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ

ترجمہ کیا میں تجھ کو وہ بات نہ بتادوں جس پر اس دین کا دارومدار ہے جس کے ذریعہ سے تو دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرلے گا۔ خدا و رسول جل جلالہ ﷺ کا

ذکر کرنے والوں کی مجلسوں میں حاضر ہونا لازم کر لے اور جب تنہائی میں ہو تو تجھ سے جس قدر ہو سکے اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں متحرک رکھ (اور اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر خدا ہی کا ذکر ہے بلکہ دین اسلام و شریعت اسلامیہ کی ہر ایک بات کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ہر ایک پیارے کا ذکر اللہ تعالیٰ ہی کا ذکر ہے) اور اللہ کے واسطے محبت رکھ اور اللہ کے واسطے عداوت رکھ۔ اے ابورزین کیا تجھے خبر ہے کہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کیلئے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ وہ سب فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب بیشک اس مسلمان نے تیری محبت میں رشتہ جوڑا تو بھی اپنے کرم و فضل کو اس سے متعلق فرمادے۔ تو اے ابورزین! اگر تو اپنے بدن کو اس کام میں لا سکے تو یہ کام کر۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ (شعب الایمان رقم الحدیث ۹۰۲۴)

(کنز العمال رقم الحدیث ۴۳۳۲۲، مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ و من اللہ ص ۴۲۷)

فائدہ۔

اہل ایمان دیکھیں کہ مسلمان کے ساتھ دوستی و اتحاد رکھنے والے اور بدمذہب سے بیزار رہنے والے پر کتنی کتنی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔

افضل ترین ایمان

(۴۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ افضل ترین ایمان کیا ہے۔

قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ

ترجمہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے واسطے محبت رکھے اور اللہ کے واسطے عداوت رکھے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھے۔ "قَالَ وَمَعَاذٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد پھر میں کیا

کروں' قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ
حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اور یہ کہ لوگوں کیلئے تو وہ پسند کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے اور ان کیلئے وہ پسند نہ کرے جو تو خود اپنی ذات کیلئے ناپسند کرتا ہے۔
رواہ الامام احمد۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۵ حدیث ۲۱۶۲۷، ۲۱۶۲۵ کنز العمال ۱۳۸۶)

فائدہ۔

اس حدیث شریف کے اسی پچھلے جملۂ مبارکہ کی شرح میں
حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد مبارک ہے کہ فرمایا

اَلْعَدْلُ خَلْعُ الْاَنْدَادِ وَالْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ اِنْ كَانَ مُؤْمِنًا تُحِبُّ اَنْ يَزْدَادَ اِيْمَانًا وَاِنْ كَانَ كَافِرًا تُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ اَخَاكَ فِي الْاِسْلَامِ

ترجمہ آیہ کریمہ "اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ" میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے تو عدل کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ ماننے اور احسان کے معنی یہ ہیں کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور یہ کہ تو لوگوں کیلئے وہی پسند کرے جو تو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اگر دوسرا شخص ایمان والا ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ اس کے ایمان کا درجہ اور بھی زائد بلند ہو جائے اور وہ کافر ہے تو تیری خوشی یہ ہو کہ وہ بھی تیرا اسلامی بھائی بن جائے۔ اس ارشاد کو امام علامہ قدوۃ الامہ علم الائمہ ناصر الشریعہ محی السنہ حضرت علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی صوفی معروف خازن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر خازن مسمّٰی بہ لباب التاویل فی معانی التنزیل جلد چہارم مطبوعہ مطبع تقدم علمیہ مصر صفحہ ۹۰ میں اسی آیت کریمہ کے ماتحت نقل فرمایا۔

جھوٹے اور دھوکہ باز سے دور رہنا

حضور مدنی تاجدار الیٰ یوم القرار ﷺ فرماتے ہیں۔

(۴۶) یَکُوْنُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُ کُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ

ترجمہ آخر زمانہ میں بہت سے دجال بڑے دھوکہ باز اور جھوٹے ہوں گے وہ تم کو حدیثیں گھڑ گھڑ کر سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی تو ان سے دور رہنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا کہیں وہ لوگ تم کو حق سے بہکانہ دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

(مسلم جلد ا مقدمہ باب النھی الروایۃ عن الضعفاء، کنز العمال رقم الحدیث ۲۹۰۲۰)

فائدہ۔

اس حدیث شریف نے یہ بھی بتایا کہ بدمذہبوں مرتدوں سے دور و نفور رہو اور یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں کہ "علم ما فی الغد وما فی الارحام وما فی الاصلاب" وغیرہ تو اسی حدیث میں موجود ہے "فالحمدللہ حمداً کثیراً"

بدمذہبوں کی شناخت

حضور تاجدار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۴۷) یَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ اَوْ حَلَاقِیْمَهُمْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ اَوْ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ (ابن ماجہ جلد ا باب فی ذکر الخوارج، کنز العمال رقم الحدیث ۳۰۹۵۲)

ترجمہ ایک جماعت آخر زمانے میں یا اس امت میں نکلے گی۔(شک راوی ہے)

جو قرآن پاک پڑھے گی اور قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا یعنی قرآن پاک پڑھ پڑھ کر غلط ترجمے کر کر کے میری امت کو گمراہ کریں گے۔ علامت اس جماعت کی یہ ہے کہ سر بہت مونڈائیں گے یعنی چندیا گھٹی ہوئی رکھیں گے (جیسے وہابیہ اور جھوٹے صوفی متصوفہ ملاحدہ ہیں) جب تم انہیں دیکھو تو ان سے یارانہ اور بھائی چارہ نہ کرنا ان سے جنگ کرنا حسب استطاعت خواہ سنانی یا لسانی و جنانی۔ رواہ ابن ماجہ

ف۔ اس حدیث شریف میں بھی علم غیب ما فی الغد وما فی الارحام کا ثبوت ہے۔

آخری زمانہ کے بے دینوں سے پناہ مانگو

(۴۸) سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دِيْدَانُ الْقُرَّاءِ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۸۹۸۵)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب آخر زمانے میں کچھ ملانے ہوں گے جیسے کیڑے جو وہ زمانہ پائے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ان بددینوں سے رواہ ابو نعیم۔

گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی تعلق نہ رکھو

(۴۹) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اخْتَارَلِيْ اَصْحَابًا فَجَعَلَهُمْ اَصْحَابِيْ وَاَصْهَارِيْ وَاَنْصَارِيْ وَسَيَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَنْتَقِصُوْنَهُمْ وَيَسُبُّوْنَهُمْ فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۵۲۵)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک میرے لئے اللہ تعالیٰ نے اصحاب چنے تو انہیں میرے رفیق اور میرے خسرالی اور میرا مددگار بنایا اور عنقریب ان کے بعد کچھ لوگ آئیں گے کہ ان کی شان کو گھٹائیں گے اور انہیں برا کہیں گے تم انہیں پاؤ تو ان سے شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ پانی پینا نہ ان کے ساتھ

نماز پڑھنا اور نہ ان کے جنازے کی نماز۔ رواہ کنز العمال عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

فائدہ۔ شدت و غلظت بر کفار کے ساتھ ساتھ علوم غیبیہ مصطفویہ کے جلوے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔

مرتدین کون؟

حضور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۰) یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ

ترجمہ آخر زمانہ میں ایک قوم جماعت ہوگی جن کو رافضی کہا جائے گا وہ دین اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ مرتد ہیں ان پر مرتدوں کے احکام جاری ہیں۔ اخرجہ الذہبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً۔ (سیر الاعلام النبلاء ج ۷ ص ۶۸۸، مطبوعہ دار الفکر ۱۴۱۷ھ بیروت) (کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۲۸)

حضور رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۱) یُظْهَرُ فِیْ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ

ترجمہ میری امت کہلانے والوں میں آخر زمانے میں ایک گروہ ہوگا جس کا نام رافضی ہوگا وہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے وہ مرتد ہیں۔ اخرجہ الذہبی عن ابراهیم بن حسین بن علی عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم قال قال علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (طبرانی کبیر ج ۱۲ رقم الحدیث ۱۲۹۷)

مرتدوں کی پہچان اور جنگ کا حکم

حضور محبوب محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۵۲) سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَّهُمْ نَبَزٌ یُّقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَکْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِیْهِمْ قَالَ یُقَرِّظُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ فِیْکَ وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ۔ (کنزالعمال رقم الحدیث ۳۱۶۲۸)

ترجمہ عنقریب میرے بعد ایک جماعت رونما ہوگی ان کیلئے ایک بُرا لقب ہوگا۔ ان کو رافضی کہا جائے گا۔ تو اے علی اگر تم ان کو پاناان سے جنگ کرنا۔ اس لئے کہ وہ مرتد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قوم کا نام تو آپ نے بتادیا ہے۔ ان کی پہچان بھی بتادیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کی پہچان یہ ہے کہ تمہاری تعریف ایسی کریں گے جو تم میں نہیں ہے (جیسے نبی سے افضل ہونا یا خلافت راشدہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کا حقدار وخلیفہ برحق نہ ہونا یا خلافت بلافصل کیلئے آپ کا وصی رسول ہونا وغیرہ وغیرہ) اور اگلوں یعنی خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم پر طعن کریں گے۔ اخرجہ الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہ۔

فائدہ۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے بتائے ہوئے علم غیب سے رافضی گروہ کی بھی خبر دی اوران کا نام بھی بتادیا۔ اور پہچان بھی بتادی اور ان سے دورونفور رہنے کا بھی حکم فرمادیا۔ یہ علم ما فی الغد بھی علوم خمسہ میں داخل ہے۔

میرے اصحاب کو بُرا کہنے والوں سے تعلق نہ رکھو

(۵۳) حضور محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ اِخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابِیْ وَاَصْهَارِیْ وَسَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَهُمْ وَیَنْتَقِصُوْنَهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُؤَاکِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْهُمْ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور میرے لئے میرے اصحاب اور خسرالی رشتہ دار پسند فرمائے اور عنقریب ایک جماعت آئے گی جو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہے گی

اوران کے عیوب ڈھونڈے گی تو تم ان کی مجلسوں میں نہ جانا ان کے ساتھ پانی نہ پینا کھانا نہ کھانا ان کے ساتھ شادی بیاہ رشتہ داری نہ کرنا۔

(العقیلی فی الضعفاء رقم الحدیث ۱۵۳ ج اص ۱۲۶ کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۴۶۵)

امت کے بدترین لوگ کون؟

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۵۴) سَیَکُوْنُ اَقْوَامٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَتَعَاطٰی فُقَهَاؤُهُمْ عَضْلَ الْمَسَائِلِ اُولٰٓئِکَ شِرَارُ اُمَّتِیْ

یعنی میری امت میں کچھ ٹولیاں ہوں گی ان کے مولوی سخت دشوار فتنہ انگیز مسائل کا پرچار کریں گے۔ وہ میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔

(رواہ سمویہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ (کنز العمال ۲۹۱۰۱)

منافق کی پہچان

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

(۵۵) اِنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَیَصُوْمُ وَیَحُجُّ وَیَعْتَمِرُ وَیَغْزُوْ وَاِنَّهٗ لَمُنَافِقٌ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَا ذَا دَخَلَ عَلَیْهِ النِّفَاقُ قَالَ یَطْعَنُ عَلٰی اِمَامِهٖ وَاِمَامُهٗ مَنْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ کِتَابِهٖ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ بیشک کوئی آدمی نماز پڑھتا روزہ رکھتا حج وعمرہ اور جہاد کرتا ہے۔ حالانکہ وہ منافق ہے۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ نفاق اس میں کس وجہ سے آیا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ اپنے امام پر طعن کرتا ہے اور امام اس کا وہ ہے۔ جس کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے علماء سے پوچھو اگر نہیں جانتے ہو۔ اخرجہ ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ۔ (تفسیر درمنثور عربی سورۃ النحل زیر آیت نمبر ۴۳)

فائدہ۔ ان دونوں مبارک حدیثوں میں رسول ﷺ نے وہابی غیر مقلد نجدی مولویوں اور نیچری و خاکساری و لیگی و احراری لیڈروں کی خبر دی ہے جو علمائے اہلسنت و حضرات مجتہدین امت رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرتے اور ان سے بے نیاز ہو کر خود اپنی اندھی اوندھی لولی لنگڑی عقلوں سے قرآن پاک کے مطالب و معانی گھڑتے ہیں۔

بدمذہب کا کوئی عمل قبول نہیں

(۵۶) لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَلَاةً وَلَا صَوْمًا وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَّعُمْرَةً وَلَا جِهَادًا وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ

ترجمہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ نفل نہ فرض بدمذہب دین اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ۔ (ابن ماجہ ج ا باب اجتناب البدع والجدل' کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۰۲)

بدمذہب جہنمی ہے

حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

(۵۷) لَوْ اَنَّ صَاحِبَ بِدْعَةٍ مُّكَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهٗ جَهَنَّمَ

ترجمہ اگر کوئی بدمذہب مسئلہ تقدیر کو جھٹلانے والا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر وہ صابر و طالب ثواب خدا رہے جب بھی اللہ تعالیٰ اس کی کسی بات پر نظر کرم نہ فرمائے۔ یہاں تک کہ اس کو جہنم میں ڈالے۔ اخرجہ ابن الجوزی عن انس رضی اللہ عنہ (العلل متناھیہ فی الاحادیث، رقم الحدیث ۱۷)

گستاخ صحابہ کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ

(۵۸) اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَلِیْ اَصْحَابًا وَّجَعَلَ لِیْ مِنْھُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَّاِنَّہٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یَّنْتَقِصُوْنَھُمْ فَلَاتَاْکُلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْھِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَھُمْ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۲۰۲۶

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ عز و جل نے مجھے چن لیا اور میرے لئے اصحاب چنے اور ان میں سے میرے وزیر و مددگار کئے اور یقیناً عنقریب آخر زمانے میں کچھ لوگ آئیں گے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان گھٹائیں گے۔ تم ان کے ساتھ کھانا نہ کھانا پانی نہ پینا اور ان کے ساتھ نہ بیٹھنا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا۔ رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ۔

فائدہ۔ مصطفیٰ پیارے ﷺ کا علم "ما فی الغد" یہاں بھی ظاہر ہے۔

منافق اور بدمذہب کی تعظیم اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے

حضور سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

(۵۹) لَاتَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ یَا سَیِّدُ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّکُنْ سَیِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ

ترجمہ منافق، یا بدمذہب کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عز و جل کو ناراض کیا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

(ابوداود جلددوم باب لایقول المملوک ربی وربتی کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۸)

اور حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادہ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ یَاسَیِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّہٗ" (کنز العمال رقم الحدیث ۸۵۷،۷۹۶۰) یعنی جو شخص کسی منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب کے غضب میں پڑے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

فاجر کی برائیاں بیان کرو

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

(٦٠) اَتَرْعَوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرَهُ النَّاسُ

ترجمہ کیا تم لوگ فاجر کے عیوب اس کی برائیاں اس کی خرابیاں بیان کرنے سے رکتے ہو۔ لوگ اس کو کیونکر پہچانیں گے۔ فاجر کی خرابیاں اس کے عیوب اس کی برائیاں بیان کرو تاکہ لوگ اس سے بچیں اور دور رہیں۔

اخرجه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة والترمذی فی النوادر والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب وابن عدی فی الکامل والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن والخطیب فی التاریخ کلهم عن الجارو وعن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده رضی الله عنه۔

امام حکیم ترمذی نوادر الاصول الاصل السادس و ستون والمائۃ بیروت ص ۲۱۳

(کنز العمال رقم الحدیث ۸۰۶۶۷-۸۰۶۶۸ تاریخ بغداد رقم الحدیث ۳۸۲/۱٬۳۴۹)

فائدہ۔ فاسق و فاجر کے عیوب کو ظاہر کرنے کی تاکید فرمائی جا رہی ہے تو مرتدوں کے عیوب و خرابیاں بیان کرنے کی کتنی تاکید ہوگی۔

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

(٦١) كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ

ترجمہ یوں نہیں خدا کی قسم ضرور ضرور تم امر بالمعروف اچھی باتوں کا حکم کرو گے اور نہی عن المنکر بری باتوں سے منع کرو گے یا ضرور ضرور اللہ تعالیٰ تمہارے دل آپس میں ایک دوسرے پر مار دے گا۔ پھر تم سب پر لعنت اتارے گا جیسے ان بنی اسرائیل پر اپنی

لعنت اتاری۔ رواہ ابوداؤد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ابو دائود جلددوم باب

فائدہ۔ علماء اور مشائخ پیروں کو خصوصاً تنبیہ فرمائی جارہی ہے۔ کاش اس دور کے تمام مدعیان سنیت حق کوئی اختیار فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

مشرکوں سے میل جول نہ رکھو

(۶۲) نھی النّبیّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّصَافَحَ الْمُشْرِکُوْنَ اَوْ یُکَنَّوْا اَوْ یُرَحَّبَ بِھِمْ

ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے کو اور انہیں کنیت کے ساتھ یاد کرنے کو اور آتے وقت ان سے مرحبا، خوش آمدید کہنے کو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔

(ابونعیم فی الحلیۃ الاولیاء رقم الحدیث ۴۴۲۶ جلد ۹ صفحہ ۲۳۶ تحقیق اسحاق بن ابراہیم بیروت)

فائدہ۔ یہ حکم مشرکوں کے ساتھ برتاؤ کا ہے پھر مرتدین جو مشرکوں سے بھی بدر جہا بدتر ہیں ان کے احکام تو بدلہۃً اس سے بھی سخت ہونا ضروری ہیں۔

مشرکوں سے تعلق نہ رکھو

حضور محبوب خدا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۶۳) مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِکَ وَسَکَنَ مَعَہٗ فَاِنَّہٗ مِثْلُہٗ

ترجمہ جس مسلمان نے مشرک کے ساتھ یارانہ دوستانہ بھائی چارا گانٹھایا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اختیار کیا اور مشرک کی صحبت میں رہنا پسند کیا تو یقیناً وہ مسلمان بھی اسی مشرک کی طرح ہے۔ رواہ ابوداؤد عن سمرة رضی اللہ عنہ۔ (ابو داؤد باب فی الاقامته بار فی الشرك كنز العمال رقم الحديث ۱۱۰۲۵)

فائدہ۔ نام نہاد مسلمان گاندھیوں کانگریسیوں احراریوں لیگیوں وغیرہم کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

بدمذہبوں سے شرکت اور مسلمان کو ڈرانا

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۶۴) مَنْ سَوَّدَ مَعَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ رَوَّعَ مُسْلِمًا لِرِضَاءِ سُلْطَانٍ جِيئَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَهٗ۔ (تاریخ بغداد جلد۱۰ صفحہ۹۴ رقم الحدیث ۵۱۶۷)

ترجمہ جس نے کسی بدمذہب گروہ کو اپنی شرکت سے بڑھایا رونق دی تو وہ انہیں میں سے ہے اور جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا۔ بادشاہ وقت کی خوشنودی کیلئے تو قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ لایا جائے گا۔ رواہ الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

اچھے برے ہمنشین کی مثال

حضور سرکار ﷺ فرماتے ہیں۔

(۶۵) اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً

ترجمہ اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک (عطار) کے پاس مشک ہے اور دوسرا (لوہار) دھونکنی پھونکتا ہے۔ وہ مشک والا تجھے مفت دے گا یا تو اس سے خریدے گا اور کچھ نہیں تو خوشبو ضرور ہی آئے گی اور دھونکنی والا یا تیرے کپڑے جلا دیگا یا تجھے اس سے بدبو آئے گی۔ رواہ البخاری ومسلم (کنزالعمال رقم الحدیث ۲۴۸۴۴) بخاری کتاب البیوع باب فی العطار وبیع المسک رقم الحدیث ۵۵۳۴،۲۱۰۱ (مسلم جلد ۲ باب استحباب مجالسۃ الصالحین و مجانبۃ قرناء السوء' مشکوٰۃ باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

حضور رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا:

(۶۶) مَثَلُ جَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيْرِ اِنْ لَّمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهٖ

اپنی تصدیق فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین میں نقل فرمائی وہ حدیث یہ ہے۔

اِنَّ لِلّٰہِ سِتَّ مِائَةِ اَلْفِ عَالَمٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ حَوْلَ الْعَرْشِ یَلْعَنُوْنَ مُبْغِضِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عنہما۔

ترجمہ بیشک عرش کے گرد اللہ تعالیٰ کیلئے چھ لاکھ جہان فرشتوں سے آباد ہیں وہ سب فرشتے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دشمنوں پر لعنت کیا کرتے ہیں۔

(فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین ص ۵۷)

گمراہ کرنے والے لیڈر دجال سے زیادہ خطرناک ہیں

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۷۳) غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنَ الدَّجَّالِ الْاَئِمَّةُ الْمُضِلُّوْنَ

ترجمہ مجھے اپنی امت پر دجال کے سوا اور لوگوں کا زیادہ اندیشہ ہے وہ گمراہ کرنے والے لیڈر اور پیشوا ہوں گے۔ رواہ الامام احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ۔

(مسند احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۰۷۹۰، ۲۰۷۸۹، کنز العمال رقم الحدیث ۲۹۰۳۹، ۲۹۰۰۴)

فائدہ۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانگریسی احراری مسلم لیگی وخاکساری وغیرہم لیڈروں کی خبر دی ہے مسلمانوں کو ان گمراہ گر لیڈروں سے دور رہنا چاہیے۔

جاہل عابد اور تباہ کار علماء سے بچو

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۷۴) رُبَّ عَابِدٍ جَاهِلٌ وَرُبَّ عَالِمٍ فَاجِرٌ فَاحْذَرُوا الْجُهَّالَ مِنَ الْعُبَّادِ وَالْفُجَّارَ مِنَ الْعُلَمَاءِ (الدیلمی مسند الفردوس رقم الحدیث ۳۲۴۹، کنز العمال رقم الحدیث ۲۸۴۳۲)

ترجمہ بعض عابد جاہل ہوتے ہیں اور بعض علماء بدکار تو جاہل عابدوں اور بدکار ملاؤں سے بچو۔ رواہ ابن عدی والدیلمی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دل کے منافق سے خطرہ

حضور سید القاہرین علی اعدائے رب العلمین ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ کُلُّ مُنَافِقٍ عَلِیْمِ اللِّسَانِ

ترجمہ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ اندیشہ ہر اس شخص کا ہے جو دل کا منافق اور زبان کا مولوی لیڈر ریفارمر قائد ہو۔ رواہ الامام احمد وابن عدی عن عمر الفاروق والطبرانی فی الکبیر والبزار عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔

(الامام احمد فی مسند احمد بن الحنبل رقم الحدیث ۳۱۲،۱۴۴)

(کنز العمال رقم الحدیث ۷۵۱۰، ۴۲ ۳۷۰، ۲۹۰۴۴، ۲۸۹۶۶)

فائدہ۔ بدمذہب مولوی لیڈر لیکچرار قائد سے بہت زیادہ دور رہنا چاہیے اور مسلمانوں کو ان سے دور رہ کر ہی کامیابی وفلاح و بہبودی حاصل ہو سکتی ہے۔

بددینوں سے نفرت نہ کرنے پر نیکوں پر اللہ کا غضب

کتاب مستطاب تبیین المحارم میں ہے۔

(۷۶) اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی یُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ اِنِّیْ مُهْلِكٌ مِنْ قَرْيَتِكَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا مِنْ خِيَارِهِمْ وَسَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنْ شِرَارِهِمْ فَقَالَ يَارَبِّ هٰؤُلَاءِ الْاَشْرَارُ فَمَا بَالُ الْاَخْيَارِ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَغْضَبُوْا لِغَضَبِيْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کو کہ میں تیری بستی سے چالیس ۴۰ ہزار اچھے نیک لوگ اور ستر ہزار برے آدمی ہلاک کروں گا۔ حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کی الٰہی! برے تو برے ہیں۔ مگر یہ اچھے کیوں ہلاک کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا ان نیکوں نے ان پر اپنی ناراضی ظاہر نہ کی بلکہ ان کے ساتھ کھانا پینا رکھا یارانہ گانٹھا۔ ھکذا رواہ ابن ابی الدنیا

والبوالشیخ عن ابراھیم بن عمر والصنعانی رضی اللہ عنہ۔ (المغنی ج ۲ص ۳۰٦)

فائدہ۔ دیکھو بدمذہبوں کے ساتھ نفرت و بیزاری نہ رکھنے اور ان سے یارانہ دوستانہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوا اور صلح کلیت و پالیسی بازی کیسی بد بلا ہے۔

بدمذہبوں کے ساتھ صلحاء بھی عذاب میں گرفتار

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۷۷) عُذِّبَ اَهْلُ الْقَرْيَةِ فِيهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَلْفًا عَمَلُهُمْ عَمَلَ الْاَنْبِيَاءِ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ قَالَ لَمْ يَكُوْنُوا يَغْضَبُوْنَ لِلّٰهِ وَلَا يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (اتحاف السادۃ المتقین جلد ۷ ص ۱۱)

ترجمہ ایک بستی پر عذاب اترا اس بستی میں اٹھارہ ہزار لوگ تھے جن کے عمل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اٹھارہ ہزار نیکوں پر کیوں عذاب ہوا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ وہ لوگ اللہ کیلئے بدمذہبوں پر غضب اور ناراضگی نہ کرتے تھے اور نہ اچھی بات کا حکم کرتے تھے نہ بری بات سے روکتے تھے۔ تبیین المحارم۔

فائدہ۔ عزیز مسلمانو! دیکھو بدمذہبوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور حق بات نہ بتانے اور صلح کلیت برتنے پر اللہ تعالیٰ کتنا غضب فرماتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

برائی کو ختم کرنے کی کوشش کرو

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

(۷۸) مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ

ترجمہ جو کوئی تم میں سے کسی منکر (برے کام) کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے

مٹائے اگر ہاتھ سے مٹانے کی قوت رکھتا ہو اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت نہیں ہے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو دل میں ضرور اس کو برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے۔ رواہ مسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔

(مسلم ج۱ کتاب الایمان باب کون النھی عن المنکر' کنزالعمال رقم الحدیث ۵۵۲۱ ترمذی ۲۱۷۲' ابوداؤد ۴۳۴۰-۱۱۴۰ النسائی ۵۰۲۳۴ ابن ماجہ ۱۲۲۵-۴۰۱۳)

فائدہ۔ تغیر وانکار قلبی میں وہاں سے چلا جانا ضروری ہے اگر وہاں سے چلے آنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی وہیں بیٹھا رہے گا تو گنہگار ہوگا اور ایمان کے سب سے زیادہ کمزور درجے سے بھی بحکم حدیث محروم رہے گا۔

مدخل ابن الحاج جلد اوّل میں ہے۔

"وَاِنْ لَمْ یَقْدِرْ عَلَی الْاِنْکَارِ اِلَّا بِقَلْبِہٖ قَامَ وَتَرَکَ وَلَا یَکُوْنُ مُنْکِرًا بِقَلْبِہٖ اِنْ قَعَدَ وَیَاْثِمُ"

یعنی اگر سوا دل کے ہاتھ اور زبان سے تغیر پر قادر نہ ہو تو کھڑا ہو جائے اور وہاں سے چلا جائے اور اگر بیٹھا رہے گا تو انکار قلبی کرنے والا بھی نہیں ہوگا اور گنہگار ہوگا۔

حدیث پاک اور اس شرح سے علماء ومشائخ کو پختگی وتصلب وحق گوئی وحق پسندی کا سبق حاصل کرنا چاہیے۔

بد مذہبوں کا طاقت کے موافق رد کرو

صواعق محرقہ میں امام ابن حجر ھیتمی نے ایک حدیث نقل فرمائی کہ آقائے نامدار محبوب پروردگار الی یوم القرار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۷۹) اِذَا ظَھَرَتِ الْفِتَنُ اَوْ قَالَ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَلْیُظْھِرِ الْعَالِمُ عِلْمَہٗ فَمَنْ لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا (صواعق محرقہ عربی صفحہ ۱۱)

ترجمہ جب فتنے ظاہر ہوں یا بدمذہبیاں پھیلیں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم کو ضروری ہے کہ اپنے علم کو ظاہر کرے یعنی بدمذہبوں کا حسب استطاعت کھلم کھلا رد کرے اور جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور تمام آدمیوں کی سب کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

فرمان سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

حضور پرنور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ "غنیۃ الطالبین" شریف میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۰) مَنْ نَظَرَ اِلٰی صَاحِبِ بِدْعَةٍ بُغْضًا لَهٗ فِی اللّٰهِ مَلَأَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَاِیْمَانًا وَمَنْ اِنْتَهَرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ رفعهُ اللّٰهُ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ وَمَنْ لَقِيَهٗ بِالْبُشْرٰی اَوْ بِمَا يَسُرُّهٗ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

(غنیۃ الطالبین باب اجتناب اهل البدعة مطبوعه بیروت)

ترجمہ جس نے کسی بدمذہب کو اللہ کیلئے نفرت سے دیکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ اور جس نے بدمذہب کو اللہ کیلئے بیزاری سے جھڑک دیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند کریگا اور جو بدمذہب سے خوشی و مسرت سے ملے تو یقیناً اس نے ہلکا جانا اس کو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ایک شخص کے سلام کا جواب نہ دیا

(۸۱) مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ السَّلَامَ (ترمذی ج ۲ باب ما جاء فی کراهیة لبس المعصفر للرجال)

ترجمہ ایک شخص دو کپڑے سرخ رنگ کے اوڑھے ہوئے حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

فائدہ۔ جب سرخ رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے والے مسلمان کے سلام کا جواب حضور رحمت مجسم ﷺ نے نہیں دیا تو بد مذہب کے سلام کا کیسا شدید حکم ہوگا پھر بد مذہب و مرتد سے یارانہ کرنے کا کیسا اشد حکم ہوگا۔

اس کی آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے

(۸۲) مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخَلُوْقٍ فَنَظَرَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَاَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْرَضْتَ عَنِّيْ قَالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ جَمْرَةٌ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم میں جلوہ فرما ہوئے۔ ان لوگوں میں ایک شخص زعفران ملی ہوئی خوشبو لگاتا تھا تو حضور ﷺ نے ان لوگوں کی طرف نظر کرم فرمائی اور سلام فرمایا اور اس خوشبو لگانے والے سے روگردانی فرمائی۔ اس نے عرض کی سرکار نے مجھ سے اعراض فرمایا تو حضور ﷺ نے اسے جھڑکا اور فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چنگاری ہے۔ رواہ البخاری عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(بخاری کتاب الادب المفرد رقم الحدیث ۱۰۵۲)

ریشمی کپڑا پہننے پر سلام کا جواب نہ دینا

(۸۳) اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ وَفِيْ يَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ حَرِيْرٍ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُوْنًا فَشَكٰى اِلٰى اِمْرَاَتِهٖ فَقَالَتْ لَعَلَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّتَكَ وَخَاتَمَكَ فَاَلْقِهِمَا ثُمَّ عُدْ فَفَعَلَ فَرَدَّ السَّلَامَ (بخاری کتاب الادب المفرد رقم الحدیث ۱۰۵۴

ترجمہ ایک شخص بحرین سے خدمت اقدس میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ پر سلام عرض کیا۔ حضور ﷺ نے جواب نہ دیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور ریشمی جبہ پہنے تھا۔ وہ غمگین واپس ہو گئے اپنی بیوی سے حال بیان کیا۔ زوجہ نے کہا شاید رسول اللہ ﷺ کو تمہارا جبہ اور انگوٹھی ناپسند ہوئی۔ انہیں اتار کر پھر حاضر ہوئے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اب حضور اقدس ﷺ نے جواب کا سلام عطا فرمایا۔

رواہ البخاری فی کتابہ المذکور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ۔

فائدہ۔ جب زعفران کی بنی ہوئی خوشبو لگانے والے سونے کی انگوٹھی اور خالص ریشم پہننے والوں کو رحمۃ للعلمین ﷺ نے سلام کا جواب عطا نہ فرمایا تو بد مذہب و بد دین سے کس درجہ اعراض و دوری رکھنا ضروری ہوگا۔

بندر اور سور بن کر قبروں سے نکلیں گے

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں۔

(۸۴) وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فِیْ صُوْرَۃِ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ بِمُدَاھَنَتِھِمْ فِی الْمَعَاصِیْ وَکَفِّھِمْ عَنِ النَّھْیِ وَھُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ

ترجمہ خدا کی قسم ضرور کچھ لوگ میری امت کے اپنی قبروں سے بندروں اور سوئروں کی صورت میں نکلیں گے گناہوں میں پالیسی بازی کرنے مداہنت برتنے اور نہی عن المعاصی سے چپ رہنے کے سبب باوجودیکہ وہ حق بات کہنے اور بڑی بات سے منع کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ منتخب کنز العمال جلد اول ص۱۴۶ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۰۲)

فائدہ۔ علماء اور مشائخ، پیروں اور مرشدوں کو خاص طور پر تنبیہ فرمائی جا رہی ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء و مشائخ تو باوجودیکہ خود شریعت کی نافرمانی نہیں کرتے تھے بلکہ شریعت کی نافرمانی کرنے والوں کے ساتھ مخالطت و مجالست و مواکلت و مشاربت

ہی کرنے کے سبب بندر اور سوئر بنا دیئے گئے۔ اس امت کو سبز گنبد کے مکین عرش اعظم کے مسند نشین ﷺ کے طفیل دنیا میں مسخ صورت کے عذاب عام سے محفوظ رکھا گیا ہے۔ لیکن اس امت کے پیرومرشد اور عالم و مولوی کہلانے والے اگر اللہ ورسول جل جلالہ و ﷺ کے مخالفوں پر شرعی طرد سے خاموشی برتیں گے تو قیامت کے دن اپنی اپنی قبروں سے بندر اور سوئر بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ اسی مضمون کو حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

اندریں امت نشد مسخ بدن
لیک مسخ دل بود اے بوالفتن

یعنی اس امت میں جسموں کا مسخ تو حضور اکرم رحمت مجسم ﷺ کے طفیل عام طور پر نہ ہوگا۔ لیکن احقاق حق و ابطال باطل سے خاموش رہنے والوں کے دلوں کو بندروں اور سوئروں کے قلوب کے مثل بنا دیا جائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بنی اسرائیل کی پہلی خرابی

حضور اکرم محبوب محترم ﷺ نے فرمایا:

(۸۵) اِنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ کَانَ الرَّجُلُ یَلْقَی الرَّجُلَ فَیَقُوْلُ یَا هٰذَا اِتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهٗ لَا یَحِلُّ لَكَ ثُمَّ یَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَمْ یَمْنَعُهٗ ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ اَكِیْلَهٗ وَشَرِیْبَهٗ وَقَعِیْدَهٗ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ

ترجمہ بیشک اول بنی اسرائیل میں جو خرابی آئی وہ ایسے آئی کہ عالم دوسرے شخص سے ملتا تو کہتا کہ اے شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو بری باتیں تو کر رہا ہے ان کو چھوڑ دے۔ یہ تیرے لئے جائز نہیں ہے پھر دوسرے روز اس سے ملتا تو اس بدکار کو منع نہ کیا اس کے ساتھ کھانا پینا بیٹھنا اٹھنا اختیار کیا اور احقاق حق و ابطال باطل کو چھوڑ دیا۔ پھر

جب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب ایک دوسرے پر مار دیئے گئے۔ منتخب کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۴۶ عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۵۵۲۴)

فائدہ۔ یہاں بھی علماء و مشائخ اور مولویوں پیروں کو تعلیم و تنبیہ فرمائی جارہی ہے کہ اگر تم بد مذہبی و کفر و ارتداد پر باوجود استطاعت رد کرنا چھوڑ دو گے تو تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔

یوم قیامت اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت ہوگی

(۸۶) ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا شَيْئًا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا

ترجمہ: قیامت کب آئے گی حضور ﷺ نے فرمایا تیری خرابی ہو تو نے کیا تیاری کی ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ قیامت کیلئے تو کوئی چیز تیار نہیں کی مگر ہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی چیز پر اتنا خوش و مسرور نہیں دیکھا جتنا اس ارشاد اقدس کو سن کر خوش ہوئے۔ رواہ البخاری ومسلم (بخاری کتاب الاحکام رقم الحدیث ۷۱۵۳ مسلم القضاء والفتیا فی الطریق، کتاب الادب رقم الحدیث ۶۱۷)

نور کے منبروں پر جلوہ افروز

حضور سرور انبیاء ﷺ نے فرمایا:

(٨٧) قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَبَتْ مُحَبَّتِی لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ۔ رواہ مالک عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہے ان لوگوں کیلئے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں اور میرے لئے اللہ والوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور میرے لئے ملاقات کرتے ہیں اور میرے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔

(المؤطا امام مالک باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ۔ کنز العمال رقم الحدیث ٢٤٦٦٥،٢٤٦٦٤)

وفی روایة الترمذی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی جَلَالِی لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ (ترمذی کتاب الزھد باب الحب فی اللہ)

ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لئے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ان کیلئے نور کے منبر ہوں گے کہ ان پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء غبطہ فرمائیں گے۔ یعنی اگرچہ ان سے شہداء کرام فضل کلی میں بڑھے ہوئے ہوں گے اور حضرات انبیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک غیر نبی پر فضل کلی میں بیشمار درجے برتر وبالا ہیں لیکن بروز قیامت شہداء وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے دلوں میں تمنا فرمائیں گے کہ کاش ان متحابین فی اللہ کی یہ جزئی فضیلت بھی ہمیں عطا ہوتی۔

فائدہ۔ یہ انعامات حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کی جزا میں ہیں۔

اللہ کا دوست

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(٨٨) اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ

ترجمہ ایک مسلمان اپنے بھائی سے ملنے گیا جو کہ دوسرے گاؤں میں رہتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس کے راستے پر مقرر فرمایا۔ اس فرشتے نے اس سے کہا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ اس نے کہا میرا بھائی اس آبادی میں رہتا ہے اس سے ملنے آیا ہوں۔ اس فرشتے نے کہا کیا تیرا اس پر کوئی احسان ہے جس کو تو زائد کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا نہیں مگر یہ کہ بیشک اس کو دوست رکھتا ہوں اللہ کیلئے۔ فرشتے نے کہا میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تیری طرف یہ بشارت لایا ہوں کہ بیشک اللہ تجھ کو دوست رکھتا ہے۔ جیسے تو اپنے بھائی کو اللہ کیلئے دوست رکھتا ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(مسلم ج۲ باب فی فضل الحب فی اللہ، کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۶۶۳،۲۴/۹)

سایۂ رحمت میں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۸۹) اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ (مسلم ج۲ باب فی فضل الحب فی اللہ، کنز العمال ۲۴۶۵۰/۹)

(منو طا امام مالک کتاب الشعر باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ)

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں میری وجہ سے محبت و دوستی رکھنے والے آج کے دن میں ان کو سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔ جس دن میرے سایۂ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اللہ کیلئے دوستی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۰) مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ جس بندے نے کسی بندے سے اللہ کیلئے محبت و دوستی کی تو در حقیقت اللہ

تعالیٰ کی تعظیم وتکریم کی۔رواہ الامام احمد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔

فائدہ۔دیکھو حب فی اللہ و بغض فی اللہ کے صلے میں اللہ تعالیٰ کیا کیا انعامات فرماتا ہے۔(احمد بن حنبل رقم الحدیث ۲۱۷۲۶)(کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۶۴۷)

یاقوت اور زبرجد کے بالاخانے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں حضور اکرم ﷺ کی ہمرکابی میں تھا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

(۹۱) اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ تَضِیْئُ كَمَا یُضِیْئُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ یَسْكُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰهِ

ترجمہ بیشک جنت میں چند ستون ہیں یاقوت کے ان پر زبرجد کے بالاخانے بنے ہوئے ہیں۔ان میں دروازے ہیں کھلے ہوئے اور روشن ہیں۔جیسے روشن ستارے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ان بالاخانوں میں کون رہیں گے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ کیلئے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کیلئے لوگوں کے پاس بیٹھتے اٹھتے ہیں اور اللہ کیلئے میل جول ملاقات کرتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(شعب الایمان رقم الحدیث ۹۰۰۲ کنز العمال رقم الحدیث ۲۵۵۵۲،۲۵۵۵۱،۲۴۶۴۶)

بدمذہب جہنم کے کتے ہیں

حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۹۲) اَصْحَابُ الْبِدَعِ كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ یعنی بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔رواہ الامام ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ الحدیثی عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت یوں ہے۔

عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَھْلُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ

(کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۲۵، ۱۱۲۱، ۱۰۹۰)

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد مذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

بد مذہب جانوروں سے بھی بدتر ہیں

(۹۳) حضور سید عالم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اَھْلُ الْبِدَعِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ" یعنی بد مذہب لوگ سب آدمیوں اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

رواہ الامام ابونعیم فی الحلیۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

قال العلامۃ المناوی فی التیسیر الخلق الناس والخلیقۃ البھائم۔(ابونعیم فی الحلیہ ج ۸ ص ۲۹۱ مسند الفردوس رقم الحدیث ۱۶۵۵ کنز العمال رقم الحدیث ۱۱۲۲، ۱۰۹۱)

انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء کا رشک کرنا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۹۴) اِنَّ مِنْ عِبَادِاللّٰہِ لَاُنَاسًا مَاھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَاشُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَآءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ضرور کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن قیامت کے دن اللہ کی طرف سے جو مرتبت و منزلت ان کو ملے گی اس کے سبب حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور شہدائے عظام رضی اللہ عنہم (جو ان لوگوں پر فضل کلی میں بدرجہا بلند و بالا ہیں وہ) بھی ان (کے اس فضل جزئی) پر غبطہ فرمائیں گے (کہ کاش یہ فضل جزئی بھی ہم کو ملتا) "قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو خبر دیں کہ وہ کون لوگ ہیں۔

قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَهَا فَوَ اللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَایَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَءَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ

ترجمہ حضور رسول اعظم ﷺ نے فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے آپس کے رشتوں کی بناء پر نہ ان باتوں کے سبب سے جن کا آپس میں لین دین کرتے ہوں بلکہ صرف کتاب اللہ اور محبت الٰہی کی بناء پر آپس میں ایک دوسرے سے دوستی ومحبت رکھی تو خدا کی قسم بیشک ضرور ان کے چہرے نور ہوں گے اور بیشک ضرور وہ لوگ نور پر ہوں گے وہ لوگ نہ ڈریں گے جب لوگ ڈرتے ہوں گے اور نہ ان کو کچھ رنج وغم ہوگا۔ جب لوگ رنج وغم میں مبتلا ہوں گے اور حضور ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ''اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ'' یعنی سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔

رواہ ابوداؤد عن عمر الفاروق رضی اللہ عنہ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۵۵۴۶، ۲۴۶۹۶، ابوداؤد کتاب الاجارہ باب الرهن رقم الحدیث ۳۵۲۷، مشکوٰۃ باب الحب فی الله ومن الله فصل الثانی ص۴۲۶، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب البر والاحسان جا ص۳۹۰ رقم الحدیث ۵۷۲ باب الصحبة والمجالس، الترغیب والترهیب کتاب الادب باب فی الحب فی الله رقم الحدیث ۲۲ ج۴ ص۱۳)

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(۹۵) لِلْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ یُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ، وَیُجِیْبُهُ، اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهُ، اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهُ، اِذَا مَرِضَ وَیَتْبَعُ جَنَازَتَهُ، اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهُ، مَا

يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (کنز العمال رقم الحدیث ۲۴۷۶۸، سنن داری باب فی حق المسلم علی المسلم ج ۲)

ترجمہ مسلمان ہی کیلئے مسلمان ہی پر چھ حق ہیں معروف کے ساتھ (یعنی ان کو شریعت مطہرہ کی پہنچائی ہوئی حدوں کے اندر رہتے ہوئے ادا کیا جائے) اس کو سلام کرے۔ جب اس سے ملے اور اس کو جواب دے (یعنی اس کے بلاوے کو قبول کرے) جب وہ اس کو بلائے اور اس کو یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے اور اس کی عیادت کرے۔ جب وہ بیمار ہو اور اس کے جنازے کے ساتھ چلے۔ جب وہ مرجائے اور اس کیلئے وہ بات پسند کرے جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ملک شام اور یمن کیلئے برکت کی دعا اور نجد کیلئے؟

حضور رحمۃ للعلمین ﷺ نے اپنے رب کریم عزوجل کی بارگاہ میں دعا عرض کی۔

(۹۶) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا

ترجمہ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ ہمارے لئے یمن میں برکت فرما۔

وَقَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا

نجد والوں نے عرض کی اور ہمارے لئے نجد میں برکت کی دعا بھی فرمائیں۔ حضور انور ﷺ نے دعا کی اے اللہ ہمارے شام میں برکت فرما۔ اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت دے۔

قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَاَظُنُّهٗ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَمِنْهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

نجد کے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اور ہمارے نجد میں برکت ہونے

کی دعا فرمائیں تو میں گمان کرتا ہوں کہ حضور اکرم ﷺ نے تیسری بار میں فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں سے شیطان کا سینگ (سنگتی) نکلے گا۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (بخاری ج کتاب الاستسقاء کتاب الفتن رقم الحدیث ۷۰۹۴، کنزالعمال رقم الحدیث ۳۵۱۱۲)

سونے کی انگوٹھی پھینک دی

(۹۷) اِنَّ رَجُلاً اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وعلی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وعلی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَلَمَّا رَاٰی الرَّجُلُ کَرَاھَتَہٗ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وعلی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَھَبَ وَاَلْقَی الْخَاتَمَ وَاَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حدیدٍ فَلَبِسَہٗ، وَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وعلی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ ھٰذَا اَشَرُّ ھٰذَا حِلْیَۃُ اَھْلِ النَّارِ فَرَجَعَ وَطَرَحَہٗ، فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَسَکَتَ عَنْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وعلی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ ایک شخص خدمت اقدس حضور سید عالم ﷺ میں حاضر ہوئے۔ سونے کی انگوٹھی پہنے تھے۔ سید عالم ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کو ناگوار ہوا چلے گئے اور وہ انگوٹھی اتار کر لوہے کی بنوائی اسے پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا یہ اس سے بھی بدتر ہے۔ یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔ وہ واپس چلے گئے اسے پھینکا اور چاندی کی انگشتری پہنی۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا۔ رواہ البخاری فی کتابہ المسمٰی بالادب المفرد عن عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری کتاب الادب المفرد رقم الحدیث ۱۰۵۳)

فائدہ۔ سب جانوروں میں کتے اور سؤر بھی ہیں۔ حدیث میں بدمذہبوں

گمراہوں کو جہنمیوں کے کتے اور سب جانوروں سے بھی بدتر فرمایا۔ یعنی جب کتے سوئر کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا کسی مسلمان کو گوارا نہیں ہوسکتا تو بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا اسے کیوں کر پسند ہوسکتا ہے۔ وہ تو کتوں سؤروں سے بھی بدتر ہیں۔

حدیث ۹۵ میں حضور اقدس ﷺ نے حب فی اللہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی کیلئے جو شخص اللہ جل جلالہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھنے والوں کے ساتھ محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن اولیاء اللہ میں شمار ہوگا۔ اس بڑی گھبراہٹ والے روز اس کو نہ کچھ ڈر ہوگا نہ کسی قسم کا رنج ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ایسی جائے آسائش پر متمکن فرمائے گا کہ حضرات شہداء رضی اللہ عنہم بلکہ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام جو ان سے بلکہ اللہ عزوجل کی ساری مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں وہ بھی ان کی اس راحت و آسائش پر غبطہ فرمائیں گے۔ (اگرچہ انبیائے کرام علیہم السلام کا مشاہدہ جلال الٰہی کے سبب اس روز نفسی نفسی فرمانا حضرات اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی اس راحت و آشائش سے بدرجہا افضل و اعلیٰ ہوگا)

حدیث ۹۶ میں صاف ارشاد فرمادیا گیا کہ ملاقات پر سلام کرنا بلانے پر بلاوے کو قبول کرنا چھینکنے پر یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا بیمار ہونے پر عیادت کرنا مر جائے تو جنازے کے ساتھ جانا اور اس کیلئے وہی پسند کرنا جو خود اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ یہ حقوقِ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ہیں، کسی مسلمان پر کسی بدمذہب بددین لامذہب بیدین کے یہ حقوق ہرگز نہیں۔ اس حصر پر صلۂ للمسلم کی تقدیم دلیل واضح ہے۔ وللہ الحمد پھر بالمعروف کی قید نے اور روشن فرمادیا کہ مسلمانوں کے بھی یہ حقوق جو دوسرا مسلمان ادا کرے تو وہ بھی شریعت مطہرہ کی پہچانی ہوئی حدوں سے تجاوز نہ کرے وہ مسلم کی حق گزاری نہ ہوگی بلکہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حق تلفی ہوگی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

حدیث ۹۷ نے روشن فرمادیا کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ جو کھلے ہوئے کفار و مشرکین کیلئے بھی جن کی قسمت میں ایمان کا مقدر ہونا ملاحظہ فرما رہے تھے دعائے ہدایت فرماتے ہیں کہ نجد سے فتنے اٹھیں گے نجد میں سے زلزلے آئیں گے وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔ اس حدیث شریف میں صاحب الخلق العظیم ﷺ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی علیہ ماعلیہ کو قرن الشیطان کا لقب دیا وللہ الحجۃ البالغۃ۔

حدیث ۹۸ نے غلامان سرکار رسالت ﷺ کو تعلیم دی کہ جو شخص سونے کی انگوٹھی ہی پہنے یعنی اگرچہ مسلمان صاحب ایمان ہی ہو لیکن کسی حرام یا مکروہ تحریمی ہی کا اعلانیہ مرتکب ہو تو زجراً و توبیخاً اس کی ہدایت و نصیحت کیلئے اس سے بھی منہ پھیر لینا صاحب الخلق العظیم مصطفیٰ پیارے ﷺ کی سنت سنیہ ہے پھر وہ مسلمان کہلانے والے جو بد مذہبی و بے دینی میں مبتلا اور خدا و رسول جل جلالہ و ﷺ کی تکذیب و تنقیص کے مرتکب ہوں ان سے اعراض کرنا ان کی طرف سے منہ پھیر لینا ان پر رد وطرد کرنا کیسا زبر دست مؤکد حکم شرعی ہوگا۔ وللہ الحجۃ السامیہ۔

مسلمان کیلئے عظیم بشارت

حضور سید عالم ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:

(۹۸) لَایُحِبُّ رَجُلٌ قَوْماً اِلَّا جَعَلَہُ اللّٰہُ مِنْھُمْ

ترجمہ جو شخص کسی قوم سے محبت رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے ساتھ کر دے گا۔

رواہ النسائی وغیرہ فی احادیث عدیدۃ عن المولیٰ علی وغیرہ من الصحابۃ الکرام رضی اللہ عنھم۔ (الحاکم للمستدرک کتاب الیمان ج۱ص۱۹)

فائدہ۔ اس مبارک حدیث اور حدیث ۷۱ و حدیث ۸۷ میں اس طرح عظیم بشارت ہے کہ جو مسلمان اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے محبوبین عظام و محبین کرام کے ساتھ سچی محبت رکھے گا وہ خود بھی اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کا محب و محبوب ہو

جائے گا۔ اسی طرح ان حدیثوں میں تحذیر بھی ہے کہ جو شخص اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں، مخالفوں کے ساتھ قلبی محبت رکھے گا۔ وہ خود بھی اللہ و رسول جل جلالہ ﷺ کے دشمنوں مخالفوں میں شمار کیا جائے گا۔ وللہ الحجۃ القاھرۃ۔ اور یہی مضمون ان تین لفظوں والی مختصر سی حدیث متواتر میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی جس سے محبت رکھے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔

امت کے مجوس

حضور سیدنا و مالکنا و ملکنا و ملیکنا ﷺ نے فرمایا:

(۹۹) اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ

ترجمہ قدری (تقدیر کے انکاری) لوگ اس امت مرحومہ کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار پڑیں تو عیادت نہ کرو اور مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔ رواہ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابوداؤد ج۲ باب فی القدر، کنز العمال رقم الحدیث ۵۶۲، مجمع الزوائد ۷/۲۰۵، مستدرک للحاکم ۱/۸۵)

ف۔ دیکھئے بدمذہبوں بددینوں سے ملنے جلنے کی کتنی شدید ممانعت فرمائی کہ مرض اور موت کی حالت میں بھی ان کے ساتھ شامل نہ ہونا چاہیے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ۔

حق بات کو چھپانا شریعت کا انکار ہے

حضور مالک کونین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱۰۰) اِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ عِلْمٌ فَكَتَمَهٗ فَهُوَ كَجَاحِدِ مَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ترجمہ جب فتنے ظاہر ہوں تو جو علم (منصب تبلیغ وارشاد) رکھتا ہو اور وہ اسے

چھپائے وہ اس کی مثل ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کی ہوئی کتاب وشریعت کا انکا انکار کرے۔ ذکرہ القرطبی ثم العلامة احمد المکی فی تصدیقه لفتاوی الحرمین برجف ندوة المین۔(فتاوالحرمین برجف ندوۃالمین ص۵۷)

فائدہ۔ اس آخری حدیث مبارک نے صاف صاف فرمادیا کہ جو پیر اور مرشد یا عالم ومولوی کہلانے والا فتنوں کے وقت میں اظہار حق کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حق ظاہر کرنے سے خاموشی اختیار کرے تو وہ اسی سزا کا مستحق ہے۔ جو دوزخ میں کفار کیلئے ہوگی اگرچہ یہ عقیدہ ضروریات مذہب اہلسنت میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کسی غیر کافر کو خواہ وہ کیسے ہی شدید وخبیث وکثیر گناہوں میں مبتلا ہو۔ خالداً مخلداً ہرگز جہنم میں نہ رکھے گا۔ اس حدیث شریف سے وہ علماومشائخ یا پیر سبق لیں جو کہا کرتے ہیں کہ بیشک سیرت کمیٹی ومسلم لیگ وکانگریس واحرار کمیٹی وخاکسار پارٹی میں شریک ہونا ممبر بننا شرعاً حرام تو ضرور ہے لیکن ہم اس مسئلہ شرعیہ کو ظاہر کیونکر کریں بڑے فتنوں کا دور ہے۔ حدیث شریف نے بتادیا کہ فتنوں ہی کے وقت میں احقاق حق وابطال باطل شرعاً بہت آکدواہم ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

زید نے تو دعوئی کیا تھا کہ کسی حدیث میں شدت بر کفار واجتناب از بدمذہباں کی تعلیم نہیں ہے بحمدہ تعالیٰ وبعون رسولہ ﷺ یہ ایک سو احادیث صحیحہ رجیحہ موجود ہیں اور اصطلاح محدثین پر یہ ایک سو دس حدیثیں ہیں جن میں بدمذہبوں بددینوں پر شدت وغلظت کی اور ان سے دور ونفور رہنے کی تعلیم ہے اور ان کے ساتھ مجالست ومخالطت اور سکوت عن الحق پر وعیدیں ہیں اور ایمان داروں کے ساتھ مودت دوستی والفت کا سبق دیا گیا ہے۔ ان ہی ارشادات کی بناء پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین واولیائے کاملین وعلمائے عارفین رحمہم اللہ نے کفار و مشرکین ومرتدین وغیرہم کے ساتھ شدت وغلظت کا برتاؤ کیا۔ اس کا عشر عشیر عرض کردوں۔

صحابہ کرام اور آئمہ دین رضی اللہ عنہم کے اقوال

مرتدین زکوٰۃ سے جنگ

امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۱) لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبِ وَقَالُوْا لَانُؤَدِّیْ زَکوٰۃً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالاً لَجَاھَدْتُّھُمْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِھِمْ فَقَالَ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّہٗ قَدْ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیُنْقَصُ وَاَنَا حَیٌّ

ترجمہ جب رسول اللہ ﷺ اس ظاہر دنیا سے تشریف لے گئے کچھ عرب مرتد ہو گئے انہوں نے کہا ہم زکوٰۃ نہیں ادا کریں گے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مد زکوۃ میں ایک رسی بھی باقی رہ جائے گی تو اس کیلئے بھی ان پر جہاد کروں گا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ برحق ان لوگوں کے ساتھ نرمی و مہربانی کیجئے تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو فرمایا کیا زمانہ جاہلیت میں تم بہت سخت اور بہادر تھے اور اسلام لا کر بزدل پلپلے ہو گئے ہو۔ تحقیق وحی ربانی ختم ہو چکی اور دین اسلام مکمل ہو گیا۔ کیا میرے زندہ رہتے ہوئے اس میں کچھ کم کیا جا سکتا ہے۔ رواہ رزین عن عمر الفاروق رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(۲) لَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ بَعْدَہٗ وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِیْ بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ

وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

ترجمہ جب رسول اللہ ﷺ اس جہان فانی سے تشریف لے گئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور کچھ عرب مرتد ہو گئے (حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر جہاد کا ارادہ کیا) تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ اول سے عرض کیا کہ آپ کیونکر ان سے جہاد کریں گے حالانکہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے جہاد با کفار کا حکم دیا گیا ہے۔ اس وقت تک کہ لوگ "لاالہ الا اللہ" کہہ لیں یعنی تمام ضروریات دین پر ایمان لے آئیں (مسلم شریف میں ہے ویومنوا بی وبما جئت) تو جو ایمان لے آیا اس نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا۔ مگر اسلام کے معاملے میں اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ضرور ضرور اس شخص پر جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ عبادت مالی ہے خدا کی قسم اگر وہ اس رسی کو بھی روکیں گے جو حضور کے زمانہ حیات ظاہری میں مد زکوٰۃ میں دیتے تھے تو اس کیلئے بھی میں ضرور ان پر جہاد کروں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کیلئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اور میں نے پہچان لیا کہ وہی حق ہے جو آپ کی رائے ہے۔ رواہ البخاری و مسلم عنہ۔

(بخاری جلد ا کتاب الزکاۃ باب وجوب الزکاۃ رقم الحدیث ۱۳۹۹،
بخاری کتاب الزکاۃ باب اخذ العناق فی الصدقۃ رقم الحدیث ۱۴۵۶،
بخاری کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین وقتالھم باب قتل مَنْ اَبٰی قبولَ

اَلْفَرَائض وَمَا نُسِبُوا اِلَی الرِّقِ رقم الحدیث ۶۹۲۵، ۶۹۲۴ بخاری جلد ۲ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث ۷۲۸۵، ۷۲۸۴

اس کی شرح میں حضرت شیخ محقق مولانا الشاہ محمد عبدالحق قادری محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔ درروایت آمدہ است کہ صحابۂ دیگر رضی اللہ عنہم منع کردند ابوبکر رضی اللہ عنہ راو گفتند کہ اول عہد خلافت ست ومخالفان جماعت کثیر اند۔ مبادا خللے وفتورے درکارخانہ اسلام راہ یابد وتوقف وتاخیر لائق مے نماید ابوبکر گفت کہ اگر تمام یک جانب شوند ومن تنہا باشم قتال مے کنم وایں دلالت دارد برکمال شجاعت ابوبکر۔

خارجیوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگ

(۳) ہر صاحب علم وانصاف پر جو تاریخ وسیر سے واقف ہے خوب روشن ہے کہ حضرت مولیٰ مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے خارجیوں کی نماز وقرآن خوانی و روزہ ودیگر عبادات کا خیال نہ فرمایا۔ ان کے ساتھ یارانہ نہ کیا دوستانہ نہ منایا بلکہ ان پر قتال فرمایا اور مسلمانوں کو "حب فی اللہ و بغض فی اللہ" کا سبق دیا۔ اللہ عزوجل کے غالب شیر مصطفیٰ پیارے ﷺ کے ضیغم دلیر امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے پانچ ہزار غیر مقلدین (وہابیوں) کو تہ تیغ فرمایا جن کو خارجی کہا جاتا ہے ان کی قبلہ روئی وکلمہ گوئی کا کچھ بھی لحاظ نہ فرمایا۔ جب حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے پانچ ہزار غیر مقلدین (وہابی) تلوار کے گھاٹ جہنم اُتارے تو لوگ بولے خدا کا شکر ہے۔ جس نے انہیں ہلاک کیا اور ہمیں ان سے راحت دی۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یوں نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی ان کے مردوں کی پشت میں ہیں کہ ماؤں کے پیٹ میں نہ آئے۔

رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن قیس بن عبادۃ ونحوہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی جعفر الفراء مولیٰ امیر المومنین۔ حدیث مرفوع میں ارشاد

ہوا۔ لَایَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ اٰخِرُھُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رواہ الامام احمد والنسائی وابن جریر والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن ابی برزۃ الاسلمی وابن جریر عن عبداللہ بن عمرو ونعیم بن حماد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھم یرفعانہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم کُلَّمَا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَأَ قَرْنٌ حَتّٰی یَخْرُجَ فِی بَقِیَّتِھِمُ الدَّجَّالُ

یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ خارجی (وہابی) ہمیشہ نکلتے رہیں گے جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی۔ یہاں تک کہ ان کے پچھلے مسیح دجال کے ساتھ نکلیں گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بد مذہب کے سلام کا جواب نہ دینا

(۴) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُقْرِئُکَ السَّلَامَ فَقَالَ بَلَغَنِی اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تَقْرَاْہُ مِنِّی السَّلَامَ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے کچھ بد مذہبی ایجاد کی ہے۔ اگر ایسا ہو تو میرا سلام اس کو نہ کہنا۔ یعنی میری طرف سے اس کے سلام کا جواب نہ دینا۔ رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ۔ (ترمذی جلد۲ باب بدعت مذمومہ' سنن دارمی جلد ا باب اجتناب اھل الاھواء والبدعہ والخصومۃ

فائدہ۔

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے ماتحت شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ "لانا امرنا بھجرۃ بھجرۃ" یعنی جواب سلام سے اس لئے منع فرمایا کہ بد مذہبوں سے نفرت و بیزاری اور ان سے دور رہنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کا یزید کی بیعت سے انکار

(۵)　فرزند رسول جگر گوشہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے میدان کربلا میں ان مدعیان اسلام کے ساتھ میل جول یارانہ نہیں کیا اور دوستانہ نہیں گانٹھا یزید جو ایک صحابی جلیل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا۔اس کی بیعت نہ فرمائی اسے امیر المومنین تسلیم نہ کیا۔کلمہ گو اہل قبلہ نماز پڑھنے مسلمان کہلانے والوں کی اکثریت کا ساتھ نہ دیا۔ پالیسی نہیں برتی تقیہ نہ فرمایا۔ایک فاسق و فاجر کو قائد اعظم بنانے کے متعلق حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا واقع کرب و بلا شاہزادۂ گلگوں قبا علی جدہ و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دشت جفا کے تپتے ہوئے ریتے پر اپنے مقدس خون کے صرفوں سے وہ مبارک سبق لکھ دیا جس کو ہر سال محرم کا چاند از سر نو زندہ کر دیا کرتا ہے پھر بدمذہب بلکہ گاندھی جیسے (مسٹر جناح) زندیق کو قائد اعظم ماننا کیسا شدید حرام ہوگا۔

(طبقات ابن سعد البدایہ والنہایہ)

امام محمد بن سیرین کی بدمذہبوں سے نفرت

دارمی شریف میں اسماء بن عبید سے روایت ہے کہ

(۶)　دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ الْاَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَا يَا اَبَابَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ فَقَالَ لَا قَالَا فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا لِتَقُوْمَانِّ عَنِّيْ اَوْلَا قُوْمَنَّ قَالَ فَخَرَجَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا اَبَابَكْرٍ وَمَا كَانَ عَلَيْكَ اَنْ يَّقْرَءَ عَلَيْكَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْرَاَ عَلَيَّ اٰيَةً فَيُحَرِّفَانِهٖ فَيَقِرُّ ذٰلِكَ فِيْ قَلْبِيْ (سنن دارمی باب اجتناب اهل الاهواء والبدعه والخصومه)

ترجمہ　دو بدمذہب آدمی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی اے ابوبکر ہم آپ سے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں۔آپ نے فرمایا نہیں

ان دونوں نے عرض کی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھیں۔ فرمایا نہ۔ یا تو تم میرے پاس سے چلے جاؤ! یا میں چلا جاؤں گا۔ آخر وہ دونوں نکل گئے پھر کسی نے عرض کی اے ابوبکر آپ کا کیا حرج تھا اگر وہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھ دیتے۔ امام نے فرمایا میں ڈرا کہ وہ آیت پڑھ کر اس کے معنی میں کچھ تحریف کریں اور وہی میرے دل میں جگہ کر لے۔

فائدہ۔ دیکھو دیکھو بدمذہب کے منہ سے قرآن کریم کا سننا بھی منع ہے۔ غور کرو کہ آئمہ دین کو وہ خوف تھا اور آج جہال بے خرد کو یہ بیباکی ہے۔

حضرت ایوب سختیانی کا بدمذہب سے روگردانی کرنا

اسی مسند دارمی شریف میں سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے کہ

(۷) اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ قَالَ لِاَيُّوْبَ يَا اَبَابَكْرٍ اَسْاَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَالَ فَوَلّٰى وَهُوَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ وَلَا نِصْفَ كَلِمَةٍ وَاَشَارَ لَنَا سَعِيْدٌ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنٰى

ترجمہ ایک بدمذہب نے ایوب سختیانی سے کہا۔ اے ابوبکر میں آپ سے ایک لفظ پوچھنا چاہتا ہوں۔ امام نے فوراً اس سے روگردانی فرمائی اور اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرماتے چلے گئے کہ آدھا لفظ بھی نہیں۔ سعید نے ہمیں سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا سے اشارہ کر کے بتایا۔ (سنن دارمی جلد ا باب اجتناب اهل الاهواء والبدعه والخصومه)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بدمذہب کو جواب نہ دینا

اور اسی مسند دارمی شریف میں ایک اور روایت کلثوم بن جبر سے ہے۔

(۸) اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ازیشان

ترجمہ کسی نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے کچھ پوچھا۔ تو آپ نے جواب نہ دیا تو اس کا سبب آپ سے پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا ازیشاں یعنی بدمذہبوں سے ہے۔ (دارمی باب اجتناب اهل الاهواء والبدعه والخصومه)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے

(۹) بخاری شریف میں ہے۔ ''كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ'' یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں (وہابیوں) کو بدترین مخلوق جانتے تھے۔

(بخاری ج۲ص۱۰۲۴قدیمی کتب خانہ کراچی کتاب استتابۃ المرتدین باب قتل الخوارج والملحدین)

صحابہ کرام کی وصیتیں

عینی شرح بخاری جلد یازدہم صفحہ ۱۴۰ میں ہے۔

(۱۰) فِي التَّوْضِيحِ عَنْ كِتَابِ الْإِسْفَرَائِينِي كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ أَبِي أَوْفٰى وَجَابِرٌ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوهُرَيْرَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَأَقْرَانُهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ يُوصُونَ إِلٰى أَخْلَافِهِمْ بِأَنْ لَّا يُسَلِّمُوا عَلَى الْقَدَرِيَّةِ وَلَا يَعُودُوهُمْ وَلَا يُصَلُّوا خَلْفَهُمْ وَلَا يُصَلُّوا عَلَيْهِمْ إِذَا مَاتُوا

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر وحضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور حضرت جابر اور حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم اور ان کے زمانہ والے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے بعد والوں کو وصیتیں فرماتے تھے کہ قدری بدمذہبوں کو سلام نہ کرنا اور ان کی مزاج پرسی نہ کرنا اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اور جب وہ مرجائیں تو ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا۔ تلك عشرة كاملة یہ دس مبارک روایتیں ہر مسلمان پڑھے اور غور کرے کہ کس قدر تصلب وپختگی کی تعلیم دی جا رہی ہے اور ''حب فی اللہ و بغض فی اللہ'' کا سبق پڑھایا جارہا ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج۱۱ص۱۴۰ ارشاد الساری ج۹)

بد مذہبوں کے بارے میں فرمان غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور پرنور سلطان بغداد سید الافراد قطب الارشاد غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں۔

وَاَنْ لَا یُکَاثِرَ اَھْلَ الْبِدَعِ لَا یُدَانِیْھِمْ وَلَا یُسَلِّمَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّ اِمَامَنَا اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَلٰی صَاحِبِ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَحَبَّہٗ لِقَوْلِ النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ تَحَابُّوْا وَلَا یُجَالِسُھُمْ وَلَا یَقْرُبُ مِنْھُمْ وَلَا یُھَنِّیْھِمْ فِی الْاَعْیَادِ وَاَوْقَاتِ السُّرُوْرِ وَلَا یُصَلِّیْ عَلَیْھِمْ اِذَا مَاتُوْا وَلَا یَتَرَحَّمُ عَلَیْھِمْ اِذَا ذُکِرُوْا بَلْ یُبَایِنُھُمْ وَیُعَادِیْھِمْ فِی اللّٰہِ عزوجل مُعْتَقِدًا بِبُطْلَانِ مَذْھَبِ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ مُحْتَسِبًا بِذٰلِکَ الثَّوَابَ الْجَزِیْلَ وَالْاَجْرَ الْکَثِیْرَ قَالَ وَقَالَ فُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ مَنْ اَحَبَّ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ وَاَخْرَجَ نُوْرَ الْاِیْمَانِ مِنْ قَلْبِہٖ وَاِذَا عَلِمَ اللّٰہُ مِنْ رَّجُلٍ اَنَّہٗ مُبْغِضٌ لِصَاحِبِ بِدْعَۃٍ رَجَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یَغْفِرَ ذُنُوْبَہٗ وَاِنْ قَلَّ عَمَلُہٗ وَاِذَا رَاَیْتَ مُبْتَدِعًا فِیْ طَرِیْقٍ فَخُذْ طَرِیْقًا آخَرَ (غنیۃ الطالبین باب اجتناب اھل البدعہ)

ترجمہ　بدمذہبوں کی مجلس جلسہ میں جا کر ان کی گنتی کو نہ بڑھائے ان کے پاس نہ پھٹکے۔ ان پر سلام نہ کرے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدمذہب کو سلام کرنا اسے دوست بنانا ہے اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں سلام کا رواج دو باہم دوست ہو جاؤ گے۔ بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھے ان کے نزدیک نہ جائے اور ان کی عیدوں اور خوشی کے وقتوں میں انہیں مبارکباد نہ دے اور مر جائیں تو ان پر نماز نہ پڑھے ان کا تذکرہ ہو تو ان کیلئے دعائے رحمت نہ کرے بلکہ ان سے جدا رہے اور اللہ کے واسطے ان سے دشمنی رکھے اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے اور اس میں جدائی و عداوت میں ثواب عظیم اور اجر کثیر کی اللہ تعالیٰ سے امید قوی

رکھے اور فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے عمل اللہ تعالیٰ ضبط کردے اور اس کے دل سے نور ایمان کو نکال دے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دیکھے کہ وہ بدمذہب سے اللہ کیلئے بغض رکھتا ہے تو مجھے یقین ہے کہ مولیٰ تبارک وتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے۔ اگرچہ اس کے نیک عمل تھوڑے ہوں اور جب کسی بدمذہب کو راستے میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہو جاؤ اور اسی کتاب مستطاب میں ہے۔

وقال فضیل بن عیاض سمعت سفیان بن عیینة رضی الله عنه من تبع جنازة مبتدع لم یزل فی سخط الله حتی یرجع

ترجمہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے جو مسلمان کسی بدمذہب کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے۔ جب تک واپس نہ ہو۔

اور ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد نہم میں ہے۔

ان هجرة اهل الاهواء والبدع دائمة علی ممر الاوقات مالم تظهر التوبة والرجوع الی الحق

ترجمہ گمراہوں بدمذہبوں سے ترک سلام و کلام ہمیشہ ہے کتنی ہی مدت گزر جائے جب تک ان کی توبہ اور حق کی طرف رجوع کرنا ظاہر نہ ہو۔

جب بدمذہبوں کے پاس بیٹھنے کا یہ حکم ہے تو اہل ایمان غور کریں کہ ان سے اتحاد یارانہ گانٹھنے ان کو قائداعظم بنانے ان کے ساتھ بھائی چارہ کرنے کا کیا حکم ہوگا۔

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ شرح مقاصد میں فرماتے ہیں۔

وحکم المبتدع البغض والعداوة والاعراض الاهانة والطعن واللعن۔

ترجمہ بدمذہب کا حکم یہ ہے کہ اس سے بغض رکھا جائے۔ اس سے دشمنی رکھی جائے اور اس سے دور رہا جائے اس کی اہانت اور اس پر لعن طعن رد و طرد کیا جائے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

شرح شفا للملا علی القاری جلد ثانی بیان علامات محبت رسول اللہ ﷺ میں ہے۔

وَمُجَانَبَةُ مَنْ خَالَفَ سُنَّتَه، اَیْ طَرِیْقَتَه، اَیْ عَمِلَ بِغَیْرِهَا وَابْتَدَعَ فِی دِیْنِه) اَیْ اَظْهَرَ الْبِدَعَ فِی سَبِیْلِه

ترجمہ رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے خلاف کرے یعنی حضور اکرم ﷺ کے دین میں بدعت بدمذہبی نکالے اس سے اجتناب و پرہیز رکھا جائے اور اسی شرح شفا میں بیان خیر خواہی حضور اقدس ﷺ کے تحت میں ہے۔

وَمُجَانَبَةُ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِه وَانْحَرَفَ عَنْهَا (وَبُغْضُه) وَالتَّحْذِیْرُ مِنْهُ

ترجمہ مسلمانوں کیلئے حضور اقدس ﷺ کی خیر خواہیوں میں سے یہ بھی ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کی شریعت کے خلاف ہو۔ اس سے پرہیز کرنا اور اس سے بغض رکھنا اور اس کی صحبت سے دور رہنا چاہیے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

ردالمحتار میں ہے۔

(قَوْلُه صَاحِبُ بِدْعَةٍ) اَیْ مُحَرَّمَةٍ وَاِلَّا فَقَدْ تَکُوْنُ وَاجِبَةً کَنَصْبِ الْاَدِلَّةِ لِلرَّدِّ عَلٰی اَهْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّةِ

ترجمہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گمراہ بدمذہب فرقوں کے رد کیلئے دلائل قائم

کرنا اوران کا ردوطرد کرنا واجب ہے۔

امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت تاج الفحول الکاملین شیخ الاسلام والمسلمین مرشد برحق امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم مولانا الحاج شاہ حافظ مفتی عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ اپنے مبارک فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد ا صفحہ ۴۲۱ میں نقل فرماتے ہیں۔

صَرَّحُوْا اَنْ لَوْ وُجِدَ فِی بَرِّیَّۃٍ کَلْبًا وَحَرْبِیًّا یَمُوْتَانِ عَطْشًا وَمَعَہٗ مَاءٌ یَکْفِی لِاَحَدِہِمَا یَسْقِی الْکَلْبَ وَیُخَلِّی الْحَرْبِیَّ یَمُوْتُ وَمِنَ الْحَرْبِیِّیْنَ کُلُّ رَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ وَیُنْکِرُ شَیْئًا مِّنْ ضَرُوْرِیَّاتِ الدِّیْنِ لِاَنَّ الْمُرْتَدَّ حَرْبِیٌّ کَمَا نَصُّوْا عَلَیْہِ وَہُمْ مُرْتَدُّوْنَ کَمَا حَقَّقْنَاہُ فِی الْمَقَالَۃِ الْمُسْفِرَۃِ عَنْ حُکْمِ الْبِدَعِ الْمُکَفِّرَۃِ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد صفحہ ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ صفحہ)

ترجمہ آئمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ اگر جنگل میں ایک کتا اور ایک کافر حربی دونوں کو اس حال میں پائے کہ دونوں پیاس سے مرے جاتے ہیں اور مسلمان کے پاس ایک کی پیاس کے لائق پانی ہے۔ یعنی اتنا پانی ہے کہ دونوں میں سے جس کو پلائے گا اس کی جان بچ جائے گی تو وہ پانی کتے کو پلادے کہ اس کی جان بچ جائے اور حربی کو مرجانے دے اور جتنے لوگ مدعی اسلام ہیں اور پھر ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہیں۔ وہ بھی حربی کے حکم میں ہیں۔ کیونکہ مرتد ہیں اور مرتد حربی ہیں۔ جیسا کہ آئمہ دین نے اس پر دلائل بیان کئے ہیں اور ہم نے اس مسئلے کی تحقیق اپنے رسالہ "المقالۃ المسفرۃ" میں کی ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں آیت مبارکہ وَدُّوْا لَوْ تُدْہِنُ فَیُدْہِنُوْنَ

کے تحت میں فرماتے ہیں۔

درحدیث شریف دارداست کہ اِذَالَقِیْتَ الْفَاجِرَ فَالْقَہُ بِوَجْہٍ خَشِنٍ

ترجمہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جب فاجر سے تو ملے تو اس سے ترش روئی کے ساتھ ملاقات کر۔

تفسیر حقائق التنزیل میں ہے۔

بدمذہب سے دوستی پر ایمان کی چاشنی ختم

قال سهل بن عبدالله التستری من صحح ایمانه واخلص توحیده فانه لایانس الی المبتدع ولا یجالسه ولا یوا کله ولایشاربه ویظهر له العداوة ومن داهن بمبتدع سلبه الله تعالیٰ حلاوة الایمان ومن تحبب الی مبتدع نزع نور الایمان من قلبه

ترجمہ جو شخص اپنے ایمان کو صحیح و درست کرلے گا اور توحید اسلامی کا اقرار کرے گا تو یقیناً وہ شخص کسی بدمذہب و بددین سے انسیت دوستی نہیں رکھے گا اور نہ اس کے ساتھ بیٹھے اٹھے گا اور نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا اور اس بدمذہب کی عداوت و دشمنی ظاہر کرے گا اور جو بدمذہب کے ساتھ مداہنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کی چاشنی کو چھین لے گا اور جو بدمذہب کے ساتھ دوستی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے ایمان کا نور نکال لے گا۔ والعیاذ بالله تبارك و تعالیٰ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

مدخل ابن الحاج جلد ا میں ہے۔

قد نقل الامام ابوحامد الغزالی فی کتاب الانجام فی ذم العوام عن علم الکلام اتفقت الامة قاطة علی ذم البدع وزجر المبتدع وتعتمب من

یعدف بالبدعة فهذا مفهوم علی الضرورة بالشرع وهو غیر واقع فی محل الظن

ترجمہ ابوحامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الالجام فی ذم العوام" میں نقل فرماتے ہیں کہ تمام امت متفق ہے اس بات پر کہ بدمذہبی کی برائی بیان کی جائے اور بدمذہب کو جھڑکا جائے اور عتاب کیا جائے اور ایسا کرنا بطور ضرورت اور بداہت اور یقین (جانو کہ) یہ شریعت مطہرہ میں ثابت ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

اور خزانۃ الروایات اور محیط اور ذخیرہ میں ہے۔

لاینبغی للمومن ان یقبل ھدیة الکافر فی یوم عیدھم ولو قبل لایعطی ولا یرسل الیھم

ترجمہ مسلمان کو یہ نہیں چاہیے کہ کافروں کے تہواروں میں ان کا ہدیہ قبول کرے اور اگر کسی سبب سے قبول کرلیا تو اس کا بدلہ نہ ان کو دے اور نہ ان کے گھر بھیجے۔ کیونکہ اس میں ان کے ساتھ اتفاق واتحاد ثابت ہوتا ہے۔ جب کھلے کافروں کے ساتھ یہ حکم ہے تو مرتدوں کے ساتھ الفت ومحبت وموانست ومخالطت کا کیسا شدید حکم شرعی ہوگا۔

شرعۃ الاسلام میں ہے۔

بدمذہبوں سے کنارہ کشی صالحین کا طریقہ ہے

من سنة السلف الصالح مجانبة اهل البدع وان النبی صلی الله علی وعلی اله وسلم قال لا تجالسوا اهل الاهواء والبدع فان لهم عزة كعرة الجرب وقد نهی النبی صلی الله علیه واله وسلم عن مفاتحة القدریة بالسلام وعن عیادة مرضاهم وشهود موتاهم وعن الاجتماع وكلام اهل البدعة فان استطاع انتهارهم باشد القول واهانتهم بابلغ الهوان فعل ففی الحدیث من انتهر صاحب بدعة ملا الله تعالیٰ قلبه امنا وایمانا ومن اهان صاحب بدعة امنه تعالیٰ یوم القیمة من الفزع الاكبر

ترجمہ سلف صالح کا طریقہ بدمذہبوں سے کنارہ کشی ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گمراہوں بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو کہ ان کی بلا کھجلی کی طرح اڑ کر لگتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قدریوں کو ابتداء سلام کرنا اور ان کی بیمار پرسی کرنا اور ان کے جنازے پر جانا اور بدمذہبوں کی بات سننا منع فرمایا۔ جہاں تک سخت بات سے ہو سکے انہیں جھڑ کے اللہ تعالیٰ اس کا دل امن وامان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو جھڑ کے اللہ تعالیٰ اس کا دل امن وامان سے بھر دے اور جو کسی بدمذہب کو ذلیل کرے اسے روز قیامت اس بڑی گھبراہٹ سے اللہ تعالیٰ امان بخشے۔

مسلمانان اہلسنت سلمہم ربہم غور و انصاف فرمائیں کہ جب ان بدمذہبوں کے متعلق جو حد کفر تک نہیں پہنچے یہ حکم شرعی ہے کہ ان کو ابتداء سلام نہ کیا جائے۔ وہ بیمار پڑیں تو ان کو دیکھنے جانا جائز نہیں۔ وہ مر جائیں تو ان کے جنازے پر جانا جائز نہیں۔ انکی بات سننا جائز نہیں۔ انکے پاس بیٹھنا جائز نہیں جہاں تک استطاعت ہو ان کو سختی کے ساتھ جھڑکا جائے۔ جس قدر اپنی قدرت میں ہو ان کی اہانت کی جائے تو وہ بدمذہبان زمانہ جن کی بدمذہبیاں حد کفر و ارتداد تک معاذ اللہ پہنچی ہوئی ہیں۔ جیسے نیچریہ و چکڑالویہ و مرزائیہ قادیانیہ و لاہوریہ و خاکساریہ مشرقیہ و وہابیہ و دیوبندیہ و غیر مقلدین زمانہ و روافض اثناعشریہ قائلین تحریف قرآن و معتقدین افضلیت ائمہ بر انبیاء و روافض آغاخانیہ و بابیہ بہائیہ "اعاذنا اللہ رب البریہ جمیع اہل السنۃ من عقائدھم الکفریہ" ان کے ساتھ سلام کلام کرنا میل جول رکھنا الفت و محبت برتنا ان کے پیشوائے دین و مقتدائے مسلمی و قائد اعظم و قائد ملت اسلامیہ بنانا ان سے یارانے دوستانے برادرانے منانا انکے ساتھ داد و اتحاد رچانا ان کو مسلمانوں سے اونچا کھڑا کر کے عوام مسلمین کو ان کا خیر خواہ اسلام و مسلمین ہونا باور کرانا ان کے لیکچر انکی اسپیچیں (تقاریر) بھولے بھالے مسلمانوں کو سنانا ان کی عزت و عظمت کے گیت گانا

ان کیلئے زندہ باد کے نعرے لگانا اور اسطرح سید ھے سادے عوام اہلسنت کے قلوب میں خدا اجل جلالہٗ ورسول ﷺ کے دشمنوں بد گویوں کی وقعت ومحبت والفت وعظمت جمانا بحکم شریعت مطہرہ کیسا سخت اشد حرام وسبب قہر عزیزی ذی انتقام وغضب مقتدر علام ہوگا۔ الا فاعتبروا یا اولی الابصار والعیاذ باللہ العزیز الغفار

زید اپنے آپ کو مجددی کہتا اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے لہذا فقیر بھی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقوال پیش کرتا ہے جن سے معلوم ہو کہ حضرت مجدد صاحب نے تصلب فی الدین کی اور بدمذہبوں بددینوں سے کس قدر دور ونفور وبیزار رہنے کی تعلیم دی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

مکتوبات جلد امکتوب نمبر ۱۹۳ صفحہ ۱۹۳ پر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ارشاد اول۔ آں سرور دین ودنیا علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام در بعضے ادعیۂ خود اہل شرک را بایں ہمہ عبارت نفریں فرمودہ اند۔

اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَخَرِّبْ بُنْيَانَهُمْ وَخُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ

ترجمہ حضور سرور دارین ﷺ نے اپنی بعض دعاؤں میں مشرکوں پر ان الفاظ سے نفرین فرمائی ہے کہ اللہ ان کے جتھے توڑ دے ان کی جماعت کو منتشر کر دے۔ انکی بنیادوں کو ویران کر دے اور ان کو عزت وقدرت والے کی پکڑ میں گرفتار فرمائے۔

مجددی صاحبان دیکھیں کہ اس ارشاد میں کفار ومشرکین پر نفرین اور ان پر ہلاکت وبربادی کی دعا ہے یا نہیں۔

ارشاد دوم حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد امکتوب نمبر ۱۶۳ صفحہ ۱۶۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ حبیب خود را علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می فرماید۔

یایها النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم

پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست بجہاد و کفار و غلظت بایشان امر فرمود معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست پس عزت اسلام در خواری کفر و اہل کفر ست کسے کہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت عزیز داشتن عبارت ازاں نیست کہ البتہ ایشاں را تعظیم کنند و بالا نشانند در مجالس خود جائے دادن و بایشاں مصاحبت نمودن و میزبانی کردن ایشاں داخل اعزاز ست در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت و اگر غرضے از اغراض دنیوی بایشاں مربوط باشد و بے ایشاں میسر نشود شیوۂ بے اعتباری را مرعی داشتہ بقدر ضرورت بایشاں باید پرداخت۔

ترجمہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کو فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کیجئے اور ان پر شدت فرمایئے تو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو جو خلق عظیم کے ساتھ موصوف ہیں کافروں پر جہاد اور ان پر غلظت فرمانے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں کیساتھ غلظت و شدت برتنا خلق عظیم میں داخل ہے تو اسلام کی عزت کفار کی ذلت و رسوائی میں ہے۔ جس نے اللہ و رسول جل وعلاء و ﷺ کے دشمنوں کو عزت دی اس نے اہل اسلام کو ذلیل کیا۔ عزت دینے کے معنی صرف یہ نہیں ہیں کہ ان کی تعظیم ضروری کریں اور ان کو اونچی جگہ بٹھائیں۔ بلکہ اپنی مجلسوں جلسوں میں ان کو جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ان کی مہمانی کرنا بھی عزت دینے ہی میں داخل ہے۔ اللہ و رسول جل جلالہ و ﷺ کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اور اگر دنیوی غرضوں میں سے کوئی غرض ان سے متعلق ہو اور ان کے بغیر حاصل نہ ہو تو ان پر اعتبار و اعتماد قطعاً نہ کرتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے برتاؤ کریں۔

ارشاد سوم

یہی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ والرضوان مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۲۶ میں صفحہ ۳۲۶ پر فرماتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علے نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام ایں ہمہ بزرگی کہ یافت وشجرۂ انبیاء گشت بواسطۂ تبری از دشمنان اوتعالیٰ بودہ۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْ إِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ إِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ۔ (الممتحنہ ۴)

ودیچ عملے درنظر ایں فقیر از برائے حصول رضائے حق جل جلالہٗ برابر تبری ایں نیست۔

ترجمہ رحمان جل جلالہٗ کے دوست حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو کچھ بزرگی پائی اور شجرۂ انبیاء ہو گئے۔ یہ سب اسی واسطے تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بری و بیزار تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بیشک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسکے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی وعداوت ظاہر ہو گئی ہمیشہ کیلئے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ

اور اس فقیر (یعنی مجدد صاحب) کی نظر میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے خدا و رسول کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری رکھنے کے برابر کوئی کام نہیں ہے۔

مجددی حضرات غور کریں کہ حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں اور یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ مجدد صاحب تو صاف صاف فرماتے ہیں کہ بدمذہبوں بددینوں کے ساتھ دشمنی ونفرت رکھنا اس کام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے کوئی اور کام نہیں ہے۔

ارشاد چہارم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۵۴ میں صفحہ ۵۴ پر اپنے خلیفہ شیخ سید فرید رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر فرماتے ہیں۔

اجتناب از صحبت مبتدع لازم ست وضرر صحبت مبتدع فوق ضرر کافر ست۔

ترجمہ مسلمان کہلانے والے بدمذہب کی صحبت سے پرہیز کرنا لازم ہے اور جو بدمذہب مسلمان کہلاتا ہو اس کی صحبت کا ضرر کھلے ہوئے کافر کی صحبت کے ضرر سے بڑھ کر ہے۔ مجددی صاحب اس ارشاد کو حفظ کرلیں۔

ارشاد پنجم

مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۱۹۳ میں صفحہ ۱۹۳ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں ہر قدر کہ اہل کفر را عزت باشد ذلت اسلام ہماں قدر ست ایں سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت و اکثر مردم ایں سررشتہ را گم کردہ اند واز شومی آں دین را بر باد دادہ قال اللہ سبحنہ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم جہاد با کفار و غلظت برایشاں از ضروریات دین ست۔

ترجمہ اللہ ورسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی جس قدر عزت کی جائے گی اسی قدر اسلام کی ذلت ہے۔ اس سررشتے کو خوب محفوظ رکھنا چاہیے۔ اکثر لوگوں نے اس سررشتے کو گم کردیا ہے اور اسی کو گم کردینے کی نحوست کے سبب دین کو برباد کردیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے اے غیب کی خبریں دینے والے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد اور ان پر سختی کیجئے۔ (اصحاب فوج وسطوت وسلاطین اسلام کو) کفار کے مقابل جہاد کرنا اور مسلمانوں کو ان پر سختی کرنا ضروریات دین سے ہے۔

کہاں ہے زید اور اس کے ہمنوا مجددی کہلانے والے دیکھیں کہ حضرت مجدد کیا

فرمارہے ہیں۔ کافروں بدمذہبوں پر سختی ودرشتی کرنا مسلمان کیلئے ضروریات دین سے بتارہے ہیں اور جو مسلمان ایسا نہ کرے اسے ضروری دین کا منکر اور اسلام کو ذلت دینے والا بتارہے ہیں۔ فالحمد لله علی ذلك

زید کو یہ ارشاد بطور وظیفہ کے یاد رکھنا چاہیے اور اسی پر عمل کر کے خدا کی رضا حاصل کرنا چاہیے۔ کیونکہ حضرت خود فرماتے ہیں۔ ایں سررشتہ را نیک باید نگاہ داشت۔

ارشاد ششم

مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۲۹ صفحہ ۲۳۹ میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرید مرتضٰی خاں کو تحریر فرماتے ہیں۔ ہر کسے را در دل تمنائے امرے ست از امور و تمنائے ایں فقیر شدت نمودن ست بدشمناں خدا جل وعلا و دشمناں پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات واہانت رسانیدن ست بایں بیدولتاں وخوار داشتن ایشاں را ائمہ باطلہ ایشاں را و یقین میدانید کہ ہیچ عملے تر دحق جل وعلا ازیں عمل مرضی تر نیست۔

ترجمہ ہر ایک شخص کے دل میں کسی نہ کسی بات کی آرزو ہے اور میری (یعنی حضرت مجدد صاحب) کی دلی آرزو یہ ہے کہ اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پر سختی و شدت کی جائے اور ان بدنصیبوں کو ذلت پہنچائی جائے اور ان کو اور ان کے جھوٹے معبودوں کو رسوا کیا جائے اور آپ یقین جانیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک اس عمل سے زیادہ کوئی عمل پسندیدہ نہیں ہے۔

مجددی صاحبو! غور کرو اور بگوش ہوش سنو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی دلی تمنا اور آرزو کیا ہے؟ دشمنان خدا ورسول پر بدمذہبوں بددینوں پر سختی اور ان کی رسوائی واہانت یا محبت ورواداری۔ اور یہ تو خیر آپ کی تمنا تھی۔ لیکن آگے اپنے مریدوں متوسلوں منتسبوں کو فرماتے ہیں کہ یہ بات یقین کے ساتھ جان لو کہ اللہ کے دربار میں اس سے زیادہ محبوب وپسندیدہ کوئی کام نہیں ہے اور پر گزرا کہ فرماتے ہیں بدمذہبوں پر

شدت وسختی اوران سے نفرت وبیزاری ضروریات دین سے ہے یعنی جو صحیح تعلیم تصلب فی الدین کی ہے وہ اپنے مریدوں اور نسبت رکھنے والوں کو ہر موقعہ پر بتارہے ہیں مگر افسوس اور ہزار افسوس کہ لوگ اپنے آپ کو مجددی کہیں اور دشمنان خدا ورسول سے یارانہ ودوستانہ منائیں بھلائی چارہ رچائیں اور حضرت مجدد صاحب کے ارشادات کو خیال میں نہ لائیں اوران فرامین کو پست پس پشت ڈالیں اور خدا تعالیٰ کو جو کام سب کاموں سے زیادہ محبوب وپیارا ہے اسے چھوڑ کر اس احکم الحاکمین جل جلالہ وعم نوالہ کو ناراض کرنیوالا کام کریں۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ہدایت بخشے آمین ثم آمین۔

ارشاد ہفتم

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۱۶۳ صفحہ ۱۶۶ میں فرماتے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ درکلام مجید خود اہل کفر را دشمن پیغمبر خود فرمودہ است پس اختلاط وموانست با ایں دشمنان خدا ورسول او از اعظم جنایات ست اقل ضرر در مصاحبت وموانست با ایں دشمنان آنست کہ قدرت اجرائے احکام شرعی ورفع رسوم کفری زبوں می گردد وحیائے موانست مانع آں می آید وایں ضرر بسیار عظیم ست۔ ودوستی والفت بادشمنان خدا وبادشمنان پیغمبر او منجر بدشمنی خدائے عزوجل وبدشمنی پیغمبر او علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام می شود شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام ست وتصدیق وایمان باللہ ورسولہ دارد امانمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ اسلام اورا پاک وصاف می برد۔

ترجمہ اللہ نے اپنے کلام مجید میں کفر کرنے والوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن فرمایا ہے تو اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں کے ساتھ میل جول رکھنا اور گھال میل کرنا بدترین گناہوں میں سے ہے۔ ان بدمذہبوں کی صحبتوں میں بیٹھنے ان کے ساتھ گھال میل رکھنے کا کم سے کم ضرر نقصان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکموں کو جاری کرنے اور کفر کی رسموں کو زائل کرنے کی قدرت کمزور ہو جاتی ہے اور میل جول

دوستانے کی شرم اس سے مانع ہوتی ہے اور یہ بہت بڑا ضرر نقصان ہے۔ خدا اور رسول جل وعلا ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ الفت و دوستی خود اللہ ورسول کی عداوت و دشمنی تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی خدا اور رسول کا یہ بھی مخالف ہو جاتا ہے) ایک شخص گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر سچائی کے ساتھ ایمان رکھتا ہے لیکن اسے خبر نہیں کہ اس کے اس قسم کے برے کام یعنی بدمذہبوں سے دوستانے بے دینوں سے یارانے دشمنان دین سے برادرانے اس کے اسلام کو بالکل تباہ وبرباد کر دیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

مجددی صاحبو حضرت مجدد صاحب کے ارشادات گرامی خوب غور سے سنتے اور سمجھتے جاؤ اور خدا توفیق بخشے تو صدق دل کے ساتھ "سمعنا واطعنا" بھی کہتے جاؤ۔

ارشاد ہشتم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۶۶ صفحہ ۳۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔ مجرد تفوہ بکلمہ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ماعلم مجئنہ من الدین ضرورۃ باید وتبری از کفر وکافری نیز درکار است تا اسلام صورت بندد ودونہ خرط القتاد

ترجمہ زبان سے خالی کلمہ شہادت پڑھ لینا مسلمان ہونے کیلئے کافی نہیں ہے۔ تمام مسائل دینیہ ضروریہ کی تصدیق ضروری ہے اور کفر و کفار سے بیزاری بھی لازم ہے تا کہ اسلام حاصل ہو اور بغیر اس کے آدمی ہرگز مسلمان نہ ہوگا۔

ارشاد نہم

مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ایمان عبارت از تصدیق قلبی ست آنچہ از دین بطریق ضرورت وتواتر

بمار سیدہ است واقرار لسانی نیز رکن ازاں گفتہ اند کہ احتمال سقوط دارد وعلامت ایں تصدیق تبری ست از کفر وبیزاری از کافری وآنچہ در کافری است از خصائص ولوازم آں ہمچناں کہ بستن زنار مثل آں واگر ''عیاذاً باللہ سبحانہ'' بادعوائے تصدیق تبرا از کفر نہ نماید مصدق دینین ست کے بداغ ارتداد متسم ست وفی الحقیقہ حکم او حکم منافق ست ''لا الی ھولاء ولا الی ھولاء'' پس در تحقیق ایمان از تبری کفر چارہ نبود

ترجمہ ایمان ان تمام دینی باتوں کو دل سے سچا ماننے کا نام ہے جو ضرورت اور تواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں اور زبان سے ان کی سچائی کے اقرار کو بھی ائمہ دین نے ایمان کا رکن بتایا ہے جو بوقت اکراہ شرعی ساقط ہو جاتا ہے۔اس تصدیق کی علامت یہ ہے کہ کفر وکفار سے اور کفری باتوں سے تبری وبیزاری کرے اور جو کچھ کافروں کے دین ومذہب کی چیزیں ہیں جو ان کے دھرم میں لازم وضروری ہیں ان سب سے بیزار ہو جیسے زنار باندھنا اور اس کے سوا اور شعائر کفر وکفار۔اور اگر معاذ اللہ اس تصدیق کے دعوے کے ساتھ کوئی شخص کفر کی باتوں سے تبری نہ کرے تو اس بات کا سچائی کے ساتھ کھلا ہوا ثبوت دے رہا ہے کہ وہ ارتداد کے داغوں سے داغدار ہے اور حقیقت میں اس کا حکم منافق کا حکم ہے کہ نہ مسلمانوں میں داخل ہے نہ کھلے طور پر کافروں میں شامل ہے تو ایمان حاصل کرنے اور مسلمان ہونے کیلئے کفر کی باتوں سے تبری وبیزاری لازم ہے۔

اے حضرت مجدد صاحب سے نسبت رکھنے والو ہوشیار خبردار رہو دیکھو حضرت مجدد صاحب کیا فرما رہے ہیں۔صاف صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان ہو کر کفر وکفار اور کفریہ باتوں سے نفرت وبیزاری نہ رکھے تو وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ منافق ہے اور ارتداد کا داغ اس پر لگا ہوا ہے۔

ارشاد دہم

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ا مکتوب نمبر ۲۶۶ میں صفحہ ۳۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔ محبت خدائے عزوجل ومحبت رسول او علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتحیات بے دشمنی دشمنانِ او صورت نہ بندد ع۔ تولا بے تبرا نیست ممکن دریں جا صادق ست۔

ترجمہ خدا ورسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی اسی جگہ یہ مصرع صادق ہے۔ تولا بے تبرا نیست ممکن یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے۔

"تلك عشرة كاملة"

عزیز سنی مسلمان بھائیو! حضرت مجدد صاحب کے دس ارشاد فیض بنیاد آپ کے سامنے موجود ہیں۔ ان کو بار بار پڑھیے اور غور کیجئے کہ کس تصلب و پختگی کی تعلیم دے رہے ہیں اور کفر و کافری سے نفرت و بیزاری کی کیا کیا خوبیاں اور بھلائیاں بتا رہے ہیں اور بدمذہب بد دین کفار و مشرکین و مرتدین کیساتھ محبت و الفت یارانہ دوستانہ رکھنے کی کیسی کیسی خرابیاں برائیاں اوور اس کی وعیدیں بیان فرما رہے ہیں کاش اس زمانہ کے علماء و مشائخ پیر و مرشد بھی اپنے متوسلین و مریدین و متعلمین و معتقدین کو اسی تصلب و پختگی کی تعلیم دیتے تو مسلمان یہ دن کیوں دیکھتے۔ آج جو بھولے بھالے مسلمان، بدمذہبوں بد دینوں کے پیچھے لگ کر گمراہ ہوتے اور اپنی عزیز دولت ایمان کو تباہ کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کو تعصب فی الدین کی تعلیم نہیں دی جاتی کیونکہ بعض مولویوں نے بدمذہبوں سے تنخواہیں وظیفے لے کر اپنی زبانیں بند کرلیں۔ بعض نے چندوں کی کمی دیکھ کر بدمذہبوں کی ہمنوائی کی اور کسی نے اپنی مشیخیت بنی رکھنے کیلئے سکوت و جمود اختیار کیا اور کوئی ان کی چکنی چپڑی باتوں ملمع

سازیوں میں پھنس کر ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگا اور چند حق پسند وحق گو علمائے کرام اعلان حق وابطال باطل فرمانے والے رہ گئے جو کھلم کھلا قرآن وحدیث کے موافق اور ائمہ دین کے ارشادات کے مطابق اولیائے کاملین مثلاً حضور پرنور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر وحضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری وحضرت خواجہ بہاؤ الملۃ والدین نقشبند وحضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین رضی اللہ عنہم وحضرت مجدد الف ثانی سرہندی وحضرت ابوحنیفۃ الہند شیخ محقق مولانا الشاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی وغیرہما رضی اللہ عنہما کی پیروی اور اتباع میں اظہار حق فرما رہے ہیں اور یہی ہیں وہ حضرات علمائے کرام کثرہم اللہ تعالیٰ وایدہم ہیں (نوٹ: شامل اشاعت ھذا۔ از حافظ محمد صابر حسین چشتی غفرلہ ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۰ء سے جناب استاذی المکرم فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی فضل احمد چشتی صاحب دامت فیوضہم کی مسلسل تبلیغ احقاق حق وابطال باطل کی برکت سے ہزاروں لوگ بشمول علماء ومشائخ گمراہی وبدمذہبیت سے تائب ہو کر صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہو چکے ہیں فللّٰہ الحمد اللھم زدفزد) جو ان تمام بزرگان دین کی نیابت صحیح معنوں میں کر رہے ہیں اور ہم غربائے اہلسنّت وجماعت کو حضور پرنور امام اہلسنّت مجدد اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا حافظ قاری حاجی مفتی شاہ عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا خاں قبلہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مظہر بن کر بلاخوف "لومۃ لائم" حق کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اور ہم سنیوں کی کشتی کو بدمذہبوں بے دینوں کے طوفان سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اور (دور حاضر اتنا پرفتن ہے) کہ العیاذ باللہ تعالیٰ گلی گلی میں نئی نئی بدمذہبیاں کوچے کوچے میں بلکہ قدم قدم پر نئی نئی بے دینیاں اور ہم غربائے اہلسنّت دولت ایمان رکھنے والوں کا اللہ اور اس کا پیارا عزت والا محبوب ہی حافظ ونگہبان جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

آج اگر مذہبی گروہوں کی طرف نظر کیجئے تو وہ مرزائی' قادیانی' وہابی' غیر مقلد وہابی دیوبندی' رافضی' خارجی' چکڑالوی' نیچری' خاکساری' بابی' بہائی' آغاخانی وغیرہم مرتدین کے گروہ دکھائی دیں گے۔ سیاسی نام نہاد جماعتیں دیکھئے تو معاذ اللہ اگر کانگریس اسلام کو کھلم کھلا مٹانا چاہتی ہے تو مسلم لیگ اسلام کا نام لے کر اسلام و مسلمین کو تباہ کرنا چاہتی ہے۔ فرق صرف اسی قدر ہے کہ کانگریس مسلمانوں کو فنا کرنا چاہتی ہے اور نام نہاد مسلم لیگ مسلمانوں کی عظیم دولت ایمان و دین کو برباد کرنا چاہتی ہے اور نتیجہ دونوں کا ایک ہے کہ مسلمان معاذ اللہ مسلمان رہ کر باقی نہ رہے۔ کہیں ہندو مسلم اتحاد کا زور ہے تو کہیں مسلم و مرتد اور مسلمین و کفار اچھوت کے اتحاد وداد کا شور ہے۔ کسی طرف تحریر و تقریر میں آغاخانی خوجے جینا کو قائد اعظم ملت اسلامیہ بتایا جارہا ہے تو کسی جگہ اس کو سیاسی پیغمبر بتایا جارہا ہے اور کسی طرف کافروں مشرکوں مرتدوں بددینوں کے خدا کا پیارا اور خدا کا دوست ہونے کا راگ الاپا جارہا ہے اور اگر مجلس قانون ساز دیکھئے تو توبہ توبہ یا تو اسکے ممبر شریعت سے جاہل مذہب سے ناواقف اور خدا و رسول جل جلالہ ﷺ کے احکام سے غافل ملیں گے یا کھلے ہوئے نیچری بدمذہب ملحد دہریے اور مرتب کریں اسلام و مسلمین کی فلاح و بہبودی کے قواعد و قوانین استغفر اللہ۔

ایسوں سے خیر خواہی اسلام و مسلمین کا گمان کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص بھوکے بھیڑیئے کو بکریوں کے گلے پر نگہبان مقرر کردے اور اس بھوکے خونخوار بھیڑیئے سے حفاظت کی امید رکھے۔ یہ لوگ قانون بنائیں گے تو کیسے معاذ اللہ اسلام کش مسلم آزار کہیں وقف بل پر زور دیں گے تو کبھی خلع بل خلاف شریعت پر شور کریں گے کبھی مخلوط تعلیم کا بل پاس کریں گے تو کبھی قاضی بل اور شریعت بل کا شور مچائیں گے اور کہیں اقلیت و اکثریت کا جھگڑا چھیڑیں گے۔ اگر ان لیڈروں کے بلوں کی فہرست

پیش کی جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے۔

حق فرمایا مخبر صادق ﷺ نے

اتخذوا ارؤسًا جهالا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا او كما قال

ترجمہ آخر زمانہ میں لوگ جاہلوں نافہموں کو اپنا لیڈر اور پیشوا قائد بنالیں گے پھر ان سے مسئلے دریافت کریں گے۔

وہ جاہل لیڈر و قائد اپنی لیڈری بنی رہنے کیلئے بغیر علم کے فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہوں گے اور اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

ارشاد فرماتے ہیں سرکار مدینہ ﷺ اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة یعنی جب کام نااہلوں کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ رواہ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ (کنز العمال رقم الحدیث ۳۸۴۲۲)

پھر غضب بالائے غضب یہ کہ عوام مسلمانوں کو صلح کلی واعظ کہیں تو آیات و احادیث پیش کر کے غلط ترجمے کریں گے اور کہیں منسوخ آیتیں اور حدیثیں سنا کر اہلسنّت کو گمراہ کرنے اور پیٹ فنڈ کو پر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم

مثنوی شریف میں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دشمنِ راہِ خدارا خوار دار دزد را منبر منہ بردار دار

ترجمہ بدمذہب و بددین کو خوار و ذلیل جانو۔ دین کے چور کو منبر پر جگہ نہ دو بلکہ سولی پر جگہ دو۔ مگر اس دور کی بوقلمونی ہے کہ چوروں لٹیروں کو رکھوالا بنایا جا رہا ہے اور دوسری جگہ حضرت مولانا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

دور شو از اختلاط یار بد یار بد بدتر بود از مار بد

ترجمہ بدمذہب و دلیعت سے دور بھاگ اسکی صحبت میں نہ بیٹھ کیونکہ بدمذہب

دوست زہریلے سانپ سے بھی بدتر ہے۔اس لئے کہ

مار بدتنہا ہمیں برجاں زند　　یار بدبر دین و بر ایماں زند

ترجمہ　زہریلا سانپ اگر ڈسے تو جان جائے گی۔مگر ایمان سلامت رہے گا جس کے سبب ہمیشہ کی سلامتی ہے اور اگر بدمذہب دوست کا زہر چڑھ گیا تو دین وایمان برباد ہو جائے گا۔دنیا وآخرت دونوں خراب۔

خسر الدنیا والاخرۃ ذلك هو الخسران المبین کا مصداق ہوگا۔والعیاذ باللہ تعالیٰ

حضرت مولانا جلال الملۃ والدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اسی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

رَو اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ باش　　خاک بردلداری اغیار پاش

ترجمہ　اے مسلمان تو اسی طریقہ پر گامزن رہ جو طریقہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بتایا ہے کہ وہ کافروں پر بہت سخت ہیں اور بدمذہب بددین لامذہب بے دین لوگ اگر تیری دلداری تجھ پر احسان بھی کریں تو اس دلداری واحسان پر خاک ڈال دے۔

اور فرماتے ہیں۔ نفعنا اللہ تعالیٰ بسرہ القدسی۔

ہیں مکن رو باہ بازی شیر باش　　بر سر اعدائے دیں شمشیر باش

ترجمہ　اے مسلمان! سنتا ہے۔دین ومذہب کے معاملہ میں لومڑی کی طرح پالیسی بازی مکاری مت کر بلکہ شیر بن جا اور دشمنان دین کے سروں پر تلوار بن جا

اور فرماتے ہیں۔قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ المعنوی۔

حب للہ بغض للہ کن شعار　　تا بیابی بر در دلدار بار

ترجمہ　اے مسلمان! اللہ کیلئے اللہ کے دوستوں سے دوستی کو اور اللہ کیلئے اللہ کے

دشمنوں سے دشمنی کو اپنا مخصوص نشان بنالے جس سے تیری شناخت ہو جب تو ایسا کرے گا اسی وقت تجھے اس محبوب رب العالمین اور اس کے محبوب رحمۃ للعلمین جل جلالہ و ﷺ کی بارگاہ قرب میں تجھے باریابی نصیب ہوگی۔

خلاصہ

ان تمام آیات قرآنیہ وارشادات ربانیہ واحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا وعلیٰ آلہ الف الف الصلاۃ والتحیۃ وفرامین صحابہ کرام واقوال اہلبیت عظام واولیائے اعلام وفتاوائے علمائے اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اللہ العزیز العلام کا یہ ہوا کہ زید جو اپنے آپ کو نقشبندی مجددی کہتا ہے اپنے کلمات مذکورہ فی السوال میں سخت کذاب ومفتری ہے۔ اللہ ورسول جل وعلیٰ و ﷺ پر افترا جڑنے تہمت اٹھانے میں بے باک وجری ہے اور مسئلہ ضروریہ ودینیہ شدت علی الکفار کا مکذب ومنکر ہونے کے سبب ''عیاذا باللہ سبحنہ وتعالیٰ'' سرے سے دین اسلام ہی سے بیزار وبری ہے۔

اس پر فرض ہے کہ فوراً اپنے ان کلمات کفریہ سے بہت جلد توبہ صحیحہ شرعیہ کرے ورنہ اس کیلئے بحکم شریعت مطہرہ خلود فی النار اور ابدی خسران وابتری ہے۔ غلظت بر کفار وشدت علی الکفار کا فرض قطعی ہونا ضروری دینی مسئلہ شریعت پیمبری ہے۔ جہاں دین اسلام کی اشاعت کا اصلی اور سب سے بڑا ذریعہ کتاب کریم الٰہی اور خلق عظیم پیغمبری ہے وہیں اسلام کا جانثار خادم درہ عمری ہے اور اس کے دشمنوں پر قہر افگن ذوالفقار حیدری ہے۔

البتہ شدت علی اعداء الدین کے بھی تین درجے ہیں۔

اول:

شدت بالید والسنان یعنی ہاتھ اور تلوار سے کام لے کر بدمذہبوں بے دینوں کو بد

مذہبی و بے دینی سے زنادق و مرتدین کو زندقہ وارتداد سے باز رکھنے کی کوشش کرنا یہ تو صرف اصحاب فوج وسطوت سلاطین اسلام پر فرض ہے۔

دوم:

شدت بالقلم واللسان یعنی قلم وزبان سے تحریراً وتقریراً بدمذہبوں بے دینوں لامذہبوں بددینوں زندیقوں مرتدوں کی بدمذہبیاں بے دینیاں انکے عقائد فاسدہ و معتقدات کفریہ ان کے عیوب اور نقائص ان کی برائیاں ان کی خرابیاں کھلم کھلا جلسوں محفلوں مناظروں کتابوں رسالوں میں بیان کر کے سنی مسلمانوں کے اسلام وسنیت کو محفوظ رکھنے کیلئے ان خبثا سے نفرت دلانے ان سے دور رکھنے کی کوشش کرنا یہ حضرات علمائے شریعت ومشائخ طریقت پر فرض ہے اور اپنے اور اپنے احباب و متعلقین کے دین ومذہب کے تحفظ کیلئے بدمذہبوں بے دینوں گمراہوں مرتدوں سے دور ونفور رہنا۔ ان کے ساتھ کھانے پینے سلام کلام کرنے اٹھنے بیٹھنے ان کے جلسوں میں جانے ان کی تقریریں سننے ان کی تحریریں دیکھنے سے قطعاً پرہیز رکھنا اور اپنے اپنے احباب و متعلقین کو ان خبثا و مرتدین کی خباثتوں بے دینیوں پر مطلع کر کے ان سے بری و بیزاری کرتے رہنا یہ تمام مسلمانان اہلسنّت پر فرض ہے اور جس کسی کو جب کبھی جہاں کہیں شدت علی اعداء الدین کے ان درجات پر عمل کرنے کی قدرت واستطاعت معاذ اللہ نہ رہے تو تیسرا درجہ شدت بالقلب والجنان یعنی ان خبثا و مرتدین سے قلبی نفرت دلی بیزاری رکھنا یہ تو ہر سنی مسلمان پر فرض یقینی ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمر انہ قال واللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم یقول لَیَکُوْنَنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ الدجال وَبَیْنَ یَدَیِ الدَّجَّالِ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ اَوْ اَکْثَرُ قلنا ما ایاتھم قال ان یاتو کم بسنة لم تکونوا علیھا

لیغیروا بھا سنتکم ودینکم فاذا رایتموھم فاجتنبوھم وعادوھم

ترجمہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں نے یقیناً سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ضرور ضرور قیامت کے قریب دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا تیس سے زیادہ اور جھوٹے (دجال) ہوں گے۔ ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ان کی پہچان نشانیاں کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس وہ حدیثیں لائیں گے جن کے تم لوگ ماموروعامل نہ ہوگے تا کہ ان گھڑی ہوئی حدیثوں کے ذریعہ سے تمہارے دین و مذہب کو بدل دیں خرابی کر دیں تو جب تم ان لوگوں کو دیکھنا تو ان سے دور رہنا اور ان سے دشمنی وعداوت رکھنا۔ رواہ الطبرانی

اور اوپر جو حدیث شریف گزری کہ فرماتے ہیں "اھل البدع کلاب اھل النار" یعنی بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔

مسلمان کو ان بدمذہبوں جہنمی کتوں سے کم از کم اتنا دور رہنا چاہیے جتنا دنیا کے زہریلے دیوانے کتے سے دور رہتا ہے اور فرماتے ہیں "اھل البدع شر الخلق والخلیقۃ" یعنی بدمذہب لوگ سارے انسانوں سے بدتر ہیں اور سب جانوروں سے کمینے ہیں۔

عزیز برادران اہلسنّت ان مقدس فرامین پر عمل کرو یہی خدا اور رسول جل جلالہ و ﷺ کا حکم اور شریعت مطہرہ کی تعلیم ہے اور انہیں ارشادات کی روشنی میں گامزن رہو اور تمام بدمذہبوں بددینوں مرتدوں وہابیوں دیوبندیوں رافضیوں خارجیوں نیچریوں چکڑالویوں مرزائیوں قادیانیوں بابیوں بہائیوں آغاخانیوں خاکساریوں احراریوں کانگریسیوں مسلم لیگیوں سیاسی لیڈروں سب سے دور نفور رہو اور حتی الوسع ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کرو۔ اسی میں تمہاری کامیابی وصلاح دنیا و فلاح و نجات آخرت ہے اور اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کی رضامندی حاصل ہوگی۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ آپ سب کو اور اس حقیر فقیر کو ان فرامین وارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور مذہبی تصلب وپختگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

بجاہ النبی الامین علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلاۃ وادوم التسلیم واللہ تعالیٰ وبرسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم وجل وعظم و مجدہ کرم وعلیٰ امامنا الامام الاعظم وغوثنا الغوث الاعظم ومرشدنا وشیخنا المجدد الاعظم وعلی سائر اہلسنتہ وجماعۃ القائمین علی الدین الاقوم والسالکین علی الصراط الاسلم امین یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین

۲۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۷ھ المقدس

فقیر ابوالمظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان سنی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولا بویہ واخویہ واہلہ ومجدہ ربہ المولی العزیز القوی امین
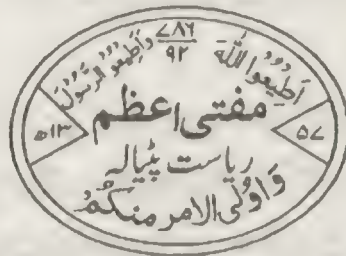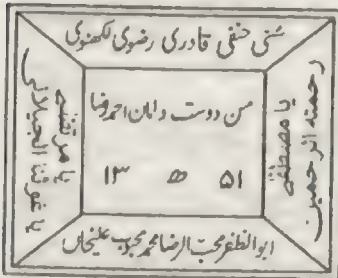
تصدیقات دلکشا

تصدیقات حضرات علمائے کرام ومشائخ عظام مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱) بسم الله الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسوله الکریم واله واصحابه اجمعین۔

فقیر نے یہ مبارک رسالہ "اربعین شدت" دیکھا بحمدہ تعالیٰ ایمان تازہ ہوا۔ آقائے دوعالم حبیب اکرم ﷺ کی دل و جان سے محبت عین ایمان اور ایمان کی جان ہے اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں کفار ومشرکین ومرتدین ومبتدعین سے علی حسب مراتبہم قلبی نفرت دلی عداوت حتی الوسیع ان سے احتراز ومجانبت نہ ہو۔ تولا بے تبرا زبانی ڈھکوسلا موجب غضب رب جل وعلا ہے بحمد اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بالافضال والانعام نے یہ مضمون احادیث کریمہ سے مبرہن کر دکھلایا۔ اہل ایمان اس مبارک رسالے کو حرز جان بنائیں۔ اپنا دستور العمل جان و دل ٹھہرائیں۔ واللہ تعالیٰ ہو الموفق وہو تعالیٰ اعلم بالصواب۔ ۲۵ صفر ۱۳۶۰ھ

فقیر اولاد رسول محمد میاں قادری برکاتی خادم سجادہ عالیہ غوثیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ
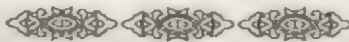
(۲) بسم الله الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسوله الکریم۔

بحمدہ تعالیٰ فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ "اربعین شدت" از اول تا آخر دیکھا۔ سبحان اللہ عین حق وصواب پایا۔ حضرت مجیب مصیب نے ان احادیث کریمہ کو جمع فرما

کردین متین کی ایک مہتم بالشان خدمت انجام دی۔ آج مجاہدات وریاضات کی جان ہے۔ بدمذہباں و بے دینیانِ زمانہ کہ ان پر شدت وغلظت احکام قرآنی ہیں۔ فقیرتہ دل سے دعا گزار ہے کہ حضرت مولانا مجیب دام بالمعالی کی اس سعی کو سعی مشکور اور دارین میں ماجور فرمائے آمین آمین

بجاہ حبیبہ ونبیہ الامین المکمن علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ الصلوٰۃ والتسلیم کتبہ الفقیر الحقیر ال مصطفی سید میاں القادری البر کاتی المارھروی خادم السجادۃ العلیۃ العالیۃ القادریۃ البر کاتیہ النوریۃ فی المارھرۃ المطھرۃ

(۳) الحمدللہ الذی ھدی والصلاۃ علی نبیہ محمد المصطفیٰ والہ وصحبہ وحزبہ مصابیح الھدی

سنی اور متصلب مسلمانوں کے خلاف آج بہت کچھ کیا اور کہا جا رہا ہے۔ دین داروں پر ہمیشہ اغیار نے حملے کئے اور آج بھی گلے پھاڑ پھاڑ کر بڑے لمبے چوڑے دعوے کئے جا رہے ہیں کہ اسلام اپنے مخالفین پر شدت اور سختی نہیں سکھاتا۔ بدخواسو قیامت تک سر دھنتے اور ہتھ پیر پیٹتے رہو گے مگر ممکن نہیں کہ تم احکام دین وملت اور استحکام شریعت کو متزلزل کر سکو، ہاں تمہیں زر و زمین مال و ملک اور اپنی دو کوڑی کی عزت و وجاہت کے مخالف کیساتھ تو مخالفت اور شدت کا زور آئے مگر سنی متصلب مسلمان جسے مذہب سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں اسلام کے مخالف کیساتھ نرمی برتے۔ مسلمانو! خبردار ہوشیار وہ رواداری جس کا یہ بازاری دن رات شور مچاتے رہتے ہیں۔ نیچریت اور صلح کلیت کی پہلی سیڑھی ہے اگر اس پر قدم رکھا تو بام ہوا و ہوس کی خوبصورت بلائیں تمہیں اوپر کھینچ لیں گی اور جب ان کا مطلب پورا ہو جائے گا تمہیں قعر ذلت میں

دھکیل کر تمہیں "خسر الدنیا والاخرۃ" کا مصداق بنادے گی۔ سچا اور سیدھا راستہ وہی ہے جس پر ہمارے علمائے کرام اور اسلاف عظام ہمیشہ ہم کو چلاتے رہے۔ یہی راستہ ہم کو اللہ ورسول جل وعلا ﷺ تک پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی علام دام بابرکات والانعام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے دور فتن وشرور میں حق ظاہر فرما کر دل کو سرور اور آنکھوں کو نور بخشا اور اس زمانہ خزاں میں موسم بہار کے وہ خوش رنگ پھول مہکائے جن کی خوشبو نے سنی مسلمانوں کے دل ودماغ کو معطر کیا۔

پیارے بھائیو! رسالہ ہٰذا کے اچھوتے مضامین پورے غور اور تدبر سے پڑھو اور تفصیل میں الجھنے کے بجائے اس کی روح تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رسالہ آپ کے دماغی انتشار میں سکون پیدا کرے گا اور آپ کے اضطراب قلبی کو دفع فرمائے گا۔ واللہ مولی التوفیق فما المفزع الا الیہ ولا الاستعانۃ الابہ وھو علیٰ کل شئی قدیر۔

وانا العبد الفقیر محمد خلیل خاں القادری البرکاتی عفی عنہ
من خدمۃ المدرسۃ قاسم البرکات مارھرہ مطھرہ

تصدیقات علمائے کرام پیلی بھیت

(۴) بیشک مدعی نقشبندیت و مجددیت زید پُر مکر و کید کا قول غلط قبیح اور باطل فضیح ہے حب فی اللہ و بغض فی اللہ دین اسلام کی اصل صحیح ہے۔ ہر سنی مسلمان پر لازم وضروری کہ ہر اپنے دشمن مذہبی سے بغض وعداوت اور اپنے سنی بھائی سے الفت ومحبت واجب ہو جائے۔

ابو السالکین محمد ضیاء الدین پیلی بھیتی

(۵) نقشبندیت و مجددیت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا زید بے قید غلط کہتا ہے۔ یقیناً فرمان الٰہی ''اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' کو فرض جان کر عمل کرنا ہر شخص پر لازم حتمی ہے اور مخالفین سے دور رہنا ضروری ہے۔

وجیہہ الدین امانی غازی پوری

(۶) بیشک زید پر مکر وکید کا قول مذکور فی السوال کفر وضلال واضح وآشکار ہے اور مسئلہ ضروریہ دینیہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا صریح انکار ہے وہ اگرچہ نقشبندیت و مجددیت کا جھوٹا دعویدار ہے۔ لیکن درحقیقت خود حضرت قیم الطریقۃ الاحمدیہ مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کے دین و مذہب پر اس کا وار ہے بلکہ عند التحقیق خود اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے اس کی جنگ و پیکار ہے۔ قرآن عظیم میں اس کے لئے فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ کی پکار ہے اس کا

ادعائے نقشبندیت و مجددیت بلکہ سرے سے سنی مسلمان کہلانا ہی قطعاً بیکار ہے کہ اگر اپنے اس کلمۂ کفریہ سے بغیر توبہ کئے معاذ اللہ مر گیا تو مورد لعنت واحد قہار ہے اور خالداً مخلداً سزاوار نار ہے۔ فتوائے مبارکہ مسمی بنام تاریخی ''اربعین شدت'' و ملقب بلقب تاریخی مائۃ حدیث نبوی فی الشدۃ علی عدو النبی از اول تا آخر حق و درست وصحیح اور پر از انوار ہے اور مجیب مصیب سلمہ القریب المجیب مثاب و نجیح و مستحق رحمت غفار ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و ﷺ۔ فقیر ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ واھلہ واخریہ واحبابہ ربہ المولی العزیز القوی ساکن محلہ بھورے خاں پیلی بھیت یوم الاثنین السادس عشر من شعبان المعظم سنۃ الف وثلث مائۃ وستین من ھجرۃ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین۔
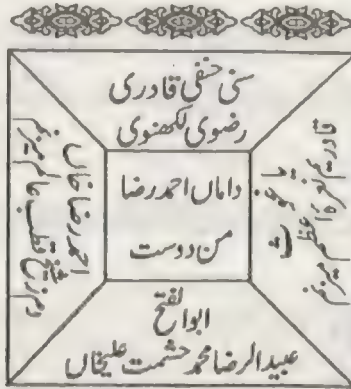
(۷) فقیر حقیر نے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی ''اربعین شدت'' مولفہ حامی سنت ماحی لامذہبیت حافظ قاری مولانا ابوالظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں رضوی مجددی لکھنوی دام ظلہم العالی اول سے آخر تک دیکھا۔ گلشن احادیث کا مہکتا ہوا گلدستہ پایا۔ حقیقت یہ ہے کہ مفتی علام زید مجدہم العالی نے شدت و غلظت براعدائے دین و مومنین محبوب رب العالمین کی جو تعلیم دی ہے وہ عین حق وصحیح وصواب ہے اگر تعمق نظر

سے دیکھا جائے تو اسی شدت بر اعدائے دین کے نہ ہونے سے آج مسلمان پستی و ذلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہی ایک صفت محمودہ مسلمانوں میں آجائے تو ابھی وہ اپنے دین وایمان کی پختگی کے علاوہ دنیوی عزت ووجاہت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور درحقیقت یہی شدت راز ارتقا ہے لو کانوا یعلمون مفتی صاحب مدظلہم العالی نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے احادیث پر اکتفا فرمایا اور سوال میں بھی خصوصاً احادیث مبارکہ ہی کی فرمائش تھی جس کو آپ نے نہایت حسن وخوبی و بہت خوش اسلوبی سے اتمام کو پہنچایا ورنہ خود قرآن عظیم اس دولت عظمیٰ سے مالا مال ہے۔ حضرت استاذی الاعظم شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت ناصر الاسلام والمسلمین مولانا مولوی حافظ قاری علامہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قبلہ متع اللہ المسلمین بطول حیاتہم القدسیہ نے اسے رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی از سیرت کمیٹی میں بیس آیات کریمہ سے اس مسئلہ واضحہ ضروریہ دینیہ کو واضح تر فرمایا ہے۔ بالجملہ مفتی صاحب مدظلہم العالی نے جو کچھ تحریر فرمایا یہی راہ عمل ہے اور اسی میں مسلمانوں کی دنیوی واخروی ترقی کا سر مستتر ہے۔

فقیر ابوالطاہر محمد طیب قادری برکاتی قاسمی داناپوری غفرلہ الحال خطیب جامع مسجد شرقپور۔ پنجاب
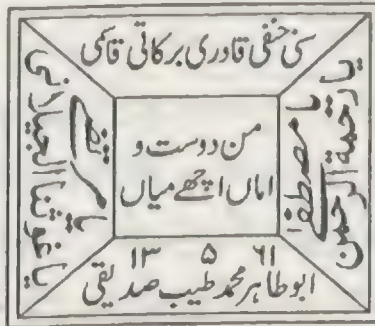
تصدیق راندیر ضلع سورت

(۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
فقیر نے یہ مبارک رسالہ ''اربعین شدت'' دیکھا۔ حضور اکرم ﷺ کے ان ارشادت مبارکہ پر عمل دین وایمان کی جان ہے۔ حضور سید عالم ﷺ سے سچی محبت کی یہی شرط اور یہی شان ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے چاہنے والوں سے سچی محبت اور حضور ﷺ کے دشمنوں' تمام بدمذہبوں بے دینوں سے سخت نفرت وعداوت ہو اس کے بغیر دعویٰ محبت غلط اور باطل ہے۔ فاضل مجیب دامت مکارمہم کی اس ضروری دینی حمایت کو مسلمان اپنا دستور العمل بنائیں۔

واللہ ولی التوفیق وحسبنا ربنا تبارك و تعالیٰ ونعم الوکیل والصلوٰۃ والسلام علی حبیبه الجمیل وعلیٰ اٰله واصحابه بالتکریم والتبجیل

فقیر سید عبدالقادر قادری برکاتی راندیری غفرلہ۔ ۹ شوال المکرّم

تصدیقات علمائے شیخوپورہ وجھنگ وعلی پور سیداں ضلع سیالکوٹ ولاہور وغیرہ

(۹) الجواب صحیح محمد عمر خطیب جامع مسجد قلعہ شیخوپورہ

(۱۰) جواب نہایت صحیح ہے اللہ مسلمانوں کو اعدائے اسلام سے اجتناب اور احترا[ز] کی توفیق عطا فرمائے۔ اتحاد کفار اور مشرکین میں تخریب اسلام اور تخریب دین ہے او[ر]

بدمذہبوں اور بے دینوں سے مجتنب رہنے میں اسلام اور شریعت غراء کا بقا ہے۔ صحبت کا اثر کسی سمجھ دار آدمی سے پوشیدہ نہیں۔

کتبہ قطب الدین از جھنگ حالوارد قلعہ شیخوپورہ (ارشد الخلفائے حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دامت فیوضہم)

(۱۱) انہ لقول فصل وما هو بالهزل

بقلم محمد حسین عفا اللہ عنہ سکنہ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ (خلف اکبر حضرت قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری دام ظلہم العالی)

(۱۲) صحیح الجواب والمجیب مصیب ومثاب والمنکر قد خاب وللمخالف سوء العذاب وللمولف نعم الجزاء عند الملك الوهاب ولا اهل البدع والنار۔ والصلوٰة والسلام على النبى المختار الذى رؤف و رحيم على المومنين وعزيز على الكفار وعلى اله الاخيار واصحاب من المهاجرين والانصار الذين اشداء على المعاند والفجار۔

کتبہ الفقیر عبدالمرتضیٰ السید محمد شمس الضحیٰ غفرلہ'

(۱۳) الجواب صحيح والمجيب نجيح

عبدالکریم عفی عنہ الرحیم ہزاروی

(۱۴) الجواب صحيح والمجيب نجيح

عبدالمصطفیٰ محمد شفیع سیالکوٹی

محمد شفیعم بروز جزا
من دوست ودامان آل عبا

(۱۵) الجواب صحیح والمجیب نجیح
عبد النبی القاسم محمد بشیر آثم جہلمی غفرلہٗ

(۱۶) الجواب صحیح والمجیب نجیح
ابوالخیر قاضی محمد صدیق جہلمی عفا اللہ عنہ

(۱۷) الجواب صحیح
خاکپائے اہل اللہ غلام ربانی ردائی خطیب پتی ضلع لاہور

(۱۸) الجواب صحیح
محمد حسین بن الفاضل الحکیم محمد ابراہیم گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقلم خود

(۱۹) الجواب صحیح والمجیب نجیح
بشیر حسین مجددی وچشتی فاضل خطیب جامع مسجد قبرستان گوجرانوالہ

(۲۰) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔
احقر نے یہ نورانی مبارک رسالہ دیکھا۔ مجیب لبیب نے نہایت محققانہ اور اہم ضروری دستور العمل مسلمانوں کیلئے پیش کیا۔ سید عالم ﷺ کے دشمنوں اور بدگویوں سے نفرت واجتناب بنیادی اصول ہے اللہ تعالیٰ مجیب مصیب کو دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین ثم آمین
العبد محمد حسین نعیمی مدرس دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

(۲۱) نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
عزیز محترم مولانا قاری حافظ ابوالظفر محمد محبوب علی خاں قادری رضوی لکھنوی مفتی پٹیالہ وفاضل دار العلوم حزب الاحناف ہند لاہور نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت

تالیف فرما کر اہلسنت و جماعت کے ان بھولے بھالے بھائیوں پر بڑا احسان فرمایا جو آئے دن نت نئی تحریکوں میں اسلامی تحریک سمجھ کر شریک ہو جاتے ہیں بلکہ اس تحریک کی جائز مخالفت کرنے والے کو اسلام کا دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔ اس رسالہ مبارکہ کے مطالعہ سے ہر شخص کو واضح ہو جاتا ہے کہ کافر مرتد بلکہ فاسق و فاجر کی تعظیم و توقیر شرعاً حرام اور اس کو اپنا پیشوا و مقتدا بنانا اور اپنی دینی و دنیوی حوائج کا حاجت و مشکل کشا سمجھنا اس کو اپنا قائد و سائق و رہنما بنانا اس کے نافذ کردہ احکام کو خواہ شرع کیخلاف ہی کیوں نہ ہوں آنکھ بند کر کے تسلیم کر لینا شرعاً گناہ عظیم و حرام جسیم ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کفر و کافر و فسق و فجور سے مجتنب و نافر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقیر ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ھند اندرون دہلی دروازہ لاہور

سید احمد
تقوی
سراج اہل
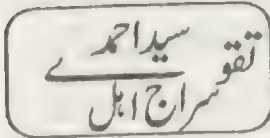
تصدیق مالی گاؤں ضلع ناسک

(۲۲) الحمد لاهله والصلاة علی اهلها وعلی اله وصحبه وجندہ وحزبه

فقیر رسالہ مبارکہ اربعین شدت کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ مجیب مثاب ومفتی علام وحاضر جواب نے جو کلمات طیبات اس مبارک فتوے میں زیر قرطاس فرمائے وہ سراسر حق وصواب ہیں۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ مفتی نبیل کو جزائے جزیل واجر جمیل عطا فرمائے کہ مسلمانوں کو راہ صدق وصواب دکھائی۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ دشمنان دین مبین وبدگویان نبی کریم ﷺ سے دلی بغض وعداوت رکھیں اور ان کی صحبت اور مخالطت کو اپنے لئے سم قاتل سمجھیں کہ اسی میں رشد وہدایت کی تجلی اور شاہد حق وصواب کی جلوہ گری اور اس کے خلاف میں تباہی وخرابی ونقصان وبربادی وابتری ہے۔ واللہ الکبیر المتعال اعلم بحقیقة الحال

فقیر محمد صدیق اعظمی مدرس مدرسہ عربیہ دار العلوم حنفیہ سنیہ مالی گاؤں ضلع ناسک

تصدیقات علمائے لکھنو

(۲۳) حقیقت میں تعلیمات مصطفیٰ علیہ الاف التحیة والثناء کی جامعیت اکملیت کی خاصیت یہی ہے کہ وہ حیات انسانی کے ہر زاویہ وگوشہ میں رہنما ثابت ہوں۔ اس بناء پر ضروری تھا کہ جہاں ہم کو اپنوں وبیگانوں کے ساتھ تعلقات وابستہ کرنا سکھائے جائیں وہیں ہم اغیار ومفسدین کے ساتھ بھی معاملاتی نوعیت سے واقف ہوں مجھے انتہائی مسرت ہوئی کہ جناب مجیب مصیب نے انتہائی محققانہ طور پر اس مخصوص پہلو کو

نمایاں کیا ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ کے احکامات کی روشنی میں سنی مسلمان دشمنوں و بیگانوں سے کس طرح کے معاملات عمل میں لائیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

عبید الرحمٰن حسنی فاضل السنہ شرقیہ و مستند جامعہ نظامیہ فرنگی محل لکھنو

(۲۴) الجواب صحیح

فقیر ابوالنصر محمد عمر قادری برکاتی قاسمی لکھنوی غفرلہ

(۲۵) الجواب صحیح

ناچیز حافظ محمد عبد الستار عفی عنہ

تصدیقات علمائے کاٹھیاواڑ

(۲۶) الجواب صحیح

فقیر پر تقصیر کمترز قطمیر سید اختر احمد ولد سید غلام محی الدین قادری رضوی مجددی راندیری غفرلہٗ ولابویہ خطیب جامع مسجد سنی بوھرہ۔ شہر پور بندر کاٹھیاواڑ۔

(۲۷) الجواب صحیح

فقیر غلام احمد رضا خاں رضوی جام جودھپوری (فرزند ارجمند حضرت مولانا مولوی محمود جان صاحب مدظلہم العالی خلیفہ ارشد حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ۔ ساکن جام جودھپور کاٹھیاواڑ۔

(۲۸) قد صح الجواب

سید شمس الحق مدرس مدرسہ مصباح العلوم قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔

تصدیق کھروٹہ ضلع سیالکوٹ

(۲۹) الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی نبیہ وعلیٰ الہ واصحابہ۔

اور بغض فی اللہ ایسا عمل خالص ہے۔ جس کا مقابلہ دیگر عمل نہیں کر سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کی

لك صمت ولك اصلی وسبحت وصدقت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔ روزہ تمہارے لئے ڈھال ہے اور نماز برہان ہے اور تسبیح شجرۃ فی الجنۃ اور صدقہ سایہ ہے۔ یہ سب تو تمہارے لئے ہیں۔ عرض کی الٰہی دلعی علیٰ عمل لك یعنی جو عمل خاص تیرے لئے ہے وہ ارشاد فرما۔ جواب ملا کہ میرے دوستوں سے محبت اور میرے دشمنوں سے بغض رکھنا۔ ان دنوں احبھما فی اللہ بالیقین مولانا وبالفضل اولینا قاری مولوی مفتی حافظ محبوب علی خاں زید مجدھم مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے اس خاص مسئلہ میں جو رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی اربعین شدت تحریر فرمایا ہے پڑھ کر ایمان تازہ ہو گیا جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ حق وصواب ہے۔ مسلمانوں کو اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ توفیق عطا فرمائے اور حضرت مفتی اعظم صاحب پٹیالہ کے علم وعمل وعمر میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ الفقیر السید فتح علی شاہ الحنفی القادری الرضوی غفرلہ (خلیفہ ارشد حضور پرنور سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ) من مقام کھروٹہ سیدان من مضافات سیالکوٹ ۶ شوال مکرم روز ایمان افروز نجدی سوز دوشنبہ مبارکہ

(۳۰) الجواب صحیح

فقیر محمد رفیق بڈھلاڈوی غفرلہ المتین بڈھلاڈہ منڈی ضلع حصار (پنجاب)

(۳۱) الجواب صحیح والمجیب نجیح

محمد عبد المجید قادری چشتی اشرفی دہلوی غفرلہ خطیب جامع مسجد حنفیہ گوڑ گانوہ

تصدیقات راولپنڈی

(۳۲) میرے فاضل دوست حضرت مولانا قاری علامہ ابوالمظفر محمد محبوب علی خاں صاحب قادری فاضل دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور مفتی اعظم ریاست پٹیالہ نے یہ رسالہ لکھ کر مسلمانوں کیلئے شمع ہدایت مہیا فرمائی ہے۔ ہر مسلمان کو اس کے مطابق عمل پیرا ہونا لازم ہے کہ یہی طریق فرسودۂ خدا تعالیٰ وفرمودۂ مصطفیٰ ﷺ ہے اور یہی مسلک بزرگان دین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ابوالنور عبد النبی الخیر محمد بشیر صاحب خطیب قلعہ راولپنڈی

(۳۳) حضرت مولانا محبوب علی خاں مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کی یہ کتاب اربعین شدت موجودہ زمانے کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کرنے والی ہے۔ کفار و مرتدین سے یہی سلوک لازم ہے جو اس کتاب میں ظاہر فرمایا گیا ہے۔

فقیر ولایت حسین پشاوری خطیب چک لالہ ڈپو

تصدیقات کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

(۳۴) حامداً ومصلیاً۔ اما بعد۔ اگر چہ میں نے اصل رسالہ اربعین شدت نہیں

دیکھا مگر حضرت مولانا سید میاں صاحب قادری برکاتی رضوی لکھنوی سلمہما اللہ تعالیٰ کے اعتماد پران تصدیقات کو دیکھ کر میں اس رسالہ مبارکہ اربعین شدت کی تصدیق کرتا ہوں اور پرزور تائید کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ جس شخص کے دل میں دشمنان رسول اکرم ﷺ سے نفرت وبغض وحقارت نہ ہو وہ اضعف الایمان سے بھی خالی ہے۔(اعاذنا اللہ) واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل۔

الراقم الاثم ابو یوسف محمد شریف القادری الرضوی الکوٹلوی عفا اللہ عنہ خلیفہ حضور پرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ رضی اللہ عنہ

(۳۵) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بیشک مولانا بالفضل اولینا جناب مولوی حافظ قاری محمد محبوب علی خاں نے جو فتوے میں لکھا ہے۔جس کا تاریخی نام اربعین شدت ہے جو الحب فی اللہ والبغض فی اللہ پر فتویٰ دیا ہے۔وہ حق وصواب ہے۔واقعی جو خدا اور رسول جل وعلا و ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔وہ ہی صحیح مسلمان ہے اگر کوئی خدا اور سول جل جلالہ و ﷺ یا دین اسلام پر طعن کرنے والا ہو تو اس کو واقعی روکنے کا حکم ہے اور اس سے دور و نفور رہنے کی تعلیم ہے۔ چنانچہ منتقی ۲۷۳ کتاب الحدود میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ان یهودیة كانت تشتم النبی صلی الله علیه وعلی اله وسلم وتقع فیه فخنقها رجل حتی ماتت وابطل النبی صلی الله علیه وعلی اله وسلم دمها

اور اسی کتاب کے ص ۲۷۳ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی منقول ہے۔

ابو محمد الیاس امام الدین قادری رضوی کوٹلوی عفی عنہ کوٹلی لوہاراں خلیفہ حضور پرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ عنہ

تصدیقات فیروزپور چھاؤنی

(۳۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونستعینہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد فقیر نے رسالہ مبارکہ اربعین شدت اول سے آخر تک مطالعہ کیا تمام مسائل کو محققہ مُنحہ مرجہ پایا۔ فاضل مفتی حضرت العلام مولانا مولوی حافظ قاری ابوالظفر محمد محبوب علی خاں مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دامت برکاتہم نے نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور عبارات فقہا سے نہایت باوضاحت جواب دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ آئندہ بھی اپنے فیوض و برکات سے مسلمانوں کو مستفیض فرماتے رہیں۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین آباد

انا المفتقر الی اللہ الغنی احمد حسین نقشبندی مجددی خطیب جامع مسجد قدیم فیروز پور چھاؤنی

(۳۷) واقعی بدمذہب سے الگ رہنا عین ایمان ہے۔ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین ارشاد فرقان ہے محب اللہ کا عدو اللہ سے کیا اختلاط اسی طرح محب الرسول کا عدو الرسول سے کیا ارتباط۔ مرتدین سے کیا صلح کلیت یا رواداری ہو جبکہ من بدل دینہ فاقتلوہ (بخاری احمدی ص ۱۰۲۳)

ارشاد رسول باری ہو جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ رسالہ مبارکہ اربعین شدت حق و صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فاضل نوجوان حافظ قاری مولانا محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی مجددی لکھنوی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ کو جزائے خیر دے جو اس نازک دور میں

بلا خوف لومۃ لائم کلمہ حق کی تبلیغ حقہ کے فرض کی ادائیگی میں شب و روز مستغرق رہتے ہیں۔آمین ثم آمین

احقر العبید محمد سعید شبلی کان اللہ لہ ایڈیٹر رسالہ شریعت و مولف تفسیر رحمت الرحمٰن و جامع الاحادیث و خمس ماۃ من الحدیث وغیرہ ناظم دینیات اسلامیہ ہائی سکول فیروز پور چھاؤنی (پنجاب)

(۳۸) واقعی مبتدعین و مرتدین زمانہ سے مجتنب رہنا عین ایمان ہے۔خدا تعالیٰ فاضل نوجوان حافظ قاری مولانا محبوب علی خاں صاحب مفتی اعظم پٹیالہ مدظلہ العالی کو جزائے خیر ارزانی فرمائے کہ آپ نے بڑی کدو کاوش سے رسالہ مبارکہ اربعین شدت تالیف فرما کر کلمۃ الحق کو بلند و بالا کیا ہے۔

الراقم عبدالعزیز مفتی انجمن اسلامیہ فیروز پور چھاؤنی

(۳۹) فقیر نے دیکھا یہ فتویٰ مسمی بنام تاریخی اربعین شدت حق و صواب ہے فاضل جلیل حضرت مولانا حافظ قاری محمد محبوب علی خاں مفتی اعظم ریاست پٹیالہ دام مجدھم کو رب کریم جل جلالہ اس کی بہترین جزا عطا فرمائے کہ انہوں نے حق ظاہر فرمایا مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا چاہیے۔مولیٰ تبارک و تعالیٰ توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

فقیر محمد عبدالکریم سنی حنفی قادری برکاتی رضوی

(۴۰) الجواب صحیح عبدالعزیز عفی عنہ صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ۔

تصدیق مفتی ملتان

(۴۱) ھذا ھو الحق الحقیق بالقبول

الفقیر السید احمد سعید الکاظمی الامروھوی غفرلہ الخادم مدرسہ انوار العلوم ملتان۔

- بدمذہب کی توقیر کرنے سے عرش الٰہی ہل جاتا ہے
- فتنوں کے ظہور کے وقت خاموش رہنے والے علماء و مشائخ کے اعمال قبول نہیں کیے جاتے
- اللہ تعالیٰ کے مبغوض لوگوں سے دوستانہ گانٹھنے والے پرہیزگاروں پر عذاب الٰہی
- جو میرا غریب امتی یہود پر لعنت کرے اسے صدقہ کا ثواب ملے گا
- حضرت حسان نے کافروں، مشرکوں کے عیوب بیان کرکے مسلمانوں کو شفاء دی
- جو بدمذہب کو جھڑکے، اس کی تذلیل کرے اللہ تعالیٰ اس کے سو درجے جنت میں بلند فرمائے گا
- بدمذہب کو دیکھو تو اس سے ترش روئی کرو
- اے اللہ کافروں کے گھروں کو آگ سے بھر دے
- بدمذہب جہنم کے کتے ہیں

ناشر

غوثیہ کتب خانہ

مین بازار مجاہد آباد مغلپورہ لاہور

فون ۰۳۰۷-۴۵۳۶۰۷۳/۰۴۲-۶۱۰۳۸۷۴